ان السلام لایحتاج الی الطھارۃ فاذا اعتبر مطھرا فیما لیست الطھارۃ ضروریۃ له لعدم الماء حکما فھو علی
حقیقۃ اولی فیما لایحل له الا بالطھارۃ اجدر واحری وما ابدی المحقق فی الفتح من احتمال کونه صلی
اللہ تعالٰی علیه وسلم نوی ما یصح معه التیمم ثم یرد السلام اذا صار طاھرا ام ردہ فی البحر بان المذھب
ان التیمم للسلام یصح وان التجویز المذکور خلاف الظاھر کما لایخفی اھ **اقول** ویلزم علی ھذا انه
صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم کان عادما للماء حال التیمم کما حمله علیه الامام النووی فی شرح مسلم وھو فی
غایۃ البعد اشد البعد لان الواقعۃ کانت بالمدینۃ الکریمۃ فصدر الحدیث مر رجل فی سکۃ من
السکک فسلم علی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکۃ
ضرب بیدیه علی الحائط الحدیث بل فی الصحیحین اقبل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم
من نحو بئر جمل فلقیه رجل فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اقبل علی جدار فمسح وجھه ویدیه ثم رد علیه
السلام اھ وبئر جمل موضع بالمدینۃ الکریمۃ علی صاحبھا واٰله افضل صلاۃ وسلام چہارم وہم جنس ارض
اسکی معرفت کہ جنس ارض کسے کہتے ہیں اور کیا کیا چیز جنس ارض سے ہے کیا کیا نہیں امر مہم ہے کہ اسی پر مدار مسائل
تیمم ہے فاستمع وباللہ التوفیق وبه الوصول الی ذری التحقیق۔

رسالہ المطر السعید علی نبت جنس الصعید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سیدنا امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک ہر اُس چیز سے کہ جنس ارض سے ہو تیمم روا ہے جبکہ غیر جنس
سے مغلوب نہ ہو اور اُسکے غیر سے ہمارے جمیع ائمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے نزدیک روا نہیں لہذا جنس ارض کی تحدید
وتمییز درکار۔ اسمیں چار مقام ہیں **مقام اول** تحدید **اقول** وباللہ التوفیق وبه الوصول الی اعماق
التنقیح والتحقیق علمائے کرام نے بیان جنس ارض میں اُن آثار سے کہ اجسام میں نار سے پیدا ہوتے ہیں پانچ
لفظ ذکر فرمائے ہیں احتراق ترمد تلین ذوبان انطباع۔ اولاً انکے معانی اور انکی باہم نسبتوں کا بیان پھر کلمات
علما میں جن مختلف صورتوں پر انکا ورود ہوا اُسکا ذکر پھر بیانات پر جو اشکال ہیں اُنکا ایراد پھر بتوفیقہ تعالٰی بقدر
قدرت تنقیح بالغ وتحقیق بازغ وتبیین مقاصد ودفع ایرادات وتکمیل تحدید وابانت افادات کریں وباللہ التوفیق
(بیان معانی) الفاظ خمسہ **احتراق** ہمارے امثال محاورات میں اسکا اطلاق اُس صورت پر آتا ہے کہ شیئ اثر نار سے
کلاً یا بعضاً فاسد وخارج عن المقاصد ہو جائے کھانا پکنے کو احتراق نہ کہیں گے بلکہ طبخ ونضج واد راک۔ اسکے غیر میں
کبھی آگ سے مجرد تاثر قوی کو احتراق کہتے ہیں اگرچہ اُس سے اجزا ومقاصد شیئ برقرار رہیں جیسے زمین سوختہ

کہ اثرِ نار سے بشدت گرم ہوکر سیاہ ہوگئی درمختار میں ارضِ محترقہ کا مسئلہ ذکر فرمایا کہ اُس سے تیمم جائز ہے طحطاوی وشامی نے کہا اذا احرق تراباً من غیر مخالط له حتی صارت سوداء جاز لان التغیر لون التراب لا ذاته بلکہ ایسی اشیا میں کبھی مقصود کے لیے سیاہ ہوجانے تک جیسے مطعومات میں پک جانا کہتے تھے احتراق بولتے ہیں اسی باب سے ہے احتراق احجار وتکلیس یعنی اُنکا پھنکنا تا آنکہ چونا ہوجانا **اقول** احتراق کی چار صورتیں ہیں انتفا۔ انطفا۔ انتقاص کہ دو قسم ہوجائیگا۔ انتفا یہ کہ شے جلکر بالکل فنا ہوجائے جیسے رال گندھک نوشادر انطفا یہ کہ بعد عملِ نار اُسکے سب اجزا برقرار رہیں یہ احتراق ارض ہے اگر وہاں خارج سے پانی کی کوئی نم تھی کہ خشک ہوگئی تو وہ کوئی جزءِ زمین نہ تھی انتقاص یہ کہ نار اُسکے اجزاءِ رطبہ و یابسہ میں تفریق کردے اور جسم کا حصہ باقی رہے اس صورت میں اگر رطوبات بہت قلیل تھیں عملِ نار سے جرمِ جسم میں فرق نہ آیا نہ پہلے سے بہت ضعیف ہوگیا تو یہ تکلیس احجار ہے صنف ترمد اس میں اگر رطوبات کثیر و سب فنا ہونے سے پہلے آگ بجھ گئی کہ آئندہ بوجہ بقائے رطوبت دوبارہ جلنے کی صلاحیت رہی تو فحم۔ انگشت۔ کوئلہ ہے صنف رماد۔ خاکستر۔ راکھ۔ اس میں باقی اجزا بکھر جاتے ہیں یا چھونے سے بکھر جائیں گے کہ آگ بالکل تفریق اتصال کرچکی والعیاذ باللہ تعالٰی منہا ومحاورہ میں اکثر اسی ساد کہتے ہیں **لین** نرم پڑنا نضج وطبخ کو بھی شامل کہ ہر شے پک کر اپنی حالت خامی سے نرم ہوجاتی ہے بلکہ تکلیس کو بھی کہ چونا بھی اپنے پتھر سے نرم ہوگا **اقول** اس میں کلاً یا بعضاً بقائے جسم شرط ہے ورنہ جلکر فنا ہوجانا نرم ہونا نہیں نیز یہ بھی لازم کہ اگرچہ گرہ قدرے سست ضرور ہوئی کہ پہلی سی باہم گرفت وصلابت نہ رہی مگر جسم کہ منجمد تھا اپنے انجماد پر رہے نہ یہ کہ پانی ہوکر بہ جائے کہ نرم پڑنا کہیں گے **ذوبان** پگھل جانا **اقول** یہ وہ صورت ہے کہ اجزائے موجودہ کی گرہ قریب بانحلال ہو تو پوری کھل گئی کہ اثرِ نار سے ان میں کے رطبہ یابسہ کو چھوڑ کر بکھر جائیں نہ وہ گرفت رہی کہ جسم کی شے اگرچہ نرم پڑ گئی ہو بندھی ہے جو صورت تکلیس احجار میں تھی لہذا یا اجزائے رطبہ فراق چاہ کر اُڑنا چاہتے ہیں کہ آگ کی گرمی اسی کی مقتضی اور گرہ بہت سست ہوگئی لیکن اجزائے یابسہ اُنھیں نہیں چھوڑتے کہ ہنوز تماسک باقی ہے اس کشمکش میں روانی تو ہوئی مگر مع بقائے اتصال زمین ہی پر رہی اس سے صورتِ سیلان پیدا کی **انطباع** یہ لفظ اگرچہ عربی ہے مگر زبانِ عرب پر نہیں نہ اُن سے کبھی منقول ہوا ولہذا قاموس محیط حتی کہ تاج العروس کے مستدرکات تک اُس کا پتا نہیں ہاں فقہائے کرام نے اُسکا استعمال فرمایا جس کا پہلا سُراغ امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تک چلتا ہے شیخ الاسلام غزی نے اُسکے معنے فرمائے پارہ پارہ و نرم ہونا طحطاوی علی الدر المختار و رد المحتار میں ہے قولہ ولا ینطبع هو ما ینقطع ویلین کالحدید منہ **اقول** اس سے تو یہ ظاہر کہ لین معنی انطباع میں داخل اور اُسکا جز ہے لیکن اُن سے پہلے علامہ مولٰی خسرو نے انطباع کو خود لین سے تفسیر فرمایا جس سے روشن کہ دونوں ایک چیز ہیں غرر و دُرر میں ہے (وھو لا ینطبع) ای لا یلین علامہ ابن امیر الحاج حلبی نے جنس ارض میں نفی انطباع ولین دو جگہ لکھکر غیر جنس میں فقط لین کا نام لیا حلیہ میں ہے قال مشائخنا جنس الارض ما لا یحترق بالنار فیصیر رمادا وما

https://www.facebook.com/darahlesunnat

لا یلین ولا ینطبع ویدخل فیما لایلین ولا ینطبع ولا یحترق الیاقوت وما احترق بالنار اولان بھا فلیس من جنس الارض۔ یہ اُس عینیت جزئیت[٢٥٨] اور اُنکے علاوہ لزوم کو بھی محتمل یعنی لین لازم انطباع ہو کہ جب کہدیا کہ جو آگ پر نرم پڑے جنس ارض نہیں اسی سے خود ہی معلوم ہوا کہ جو منطبع ہو جنس ارض نہیں کہ تینوں تقدیروں پر ہر منطبع میں لین ضرور ہوگا اور اُس سے نفی جنسیت کرچکے مگر صدر[٢٥٩] کلام میں لین پر انطباع کا عطف ہے اور اسیطرح شرح نقایہ برجندی میں زاد الفقہا سے بلین وینطبع یہ عینیت کی تضعیف کرتا ہے کہ عطف تفسیری میں معطوف زیادہ مشہور و معروف چاہیے نہ کہ بالعکس لین میں کیا خفا تھی کہ اُسے تفسیر کیا اور کاسے سے انطباع نے جسکے معنی میں یہ کچھ خفا ہے۔ باقی کتب کثیرہ مثل تحفۃ الفقہا و بدائع ملک العلما و کافی و مستصفے وجوہرہ و غنیہ و بحر و مسکین والیضاح وہندیہ میں اسکا عکس ہے ینطبع ویلین یہاں برتقدیر عینیت عطف تفسیری بے تکلف بنتا ہے اور برتقدیر جزئیت ولزوم بعد انطباع ذکر لین لغو رہتا ہے غایہ میں سب سے جدا وینطبع او یلین بحرف تردید ہے کہ یا منطبع ہو یا نرم پڑے یہ عطف تفسیری کی رگ کاٹتا ہے۔ غرض ان مفادات میں امر مشوش ہے

واقول[٢٦٠] تحقیق یہ ہے کہ انطباع طبع سے ماخوذ ہے طبع بمعنی عمل و صنعت ہے قاموس و تاج العروس میں ہے (و) الطبع ابتداء صنعۃ الشیئ یقال طبع الطباع (السیف) والسنان صاغہ (و) السکاک (الدرہم) سکہ (و) طبع (الجرۃ من الطین عملھا) تو انطباع بمعنی قبول صنعت ہے یعنی شیئ کا قابل صنعت ہوجانا کہ وہ جسطرح گڑھنا چاہے گڑھ سکے جس سانچے میں ڈھالنا چاہے ڈھل سکے اور یہ نہ ہوگا مگر بعد لین یعنی نرمی تو لین نہ اُسکا عین ہے نہ جز بلکہ اُسکی علت اور گڑھنے کی صورت میں اُسے لازم ہے جیسے سونے چاندی لوہے کا آگ سے نرم ہو کر ہر قسم گڑھائی کے قابل ہوجانا اور ڈھالنے کی صورت میں فقط ذوبان اُسکی علت اور اُسے لازم ہے جیسے سونے چاندی کو چرخ دیکر روپیہ اشرفی اینٹ بنانا مغرب میں ہے قول شمس الائمہ السرخسی ما یذوب وینطبع ای یقبل الطبع وھذا جائز قیاسا وان لم نسمعہ اقول[٢٦١] عند التحقیق کلام شیخ الاسلام تمرتاشی کا بھی یہی مفاد ہے ظاہر کہ بالفعل پارہ پارہ ہوجانا مراد نہیں بلکہ اسکی قابلیت اور وہ دو طور پر ہوتی ہے ایک یہ کہ چیز سخت ہو کہ ضرب سے بکھر جائے جیسے کھنگر یہ انطباع نہیں بلکہ جیسے پاروں پر تقسیم چاہیں اُنپر منقسم ہونا و لہذا یتقطع نہ فرمایا بلکہ یقطع اور یہ نہ ہوگا مگر بصورت لین ولہذا ویلین اضافہ فرمایا کہ قابلیت صنعت بوجہ لین پر دلالت کرے واللہ الموفق تا یہی نکتہ ہے کہ منح نے اپنے متبوع درر کے قول سے عدول فرمایا واللہ تعالٰی اعلم سلبیہ[٢٦٢] ہماری تقریر سے واضح ہوا کہ مٹی بھی منطبع ہوتی ہے ابھی قاموس سے گزرا طبع الجرۃ من الطین مگر یہاں مراد وہ انطباع ہے جسکی صلاحیت آگ سے نرم ہوکر پیدا ہوئی ہو ولہذا فتح القدیر میں فرمایا اذا احترق لا ینطبع مراقی الفلاح میں ہے منطبع بالاحراق عامہ علمانے کہ یہاں منطبع مطلق چھوڑا ہے اُس سے یہی منطبع بالنار مراد ہے جسطرح لین وذوبان کو بھی اکثر نے مطلق رکھا اور مراد وہی ہے کہ نار سے ہو ورنہ پانی میں مٹی بھی گلتی پگھلتی ہے (بیان نسب) احتراق و ترمد میں نسبت اوپر گزری کہ ترمد اُس سے خاص

https://www.facebook.com/darahlesunnat

اور اُسکی چار صورتون سے ایک صورت ہوتی ہے باقی تین **اقول** (۲۶۰۲) ان مین لین وذوبان اُن معانی پر کہ ہمنے تقریر کیے خود متباین ہین مگر بیان کلام اُنکی صلاحیت مین ہے کہ جو اسکے صالح ہو جنس ارض سے نہین بحسب صلاحیت لین دونون سے عام ہے جو ذائب ہوگا پہلے نرم ہی ہوکر ذائب ہوگا یونہین سخت چیزین گڑھنے کی صلاحیت نرمی ہی سے آئیگی اور جو آگ سے نرم ہوسکے یہ ضرور نہین کہ بہہ بھی سکے یا گڑھنے ڈھالنے کے بھی قابل ہوسکے جیسے چونے کا پتھر وغیرہ احجار مکلّسہ اور ذوبان وانطباع مین عموم وخصوص من وجہ ہے سونا چاندی ذائب بھی ہین اور منطبع بھی اور جما ہوا گھی ذائب ہے منطبع نہین اور شکر کا قوام منطبع ہے ذائب نہین چھوٹے بتاسے اور مختلف پیالون کے ٹھپے اور رنگ برنگ صورتون تصویرون کے کھلونے بنتے ہین آنچ سے ہی قوام ان انطباعون کے قابل ہوتا ہے مگر آگ سے بہیگا نہین جل جائیگا ہان (۲۶۰۳) جو چیز آگ پر صابر ہو نہ فنا ہو نہ راکھ جیسے فلزات بظاہر وہان انطباع وذوبان متلازم ہون کہ جب نار سے نرم ہوئی تو اُسکے اشتداد وامتداد سے شیأ فشیأ نرمی کا ازدیاد ہوتا ہوا انتہا ذوبان پر ہوگی حتی کہ فولاد مین اگرچہ بتدابیر کما فی شرحی المواقف والمقاصد[۱] اور ممکن کہ خالق عزوجل نے بعض ایسی محکم الترکیب بنائی ہون کہ آگ سے صرف نرم ہوسکین اُنکے پانی کردینے پر آگ کبھی قادر نہ ہو واللہ تعالٰی اعلم

(بیان تنوع کلمات علما واشکالات) (۲۶۰۴) اوصاف خمسہ مذکورہ کے عدم سے جنس ارض یا وجود سے اُسکے غیر کی پہچان بتانے مین کلماتِ علما چودہ وجہ پر آئے (۱) بعض نے صرف انطباع لیا کہ جسمین یہ نہین وہ جنس ارض ہے شرح نقایہ علامہ برجندی مین ہے ذکر الجلابی ان جنس الارض کل جزء منہ لاینطبع[عہ۱]

اقول (۲۶۰۵) یہ ظاہر البطلان ہے کہ لکڑی کپڑے لخ ہزارون چیزون پر صادق **فان قلت** قد اخرجھا بقولہ کل جزء منہ ای من الارض ذکر الکنایۃ تسامحا او باعتبار المذکور **اقول** (۲۶۰۶) **اولا** ضاع قولہ لاینطبع فلیس جزء منھا لینطبع بالنار **وثانیا** (۲۶۰۷) یعود حاصلہ ان جنس الارض کل جزء منھا وھذا کتعریف شیئ بنفسہ فانما الشان فی معرفۃ ان ای شیئ من اجزائھا (۲) صرف ترمد کہ جو چیز جلکر راکھ نہ ہو جنس ارض ہے نافع شرح قدوری مین ہے[عہ۲] جنس الارض ما اذا احترق لایصیر رمادا **اقول** (۲۶۰۸) یہ بھی فلزات مثلاً سونے چاندی فولاد نیز تیل گھی دودھ وغیرہا لاکھون اشیا پر صادق۔ اگر کہیے سونے چاندی کا کشتہ اُنکی راکھ ہے **اقول** (۲۶۰۹) **اولا** یہ راکھ کے معنی سے ذہول ہے جو ہمنے بیان کیے **ثانیا** (۲۶۱۰) عقیق ویاقوت کا بھی کشتہ ہوتا ہے تو وہ بھی جنس ارض نہ ہون حالانکہ بیشک ہین کما سیاتی (۳) انطباع وترمد کہ جو منطبع یا خاکستر ہو جنس ارض سے نہین فتح القدیر مین ہے قیل ما کان بحیث اذا احرق بالنار لاینطبع ولا یترمد فھو من اجزاء الارض ام **اقول** (۲۶۱۱) ولا یرید التزییف فقد اقرہ وفرع علیہ جامع المضمرات پھر جامع الرموز مین ہے جنس الارض ما لایحترق فیصیر رمادا او ینطبع مراقی الفلاح مین ہے الضابط ان کل شیئ یصیر رمادا

عہ۱: اعتراض علی الجلابی

عہ۲: اعتراض علی النافع شرح القدوری

[۱] فان قیل الحدید لاینطبع وان کان یلین قلنا ... المواقف ... شرح المقاصد

https://www.facebook.com/darahlesunnat

اوینطبع بالاحراق لایجوز بہ التیمم والاجاز تنویر الابصار میں ہے یطہر من جنس الارض فلا یجوز بمنطبع و مترمد ومعادن **اقول** پہلی تین عبارتوں میں احراق سے مجرد عمل نار مراد ہے اور اخیر میں معادن سے فلزات ورنہ کبریت وزرنیخ ومردار سنگ وتوتیا کی بھی معادن ہیں اور اُن سے جواز تیمم مصرح کما سیأتی ان شاء اللہ تعالٰی (۴) اُنہیں ترددکو جو آگ سے نرم پڑے یا راکھ ہو جنس ارض نہیں غنیہ میں ہے ھو ما یلین بالنار اویترمد (۵) امام اکمل الدین نے ان پر انطباع کا اضافہ فرمایا کہ یا منطبع ہو عنایہ میں ہے قیل کل ما یحترق بالنار فیصیر رمادا او ینطبع او یلین فلیس من جنس الارض **اقول** جب مجرد لین کافی تو اضافہ انطباع بیکار کہ انطباع بے لین نامتصور۔ لاجرم اسکا مفاد عبارت چہارم سے زائد نہیں (۶) علامہ ابن امیر الحاج حلبی جانب جنس میں مثل عنایہ تردد لین وانطباع لیے کہ جنس میں یہ نہ ہوں وہ جنس ارض سے ہے اور جانب غیر میں احتراق ولین کہ جسمیں ان سے کوئی ہو غیر جنس ہے وقد نقلنا عبارۃ حلیتہ **اقول** جملہ ثانیہ بلکہ ایک جگہ اولٰی کے بیان میں بھی ذکر احتراق پر اقتصار کا یہ عذر واضح ہے کہ مطلق اُسی مقید ترددپر محمول مگر ثانیہ میں ترک ذکر انطباع معین کررہا ہے کہ مجرد لین بھی جنس ارض سے اخراج کو بس ہے تو یہاں بھی مثل عنایہ ذکر انطباع ضائع اور عبارت عبارت چہارم کی طرف راجع (۷ و ۸) بہت اکابر نے لیے تو یہی اوصاف ثلثہ مگر ترددکو ایک شق کیا اور لین وانطباع کو واو عاطفہ سے ملاکر دوسری شق۔ پھر بعض نے تو لین وانطباع کہا۔ برجندی میں زادالفقہاء سے ہے کل ما یحترق بالنار ویصیر رمادا ویلین وینطبع فلیس من جنس الارض وما عداھما من جنسہا اور اکثر نے انطباع ولین۔ بدائع امام ملک العلماء میں ہے کل ما یحترق فیصیر رمادا وینطبع ویلین فلیس من جنس الارض و ما کان بخلاف ذلک فھو من جنسہا یونہی ہندیہ میں بالفاظہ لیکر مقرر رکھا۔ بعینہٖ یہی الفاظ بحرالرائق میں امام ابوالبرکات نسفی کی مستصفٰی سے ہیں غیر ان فی اٰخرھا وما عدا ذلک فھو من جنس الارض ایضاح علامہ وزیر میں تحفۃ الفقہاء امام اجل علاء الدین سمرقندی سے ہے القانون الفارق بین جنس الارض وغیرہا ان کل ما یحترق فیصیر رمادا او ینطبع ویلین فلیس من جنس الارض وھو حجر ونحوہ مما اذا طبخ لا ینطبع ولا یلین واذا احرق لا یصیر رمادا **اقول** انطباع ولین میں حرف واو اور اُن میں اور ترددمیں حرف او خصوصا اس انطباق کے ساتھ بنگاہ اولین یقین دلاتا ہے کہ یا تو لین وانطباع شیئ واحد ہیں یا اس شق میں دونوں کا اجتماع مقصود یعنی جو راکھ ہو یا جسمیں انطباع ولین دونوں جمع ہوں وہ جنس ارض نہیں اور ایک ضعیف وبعید احتمال یہ بھی ہے کہ واو بمعنی او ہو مگر ان میں کوئی خالی از اشکال نہیں **فاقول** اول صراحۃً باطل ہم روشن کر آئے کہ لین وانطباع متحد نہیں مع ھذا بحال تقدیم لین یہ عطف تفسیری معکوس ہوگا بہرحال اب یہ عبارات بھی جانب چہارم وہ ذکر ینگی دوم پر لین لغو رہا کہ انطباع بے لین

ف: تطفل علی الغنایۃ

ف: وقال بعد کالذہب والفضۃ والحدید وغیرہا مما ینطبع ویلین بالنار اھ وذلک ما قدمنا عنہا عند بیان معنی الانطباع ۱۲ منہ غفرلہ

مقصود نہیں بلکہ بحال تقدیم انطباع اس باطل کا ایہام ہوا کہ کبھی انطباع بے لین بھی ہوتا ہے لہذا اجتماع لین سے شرط کیا اور بعد تنقیح حاصل صرف اتنا ہوا کہ ترمّد ہو یا انطباع او دو عبارات کے لیے عبارت سوم کی طرف ارجاع سوم پر ذکر انطباع فضول رہا کہ مجرد لین کافی اور وہ انطباع کو لازم یہ پھر عبارت چہارم کی طرف عود کر گیا (۹) علامہ شیخی زادہ رومی نے ان تین میں لین کی جگہ ذوبان لیا اور وہی ایک شق ترمد اور دوسری شق ذوبان وانطباع قدم منہما الانطباع وفی کلام شمس الائمۃ السرخسی یذوب وینطبع کما مر عن المغرب **اقول** ولا یختلفان ھھنا لان بینہما عموما من وجہ مجمع الانہر میں ہے کل شیئ یحترق ویصیر رمادا لیس من جنس الارض وکذلک کل شیئ ینطبع ویلین **واقول** یہاں بھی بدستور تین احتمال اور تینوں پر اشکال اول ذوبان وانطباع ایک ہوں تو حاصل ترمد و ذوبان ہوگا **اقول** مگر اتحاد باطل کما علمت دوم دونوں کا اجتماع شرط ہو تو حاصل یہ کہ غیر جنس ارض وہ ہے جو راکھ ہوسکے یا انطباع و ذوبان دونوں کی صلاح ہو سوم ضعیف وبعید اعنی جیحیح یا ذوبان یا انطباع ہو جنس ارض نہیں **اقول** ان دونوں پر نصوص تو آگے آتے ہیں ان شاء اللہ تعالی اور ثالث کا ضعف وبعد یوں روشن کہ غیر جنس ارض کے لیے دو قانون بنائے ایک میں ترمد رکھا دوسرے میں انطباع و ذوبان کو بحرف واو جمع کیا تو متبادر یہی کہ یہ دونوں قانون واحد ہیں (۱۰) امام فخر الملۃ والدین زیلعی نے بالکل مثل نہم فرمایا صرف غیر جنس کا ایک اور قانون بڑھایا کہ جسے زمین کھالے یعنی ایک مدت پر کہ ہر شے کے مناسب مختلف ہوتی ہے اس میں اثر کرتے کرتے خاک کردے تبیین الحقائق میں ہے الفاصل بینہما ان کل شیئ یحترق بالنار ویصیر رمادا لیس من جنس الارض وکذا کل شیئ ینطبع ویذوب بالنار وکل شیئ تاکلہ الارض لیس من جنسہا اھ واثرہ الفاضل ابن چلپی بلفظۃ قیل مقرا وقال فی اخرہ ھذا زبدۃ کلام الزیلعی اھ فقد یوھم من لم یراجع التبیین انہ فیہ بلفظۃ قیل ولیس کذلک **اقول** یہ قانون تازہ بجائے خود صحیح ہے مگر معرفت جنس وغیر جنس کو کافی نہیں کہ اسکا عکس کلی نہیں کہ جو غیر جنس ارض ہو اسے زمین کھالے زمین سونے چاندی کو بھی نہیں کھاتی بہرحال اس ہمارے مبحث پر اثر نہیں اسکے حاصلات اور انپر اشکالات بعینہا مانند نہم ہیں (۱۱) فاضل چلپی نے بالکل دہم کا اتباع کیا مگر لین بجائے انطباع لیا کہ وکل شیئ یلین ویذوب بہا الخ اور اسی کو حاصل کلام تبیین ٹھہرایا کما مر **اقول** یہ ہرگز اسکا حاصل نہیں لین وانطباع میں فرق عظیم ہے کما تقدم انکو یہ شبہ اتباع درر سے لگا اگرچہ دونوں فاضل ہمعصر اہمیان قرن تاسع سے ہیں مگر انکی کتاب درر سے اٹھارہ برس بعد ہے تصنیف درر ۸۸۳ھ میں ختم ہوئی اور ذخیرۃ العقبی ۹۰۱ھ میں اور اسکے خاتمہ میں سطریں کی سطریں خاتمہ درر سے ماخوذ ہیں۔ ہاں لین وانطباع کی تبدیل نے اسے کلام تبیین سے یوں بھی جدا کردیا کہ اس میں تین احتمال تھے

علم ومثلہ فی الفتح ... الفائدۃ ... المغنون عن ... الانطباع ... التشمس ... وینطبع اھ ... غفرلہ

معروضۃ علی الفاضل الچلپی

معروضۃ علیہ

تاریخ تصنیف درر وذخیرۃ العقبی

اس میں احتمال اتحاد کی گنجائش نہیں کہ لین وذوبان میں فرق بدیہی ہے۔ رہے دو اول جمع **اقول** ۲۶۲۳ تو ذکر لین لغو کہ لازم ذوبان ہے اور حاصل حاصل اول عبارت نہم ہوگا دوم تردید **اقول** ۲۶۲۴ تو ذکر ذوبان لغو کہ مجرد لین کافی ہے اور اب حاصل عبارت چہارم کی طرف عود کریگا (۱۲) امام جلیل ابوالبرکات نسفی نے ایک شق احتراق لی اور دوسری انطباع ولین کافی میں ہے بطاھر من جنس الارض لا بما ینطبع ویلین او یحترق **اقول** ۲۶۲۵ بدستور تین احتمال ہیں اور تینوں پر اشکال۔ اتحاد خود باطل ہے اور اُسپر حاصل لین واحتراق آور جمع یعنی احتراق ہو یا انطباع ولین کا اجتماع اس میں لین لغو اور حاصل احتراق یا انطباع آور تردید پر انطباع بیکار اور حاصل مثل احتمال اول (۱۳) فاضل مسکین ہروی نے جانب جنس احتراق وانطباع لیا اور جانب غیر میں لین بواو عاطفہ اضافہ کیا شرح کنز میں کہا جنس الارض ما لا یحترق ولا ینطبع وما لیس من جنس الارض ما یحترق او ینطبع ویلین **اقول** ۲۶۲۶ یہ حقیقت امر پر صریح متناقض ہے کہ جملہ اولی کا مفاد کہ مجرد لین منافی ارضیت نہیں اور ثانیہ کی تصریح کہ منافی ہے لاجرم یہاں عطف تفسیری متعین جو خود باطل اور احتمال اول عبارت ۱۲ کی طرف آئی (۱۴) **اقول** ۲۶۲۷ یہ سب باوصف اسقدر اختلافات کے ایک امر پر متفق تھے کہ یہ اوصاف جنس وغیر جنس ارض میں فارق ہیں علامہ مولی خسرو نے غرر ودرر متن وشرح دونوں میں وہ روش اختیار فرمائی کہ انھیں فارق ہی نہ مانا بلکہ جواز تیمم کے لیے الکو جنس ارض کی قید جانا یعنی جنس ارض میں خاص اُس شے سے تیمم جائز ہے جو آگ سے جلکر نہ نرم پڑے نہ راکھ ہو یہ حاصل متن ہے شرح میں فرمایا جو چیز جنس ارض سے نہیں یا انطباع خواہ ترمد رکھتی ہے اُس سے تیمم روا نہیں تو متن وشرح نے صاف بتایا کہ خود جنس ارض دونوں قسم کی ہوتی ہے ایک وہ کہ آگ سے نرم یا راکھ ہوتی ہے دوسری نہیں۔ متن کی عبارت یہ ہے علی طاھر من جنس الارض وھو لا ینطبع ولا یترمد یا لا احتراق شرح میں فرمایا وذلک لان الصعید اسم لوجہ الارض باجماع اھل اللغۃ فلا یتناول ما لیس من جنسھا او ینطبع او یترمد ظاہر کہ یہ طریقہ تمام سلف وخلف مشائخ وعلما سے جدا ہے وحاول العلامۃ الشرنبلالی ردہ الی الوفاق فقال علی قول الشرح فی العطف باو تسامح کان ینبغی بالواو لانہ عطف خاص اھ **اقول** ۲۶۲۸ وما ذا یفعل بالمتن فانہ لم یقل وھو ما لا بل قید جنس الارض بجملۃ حالیۃ والاحوال شروط **ثم** ۲۶۲۹ قولہ لانہ عطف خاص انکان حقا علی ما حققہ ان شاء اللہ تعالٰی لکنہ مخالف لمسلکھم ومسلک نفسہ المار عنہ فی العبارۃ الثالثۃ یہ عبارت اگرچہ جنس غیر میں فاصل بتانے سے جدا رہی پھر بھی اتنا حاصل دیا کہ لین وترمد مانع تیمم ہیں تو اس جملہ میں وہ عبارت چہارم کی شریک ہوئی **بالجملہ** ۲۶۳۰ ہمارے بیان سے واضح ہوا کہ یہ چودہ ۱۴ عبارتیں اس وجہ سے کہ ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ میں تین تین احتمال تھے اور ۱۳ میں دو پچیس ۲۵ عبارات ہو کر انکا حاصل نو قولوں کی طرف رجوع کر گیا ۱ غیر جنس ارض ہونے کا مدار صرف انطباع

تطفل ۱ علی العلامۃ الشرنبلالی

حسن تعمیم

تطفل ۲ علی الغرر والدرر

تطفل ۳

تطفل ۴

(۲) فقط ترمد (۳) ترمد یا انطباع (۴) ترمد یا لین (۵) ترمد یا ذوبان (۶) ترمد یا اجتماع ذوبان وانطباع (۷) ترمد یا ذوبان یا انطباع (۸) احتراق یا لین (۹) احتراق یا انطباع۔ خاص خاص عبارات پر جو اُنکے متعلق اشکالات تھے مذکور ہوئے اب اصل بحث کے اشکال ذکر کریں وباللہ التوفیق غیر جنس[۲۱۳۱] ارض ہونے کا مناط مات قول اخیر میں کہ دُو دُو یا تین وصف پر مشتمل ہیں ان اوصاف میں سے کسی وصف کا وجود ہے اور جنس ارض ہونے کا مناط ہر قول کے اُن سب اوصاف کا انتفا ہے یعنی ان میں سے ایک بھی ہو تو جنس ارض نہیں۔ اور اُس سے تیمم ناجائز اور اصلا کوئی نہ ہو تو جنس ارض ہے اور تیمم جائز۔ اب اگر جنس ارض سے کوئی شی ایسی پائی جائے جسمین کسی قول کے اوصاف ملحوظہ سے کوئی وصف پایا جاتا ہو وہ اُس قول کے مناط ارضیت کی جامعیت پر نقض ہوگا یعنی بعض اشیا جنکو اس مناط کا شامل ہونا چاہیے تھا اس سے خارج ہوگئیں اور اگر غیر جنس سے کوئی چیز ایسی ثابت ہو جسمین ایک قول کے اوصاف معتبرہ سے اصلا کوئی نہیں وہ اُس قول کی مانعیت پر نقض ہوگا یعنی بعض اشیا جنکا اس مناط سے خارج ہونا درکار تھا اُس میں داخل رہیں دو قول اول کی مانعیت پر نقوض وہیں گزرے اور وہ دونوں قابل لحاظ بھی نہیں باقی یہاں ذکر کریں واللہ الموفق

نقوض جمع میں کسی جنس ارض میں ایک وصف کا تحقق کافی ہے لہذا ہر قول پر جدا کلام کرنے سے اوصاف کی تلخیص کرکے ہر وصف پر کلام کافی ہوگا کہ وہ وصف جتنے اقوال وعبارات میں ہو اُسکے نقض سب پر وارد ہوں۔

انطباع پر نقوض **اقول** **اولا**[۲۱۳۲] کبریت کہ جب آگ پر ذائب کرکے کسی سانچے میں ڈالدیں یقیناً سرد ہو کر اُسی صورت پر رہتی ہے خالص گندھک کے پیلے کٹوریاں گلاس بنتے ہیں ہمارے شہر میں ایک صاحب بکثرت بناتے تھے جسے شبہ ہو وہ اب آزما دیکھے تو اُس میں یقیناً جس صورت پر چاہیں ڈھالے جانیکی صلاحیت ہے تو بلاشبہہ منطبع ہوئی اور انطباع آگ سے ہی ہوا کہ قبول صورت پر اُسی نے مہیا کیا اگرچہ بقائے صورت بعد برودت ہے جیسے چھوٹے بڑے بتاسوں شکر کے کھلونوں سونے چاندی کی اینٹوں وغیرہا میں تو لازم کہ گندھک جنس ارض سے نہ ہو اور اُس سے تیمم ناروا ہو حالانکہ کتب معتمدہ میں اُسکا جنس ارض سے ہونا اور اُس سے تیمم کا جواز مصرح ہے کماسیاتی **ثانیا**[۲۱۳۳] زرنیخ یہ بھی بلاشبہہ آگ سے بہتی اور سرد ہو کر پھر متحجر ہو جاتی ہے تو یقیناً قابل انطباع ہے جسکا خود ہم نے تجربہ کیا غایت یہ کہ بنسبت کبریت کے زیادہ قوی آنچ چاہتی ہے وھذا[۲۱۳۴] معنی قول ابن زکریا الرازی فی کتاب علل المعادن ثم ابن البیطار فی الجامع تکوین الزرنیخ کتکوین الکبریت غیران البخار البارد الثقیل الرطب فیہ اکثر والبخار الدخانی فی الکبریت اکثر ولذلک صار لایحترق کاحتراق الکبریت وصار اثقل واصبر علی النار منہ حالانکہ اسکا جنس ارض وصالح تیمم ہونا تو اُس اعلٰی تواتر سے روشن جسمین اصلا محل ارتیاب نہیں کماسیاتی ترمد پر نقوض

https://www.facebook.com/darahlesunnat

اقول اولا خزانۃ الفتاوی وحلیہ وجامع الرموز ودرمختار مین تصریح ہے کہ پتھر کی راکھ سے تیمم جائز ہے منظومۃ الدرر لایجوز بمحترق الاّ رمادالحجر فیجوز معلوم ہوا کہ پتھر بھی راکھ ہو سکتا ہے تو جنس ارض کب رہا اور اُس سے تیمم کیونکر روا ہوا ثانیا ترکستان میں ایک پتھر ہوتا ہے کہ لکڑی کی جگہ جلتا ہے اُسکی راکھ سے تیمم روا ہے حلیہ میں ہے فی خزانۃ الفتاوی قال العبد الضعیف ان کان الرماد من الحطب لایجوز وان کان من الحجر یجوز لانہ من الارض وقد رأیت فی بعض بلاد ترکستان کان حطبہم الحجر اسیطرح خزانہ سے قہستانی اور قہستانی سے طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے ثالثا ورابعا علامہ برجندی نے نورہ و مردار سنگ سے دو نقض اور وارد کیے کہ یہ جلکر راکھ ہو جاتے ہیں حالانکہ جنس ارض سے ہیں شرح نقایہ میں بعد نقل عبارت مامرّ زاد انتہا ہے ھذا یدل علی ان التیمم بالنورۃ والمرداسنج لایجوز فانہما یحترقان بالنار ویصیران رمادا وقد صرح قاضیخان انہ یجوز التیمم بہما الا ان یقال ان محترقہما لایسمّی رمادا فی العرف لیس پرنقوض اقول اولا چونے کا پتھر اور جتنے احجار تکلیس کیے جاتے ہیں یقینا اپنی حالت اصلی سے صلابت میں کم ہو جاتے ہیں تکلیس کرتے ہی اسلیے ہیں کہ جو سخت جرم پس نہیں سکتا پسنے کے قابل ہو جائے ثانیا کبریت ثالثا زرنیخ ضرور آگ پر نرم ہوتی ہیں حالانکہ کتب میں بلا خلاف ان سے تیمم جائز لکھا ہے کماسیاتی ذوبان پر نقوض اقول یہی کبریت و زرنیخ دونوں اسپر بھی نقض ہیں انکی نرمی یہ جلنے پر منتہی ہوتی ہے جیسا کہ مشاہد ہے علامہ تفتازانی نے مقاصد و شرح مقاصد میں معدنیات کی پانچ قسمیں کیں دوم ذائب مشتعل اور فرمایا ذلک کالکبریت والزرنیخ احتراق پر نقوض اقول اولا و ثانیا یہی گندھک ہرتال ایسی جلتی ہیں کہ شعلہ دیتی ہیں ثالثا گچ کہ اُسکا پتھر جلانے ہی سے تیمہ ہے رابعا کہاں و بدخشان میں ایک پتھر حجر الفتیلہ ہے کوٹنے سے روئی کیطرح نرم ہو جاتا ہے اُسکی بتی بنا کر چراغ میں روشن کرتے ہیں تیل ڈالتے رہیں تو ایک بتی دو تین مہینے تک کفایت کرتی ہے ذکرہ فی المخزن وذکر فی تاج العروس فرستد رکہ بعد باذش ان معدنہ بدخشان خامسا شام میں ایک پتھر حجر البحیرہ ہے آگ میں ڈالے سے لپٹ دیتا ہے ذکرہ فی المخزن والتحفۃ سادسا سنگ خزامی جزیرہ صقلیہ میں ایک پتھر ہے کہ آگ سے بھڑکتا اور پانی کا چھینٹا دیے سے اور زیادہ مشتعل ہوتا اور تیل سے بجھتا ہے قالاہ فیہما سابعا ریگ کو لالہ پتھر ہے اور لکڑی سا جلتا ہے ثامنا جلی ہوئی زمین کا مسئلہ خود کتب معتمدہ مثل مختارات النوازل و قاضی خان و فتح و حلیہ و بحر و غیاثیہ و جواہر الاخلاطی و مراقی الفلاح و درمختار و ہندیہ وغیرہا میں مذکور کہ اُس سے تیمم روا ہے کماسیاتی ان شاء اللہ تعالٰی تنبیہ کبریت سے نقض پر علامہ سید ابو السعود ازہری کو تنبہ ہوا اور عبارت مارّۃ مسکین کی شرح میں فرمایا الظاہر ان ھذا اغلبی لاکلی فلا یشکل بان البعض یحترق کالکبریت اھ اقول بل الایراد لاہر دلہ

https://www.facebook.com/darahlesunnat

عن ظاهر العبارة والعذر لايجدى لانهم بصدد اعطاء معرف لما يجوز به التيمم ومالا فاذا كان شيئاً يختلف ويتخلف لزم التخليط والتغليط **نقوض منع۔ اقول**[۲۶۴] اگلے نقوض میں عبارت غرر ودرر بھی شریک تھی کہ اُسکا بھی اتنا حاصل تھا کہ جس میں ترمد یالین ہو اُس سے تیمم جائز نہیں بلکہ اگرچہ جنس ارض سے ہو حالانکہ زرنیخ وکبریت وجص ورماد حجر ونورہ ومرداسنگ معدنی وارض محترقہ ومطلق حجر سے جواز تیمم عامہ معتمدات میں مصرح ہے کما سیأتی ان شاء اللہ تعالٰی درر میں خود فرمایا من جنس الارض کالحجر والزرنیخ مگر نقوض منع اُس پر وارد نہیں کہ دوسری جانب سے کلیہ نہ اُسکا منطوق ہے نہ مفہوم۔ اب نقوض سنیئے **فاقول**[۲۶۵] منع پر نقض کثیر ووافر ہیں بیان بعض ذکر کریں (۱) سانبھر (۲) پارا یہ سب اقوال پر وارد ہیں کہ نہ آگ سے جلیں نہ گلیں نہ پگھلیں نہ نرم پڑیں نہ راکھ ہوں (۳) اولا (۴) پالا (۵) کُل کا برف (۶) رال (۷) کافور (۸) زاج تین قول اول پر کہ نہ راکھ ہوں نہ آگ سے منطبع (۹) کیچڑ جس میں پانی غالب ہو (۱۰) پانی (۱۱) عرق (۱۲) عطر (۱۳) ماء الجبن (۱۴) دودھ (۱۵) بہتا گھی (۱۶) تیل (۱۷) گاز وغیرہا اشیا کہ نہ آگ سے نرم ہوں نہ راکھ ہوجائیں سات قول ششین پر (۱۸) جما ہوا گھی (۱۹) شکر کا قوام۔ قول ششم پر کہ نہ راکھ ہوں نہ اُن میں ذوبان وانطباع کا اجتماع کما تقدم فی بیان النسب (۲۰) علامہ برجندی نے عبارت ہفتم پر خود راکھ سے نقض کیا شرح نقایہ میں عبارت زاد الفقہا نقل کرکے لکھا ھذا یدل علی ان التیمم بنفس الرماد یجوز وقد ذکر فی الخلاصۃ اجمعوا انہ لایجوز لکن ذکر فی النصاب قال ابو القاسم یجوز وابو نصر لا وبہ نأخذ **اقول**[۲۶۶] بلکہ وہ سب اقوال پر نقض ہی کہ راکھ نہ آگ سے نرم پڑے نہ جلے نہ دوبارہ راکھ ہو بالجملہ کوئی قول کوئی عبارت متعدد نقوض سے خالی نہیں واللہ المستعان لکشف الران ✽ والصلاۃ والسلام الاتمان ✽ علی سید الانس والجان ✽ والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ ✽ فی کل حین واٰن ✽ اٰمین **(استعانت توفیق بطلب تحقیق) اقول**[۲۶۷] بعونہ عزوجل عبارات علما کے اسالیب مختلفہ پر اشکالات اور تعریفات کی جامعیت پر نقوض سب کا حل ان تین حرفوں میں ہے (۱) احتراق سے ترمد مقصود اور ایسے اطلاقوں کے اطلاق فقہا سے اکثر معہود ولہذا حلیہ نے ترمد لیکر دو جگہ صرف احتراق کہا[۲۶۸] (۲) رماد کے تین اطلاق ہیں ایک عام تر کہ صور احتراق میں انتفا وانطفا کے سوا سب کو شامل یعنی بقیہ جسم بعد زوال البعض باحتراق۔ بایں معنے احجار مکلسہ بھی اُس میں داخل تذکرہ داود انطاکی میں ہے (رماد) ھو ما یبقی من الجسم بعد حرقہ ومنہ ما خص باسم فیذکر فیہ کالنورۃ والاسفیداج وما خص باسم الرماد وھو المذکور ھنا جامع عبداللہ بن احمد المالقی اندلسی ابن البیطار میں جالینوس سے ہے الناس یعنون بالرماد الشیئ الذی یبقی من

احتراق الخشب (الی ان قال) والنورۃ ایضا نوع من الرماد دوسرا متوسط کہ اجزائے رطبہ کثیرہ فی الجسم فنا ہونے کے بعد جو اجزائے یابسہ بچیں رماد ہیں عام ازیں کہ جسم بستہ رہے جیسے کوئلا یا نہیں جیسے لکڑی کی راکھ۔ اسی قبیل سے ہے رماد عقرب کہ عقرب نر کو لوہے یا تانبے یا مٹی کے برتن میں رکھکر سر خمیر سے بند کرکے اُس تنور میں شب بھر رکھتے ہیں جسے گرم کرکے آگ اُس میں سے بالکل نکال لی ہو اور سر تنور بند کر دیتے ہیں کہ گرمی باقی رہے اور تاکید ہے کہ تنور بہت گرم نہ ہو کہ عقرب خاک نہ ہو جائے کما فی القرابادین الکبیر والمخزن وغیرہما صبح نکالکر پیس کر سنگ گردہ و مثانہ وحبس البول وغیرہا کے لیے استعمال کرتے ہیں اور شرعاً ناجائز ہے[1] تیسرا خاص تر خاکستر کہ جسم کثیر الرطوبات اتنا جلایا جائے کہ رطوبات سب فنا ہو جائیں اور جسم ریزہ ریزہ ہو یا ہاتھ لگائے ہو جائے کہ رطوبت باعث اتصال و تماسک ہے یعنی اجزا میں باہم گرفت ہونا اور یبوست باعث تفتت و تشتت یعنی ریزہ ریزہ و منتشر ہونا جیسے گندھا ہوا آٹا اور خشک تاج العروس میں ہے الرماد دقاق الفحم من حراقۃ النار وما ہبا من الجمر فطار دقاقا اھ وفی القاموس الفحم الجمر الطافی اھ [2663] اقول اصاب فی جعل الرماد دقاقا وفی اضافتہا الی الفحم نظر فالفحم للدقوق لایسمی رمادا وانما ہو ما ذکرنا من اجزاء الجسم الیابسۃ المتفتتۃ بعد الاحراق التام عرف عام میں رماد کا زیادہ اطلاق اسی صورت اخیرہ پر اسوجہ سے ہے کہ وہ غالباً اُس سے لکڑی کی راکھ مراد لیتے ہیں کما تقدم عن ابن البیطار عن جالینوس اور وہ ایسی ہی ہوتی ہے بیان اُس سے مراد معنی اوسط ہے کہ اس شکل ثالث کو بھی شامل (۳) [2665] لین و ذوبان انطباع سے مراد وہ حالت ہے کہ آگ سے جسم منطرق میں پیدا ہوتی ہے منطرق وہ جسم کہ مطرقہ یعنی ہتوڑے کی ضرب سے متفرق نہ ہو بلکہ بتدریج عمق میں دبتا اور عرض وطول میں پھیلتا جائے جیسے سونا چاندی تانبا وغیرہا اجساد سبعہ۔ ظاہر ہے کہ یہ آگ سے نرم ہوتے ہیں یہ لین ہوا اور ضرب مطرقہ سے متفتت نہیں ہوتے بلکہ جیسی گڑھت منظور ہو قبول کرتے ہیں یہ انطباع ہوا اور زیادہ آنچ دی جائے تو پگھل جاتے ہیں یہ ذوبان ہوا۔ رہا یہ کہ لین و ذوبان وانطباع تو اور اجسام میں بھی ہوتے ہیں پھر خاص اجساد منطرقہ کی کیا خصوصیت اور اس تخصیص پر کیا حجت [2666] اقول اسکا فوری جواب تو یہ ہے کہ تینوں محض اوصاف ہیں صلابت وجمود وامتناع کے مقابل۔ ان سے ذات اجزائے جسم پر کوئی اثر نہیں بخلاف احتراق کہ اس سے فساد بعض کہ اکثر وہی متبادر کہ اُس میں نفس اجزا پر اثر ہے اور ترمد میں تو اور اظہر۔ علمائے کرام نے دو شقیں فرمائی ہیں ایک میں احتراق و ترمد رکھا یہ وہ ہے جسمیں خود بعض اجزا کا جل جانا فنا ہو جانا ہے دوسری میں لین ذوبان انطباع تو یہ وہ ہیں جنکا ذات اجزا پر اثر نہیں یعنی تمام اجزا برقرار ہیں اور جسم نرم ہو جائے گڑھنا قبول کرے یا بہ جائے یہ نہیں ہوتا مگر انھیں اجساد منطرقہ میں۔ غیر منطرق میں جب آگ اتنا اثر کرے کہ اُسے نرم کر دے قابل عمل کر دے گلا گھلا دے تو ضرور

https://www.facebook.com/darahlesunnat

اُسکی بعض رطوبتین جلائیگی سب اجزا برقرار نہ رہین گے بخلاف منطرقات کہ انکی رطوبتین نہ جانے پر چرخ کھانے سے بھی کم نہین ہوتین ۔ سہل سا بالائی جواب تو یہ ہے اور بتوفیقہ تعالٰی تحقیق انیق وتدقیق دقیق منظور ہو جو صرف ان اوصاف ثلثہ بلکہ خمسہ مین ان معانی کا مراد ہونا واضح کردے تو وہ بعونہ تعالٰی استماع چند نکات سے ہے جو بفضلہ عزوجل قلب فقیر پر فائض ہوئے (نکتہ اولٰی) اقول وبربی استعین منطبع ہونے کو شی کا صرف صالح قبول صورت ہونا کافی نہین ورنہ حتی کہ پانی بھی منطبع ہو کہ سہولت تشکل لازمہ رطوبت ہے بلکہ اسکے ساتھ حفظ صورت بھی درکار ۔ قبول کو رطوبت چاہیے اور حفظ کو اجزا کا تماسک ۔ کہ جس صورت پر کردیا جائے قائم رہے یہ دونون منشا اگر شی مین خود موجود ہین جب تو وہ آپ ہی صالح انطباع ہے اور اگر ایک ہے دوسرا نہین تو وہ دوسرا جس سے پیدا ہوا اسکا انطباع اُسکی طرف منسوب ہوگا اُس نے اسے منطبع کیا مثلاً شی متماسک الاجزا مین صلابت مانع قبول صورت ہے پانی نے اس قابل کیا جیسے چاک کی مٹی تو وہ منطبع بالماء ہے یا آگ سے جیسے تپایا ہوا لوہا تو منطبع بالنار یا نرم شی مین فرط رطوبت مانع حفظ صورت ہے مٹی کے سلانے یا آگ کے سکھانے سے قابل حفظ ہوئی تو منطبع بالطین یا بالنار ہے اور اگر دونون نہین اور دو چیزون کے عمل سے دونو قوتین پیدا ہوگئین تو اسکا انطباع اُس مجموعہ کی طرف منسوب ہوگا اور اگر تعاقب ہو پہلے ایک سے قبول خواہ حفظ کی صلاحیت آگئی پھر دوسری کے عمل سے دوسری تو اُسکا انطباع متاخر کی طرف نسبت کیا جائیگا کہ پہلی کے عمل تک وہ شی صالح انطباع نہ ہوئی تھی دوسری کے عمل سے ہوئی شرع مطہر مین اسکی نظیر کپڑا ہو کر تانے کا اعتبار نہین اگرچہ ریشم ہو کہ اُس وقت تک کپڑا نہ ہوا تھا بانے نے اُسے کپڑا کیا تو اسیکا اعتبار ہے یا جملہ انطباع اُسکی طرف منسوب ہوگا جس نے صلاحیت انطباع کی تکمیل کی یہانتک کہ اگر مثلاً قبول کی قوت شی مین آپ تھی اور قوت حفظ پر آگ نے مدد دی مگر اُس نے صالح حفظ نہ کردیا بلکہ یہ صلاحیت اُسکے بعد دوسری شے سے پیدا ہوئی تو وہ اسی دوسری شے سے منطبع ٹھہرے گی نہ آگ سے ۔ یہان سے ظاہر ہوا کہ جتنی چیزون کو آگ پگھلا کر پانی کرے جس سے وہ سانچے مین قبول صورت کرین اُنکا یہ انطباع جانب نار منسوب ہوگا کہ جسم سیال حفظ صورت کے قابل نہین ہوتا یہ قابلیت سرد ہو کر آئیگی تو کبریت وزرنیخ اور اُنکے امثال منطبع بالنار نہین بلکہ شکر کا قوام بھی کہ اگرچہ رقت اُس مین آپ تھی جس سے صالح قبول صورت تھا اور نار نے صلاحیت حفظ صورت پر مدد دی کہ لزوجت پیدا کی جو وجہ تماسک اجزا ہو مگر حفظ کیلیے جو یبس درکار تھا اُسکی مانع رہی کہ نار موجب ذوبان ہے نار سے جدا ہو کر جب ہوا لگی سرد ہونے نے صلاحیت حفظ دی تو یہ بھی انطباع بالنار نہ ہوا شکر کے کھلونے اور زیادہ بڑے بتاسے تو سانچے مین بنتے ہین چھوٹے اور متوسط قوام کی بوندین چادر پر گرا کر مگر جبتک آگ سے جدا ہوکر ہوا نہین لگتی حفظ صورت کی صلاحیت نہین آتی ۔ ہان شیشے کے منطبع

بالنار کھلانے کو یہ ضرور نہیں کہ ہمیشہ اُسی سے منطبع ہو بلکہ صرف اتنا کافی کہ فی نفسہ اُن میں ہو جو منطبع بالنار ہوسکتے ہیں اگرچہ کبھی منطبع بالغیر بھی ہو تو چہرخ کھاکر سونے چاندی کا سانچے میں منطبع بالبرد ہونا انھیں اجساد منطبعہ بالنار سے خارج نہیں کرتا **تنبیہ** اب صلاحیت ذوبان وانطباع بالنار میں نسبت عموم من وجہ لیسے جرم کے ثبوت سے پیدا کہ آگ سے نرم ہوکر قابل تشکل ہو اور ساتھ ہی فی نفسہ ٹھہری ہوئی صورت کا حفظ کرسکے اور آگ کتنا ہی عمل کرے اُسے بہانہ سکے یہ عنقریب خاص ہیں ہو واللہ تعالٰی اعلم جبتک یہ نہ ہو ظاہر اذوبان انطباع سے عام مطلقاً ہے والعلم عند ذی الجلال بحقیقۃ کل حال (**نکتہ ثانیہ**) **اقول** جسم کہ اجزائے رطبہ ویابسہ سے مرکب ہو اسکا امتزاج دو قسم ہے ضعیف جسکی گرہ کھل جائے اجزائے رطبہ یابسہ سے جدا ہوجائیں اور شدید الاستحکام کہ آگ جسکا فعل تفریق ہے اُنکی گرہ کھولنے پر قادر نہ ہو **قسم اول** میں تین صورتیں ہیں (۱) جسم کے اجزائے یابسہ لطیف ہیں کہ آگ اُنھیں بھی رطبہ کے ساتھ اڑادیگی اس صورت میں تو جسم فنا ہوجائیگا جیسے رال گندھک نوشادر سے **انتفا یا نفاد** کہ بیسے یہ بھک سے اُڑ جانے والے مادوں میں اکثر ہوتا ہے (۲) اُس میں اجزائے رطبہ بہ نسبت اجزائے ارض بہت کم ہیں جیسے پتھر کہ اجزائے ارضیہ رقیقہ ہی سے بنتا ہے اور اُنھیں کا حصہ کثیر وغالب ہے لزج یعنی چپک دار رطوبتوں سے اُنھیں اتصال ہوا اور عمل حرارت سے یبوست آئی بار بار یوں ہو کر لزوجت کے باعث اجزا میں اکتناز آکر ایک سخت جسم پیدا ہوا جسکا نام حجر ہے از انجا کہ ترکیب شدید الاستحکام نہیں آگ تا حد تاثیر اجزائے رطبہ کو جدا کریگی اور وہ اکتناز کہ بوجہ لزوجت تھا کم ہوکر جسم میں قدرے تخلخل آئیگا باقی تحجر بدستور رہیگا یہ صورت **تکلیس احجار** کی ہے (۳) اجزائے رطبہ بھی بکثرت تھے آگ انھیں فنا کرکے ایک بڑا حصہ جسم کا معدوم کریگی جو رہ گیا وہ رماد اور اسطرح جلنے کا نام **ترماد** ہے ظاہر ہے کہ ان تینوں صورتوں میں انطباع بالنار نہ ہوسکیگا اول میں تو بدیہی کہ جسم فنا ہی ہوگیا اور سوم میں بوجہ تفتت وتشتت حفظ صورت کی قوت باقی نہیں دوم میں وہ لین نہیں کہ قبول صورت کرے بوجہ صلابت عمل قلیل قبول نہ کریگا اور ضرب شدید سے متفتت ہوجائیگا۔ ہاں لین ان سب صورتوں میں ہوگا کہ گرہ نرم ہی ہوکر کھلتی ہے اور بعض صورتوں میں ذوبان بھی ہوگا جیسے گندھک پہلے نرم پڑتی پھر بہتی پھر فنا ہوجاتی ہے **قسم دوم** میں صورتیں ہیں جن میں پہلی دو ہو کر تین ہوجائینگی (۱) گرہ اسقدر شدید محکم ہو کہ آگ اُسے سست بھی نہ کرسکے یہاں اگر جسم میں رطوبت غالب ہو آگ پر قائم ہی نہ رہیگا کہ متنافیین جمع نہیں ہوتے یہ سیماب ہے **اقول** اُسکے قائم علی النار نہ ہونیکا سبب یہ ہے کہ آگ کا فعل تصعید ہے یعنی رطوبات کو جانب آسمان پھینکنا ان رطوبتوں پر بھی اُس نے اپنا کام کیا اور یبوستیں جدا ہو نہ سکیں لہذا سارا جسم بقدر عمل حرارت یوں ہی گرہ بستہ اُڑا اور اپنی حالت پر برقرار رہا بخلاف صورت

ف ۱: اجسام میں ...
ف ۲: ...
ف ۳: تقسیم ...
ف ۴: ...

اول قسم اول کہ وہاں بھی اگرچہ اجزائے یابسہ بوجہ لطافت ہمراہ رطبہ خود بھی اُڑ سے مگر گرہ کشادہ منتشر لہذا جسم ہباءً منثور ہوگیا اور اگر رطوبت غالب نہیں تو جسم آگ سے صرف گرم ہوگا ترکیب اجزا پر کچھ اثر نہ پڑیگا جیسے لعل یاقوت ہیرا طلق بھی جسے ابرک کہتے ہیں آگ اسکی بھی گرہ نہیں کھول سکتی گر حیل وتدابیر خارجیہ سے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں لین ذوبان تو بہت دُور ہے کچھ نہ ہوسکے گا کہ گرہ بدستور رہیگی تو انطباع نہ ہوسکنا بھی ظاہر کہ وہ بے لین نا متصور اور صورت غلبۂ رطوبت یعنی سیماب میں اگرچہ لین خود موجود مگر وہی غلبۂ رطوبت مانع حفظ صورت تو اس میں قابلیت انطباع یوں ہوتی کہ آگ اسکی رطوبتیں اتنی خشک کردے کہ اُسمیں یبس قابل حفظ صورت پیدا ہوجائے یہ اُسی گرہ کھلنے پر موقوف اور وہ یہاں منتفی اس حالت کا نام **امتناع** رکھیے نہ باینمعنے کہ اثر نار اصلاً قبول نہ کیا کہ تصعید یا سخونت تو ہوئی بلکہ باینمعنے کہ ترکیب اجزا پر اُسکا کوئی اثر نہ لیا (۲) آگ گرہ سُست کرسکے مگر جسم میں دہنیت اس درجہ قوی ہو کہ کھلنے نہ دے جیسے سونا چاندی کہ آگ سے پانی ہوسکتے ہیں مگر انکی رطوبت دہنیت جدا نہیں ہوسکتی۔ ان میں نار کا اثر اول **لین** ہوگا کہ نرم پڑ کر مطرقہ یعنی ہتوڑے کی ضرب سے متأثر بھی ہونگے اور اپنی شدت دہنیت کے باعث مجتمع بھی رہینگے متفتت ومتفرق نہ ہوسکینگے لاجرم عمق میں دبتے ہوئے عرض وطول میں بتدریج پھیلینگے اسی کا نام **انطراق** ہے یعنی زیر مطرقہ صابر ہونا اور صرف یہی ایک صورت **انطباع بالنار** کی ہے حفظ صورت کا مادہ خود انکی ذات میں تھا صلابت مانع قبول صورت تھی آگ نے نرم کرکے اُسکے قابل کردیا اور کار انطباع تمام ہوگیا اخیر نار کا اثر انتہائی **ذوبان** ہوگا کہ گرہ زیادہ سُست ہوکر اجزائے رطبہ اُڑنا چاہیں اور بوجہ امتناع تفرق اجزائے یابسہ انھیں اُڑنے نہ دینگے لہذا صورت سیلان پیدا ہوگی جیساکہ بیان ذوبان میں گزرا بلکہ اگر اجزائے لطیفہ وکثیفہ قریب تعادل ہیں تو انکی تکافی قوت اس حرکت سیلان کو مستقیمہ بھی نہ ہونے دیگی بشکل مستدیرہ ظاہر ہوگی اسیکا نام **دوران** یا چرخ کھانا ہے جسطرح ذہب وفضہ میں مشہود ہے (**تنبیہ ثالثہ**) **اقول** تعین ذوبان کہ قسم دوم میں ہیں نار کے آثار اصلیہ ہیں اور انطباع ودوران انکے توابع اور لین وذوبان کہ قسم اول میں ہیں آثار اصلیہ نہیں بلکہ تابع ہیں تحقیق اسکی یہ ہے کہ نار کا اثر اصلی تصعید ہے یعنی جسم کو اوپر پھینکنا۔ قسم اول میں آگ اسپر قادر ہوئی خواہ سارے جرم کو لیگئی کہ نفاد ہے یا رطوبات قلیلہ کو کہ تکلیس یا کثیرہ کو کہ ترمّد تو یہ آثار اصلیہ ہوئے اگرچہ انکے ضمن میں لین وذوبان پیدا ہوجائیں قسم دوم میں بحال غلبۂ رطوبت آگ تصعید کلی پر قادر ہوئی یہ خود اثر اصلی ہے ورنہ صرف تسخین یعنی گرم کرسکی تو یہاں اسیقدر اثر اصلی ہوگا کہ آگ اس سے زیادہ نہیں کرسکتی ان دونوں صورتوں کو لین وذوبان سے علاقہ نہیں رہیں قسم دوم کی اخیر دو صورتیں ان میں آگ کا اثر ہی یہی لین وذوبان ہیں کہ آگ یہاں اسیقدر پر قادر تو یہ خود ہی

آثار اصلیہ ہیں اور انطباع وانطراق تابع لین کہ اُسپر موقوف ہے اور دوران تابع ذوبان کہ اُسپر متوقف ہے تو یہی لین و ذوبان آثار اصلیہ کے ساتھ شمار ہونیکے قابل اور وہ جو پہلی قسم میں ہیں ضمنی وتابع اور اپنی اپنی صورتوں کے لازم ملازم ہونیکے باعث صلاحیت میں اُنسے جدا کوئی حکم نہ پیدا کرینگے اُمثلہ لین وذوبان لین وذوبان انحلال گرہ ہیں جو شی نفاذ یا تکلس یا ترمد کی صالح ہوگی ضرور اُس لین یا ذوبان کی بھی صالح ہوگی جو اُنکے ضمن میں آتا ہے اور جو شی لین وذوبان انحلال کی صالح ہوگی ضرور اُن تین میں سے کسی کی صلاحیت رکھیگی انھیں مستقل لحاظ کرنیکی کوئی وجہ نہیں حاصل فقیر نے اپنے اس دعوی کی کہ لین وذوبان آثار میں گنیں گے تو اُنسے یہی لین وذوبان قسم دوم مراد ہونگے جنکو لین وذوبان منعقد کہیے کہ گرہ نہ کھلنے میں پیدا ہوئے نہ قسم اول والے جو لین وذوبان انحلال تھے کہ گرہ کھلنے میں حادث ہوئے کلام علما میں تصدیق پائی وللہ الحمد یہ اقسام واحکام جسطرح قلب فقیر پر فیض قدیر عزجلالہ سے فائض ہوئے لکھکر مقاصد ومواقف اور اُنکی شروح کا مطالعہ کیا اور اپنے بیان میں ذکر دوران اُنھیں سے لیکر بڑھایا والفضل للمتقدم اُنکی مراجعت نے ظاہر کیا کہ قاضی عضد وعلامہ تفتازانی وعلامہ سید شریف رحمہم اللہ تعالی اگرچہ احکام اقسام میں مسلک فقیر سے جدا چلے مگر لین وذوبان قسم دوم ہی میں رکھے اور یہی ہمیں مقصود تھا اُن اکابر اور اس فقیر کے بیان میں فرق یہ ہے کہ فقیر نے قسم اول میں تین حکم رکھے نفاذ تکلس ترمد اور قسم دوم میں چار صعود کل یعنی عدم قرار اور سخونت ولین وذوبان اُنھوں نے بالاتفاق قسم اول میں صرف تفریق رکھی اور قسم دوم میں مواقف وشرح نے لیے یہی چار کہ فقیر نے ذکر کیے مگر صعود کل میں نفاد رکھا جسے فقیر نے قسم اول میں ذکر کیا اور دوران کو سیلان ہی میں لائے جسطرح فقیر نے اُنکے اتباع سے کیا اور شرح مقاصد نے اس قسم میں پانچ حکم لیے چار اس طور پر کہ مواقف میں تھے مگر اُنھوں نے لین وسیلان کو دو مختلف قسموں کے احکام رکھا اور انھوں نے دونوں کو ایک قسم کے دو حکم لیا اور دوران کو سیلان یعنی ذوبان سے جدا پانچواں حکم قرار دیا مواقف وشرح میں ہے (الحرارۃ فیہا قوۃ مصعدۃ) ای محرکۃ الی فوق لانہا تحدث فی محلہا الخفۃ المقتضیۃ لذلک (فاذا اثرت فی جسم مرکب من اجزاء مختلفۃ باللطافۃ والکثافۃ ینفعل اللطیف منہ اسرع فیتبادر الی الصعود الالطف فالالطف دون الکثیف فیلزم منہ تفریق المختلفات ثم الاجزاء) بعد تفرقہا (تجتمع بالطبع) الی ما یجانسہا لان طبائعہا تقتضی الحرکۃ الی امکنتہا الطبعیۃ والانضمام الی اصولہا الکلیۃ (فان الجنسیۃ علۃ الضم) کما اشتہر فی الالسنۃ (ہذا اذا لم یکن الالتئام بین بسائط) ذلک (المرکب شدیدا اما اذا اشتد الالتحام وقوی الترکیب فالنار لا تفرقہا فان کانت الاجزاء اللطیفۃ والکثیفۃ متقاربۃ) فی الکمیۃ (کما فی الذہب افادتہ الحرارۃ سیلانا) وذوبانا (وکلما حاول الخفیف صعودا منعہ الثقیل فحدث تجاذب فیحدث

عــہ: مبادا ذوبان اسکا اثر ہو وہ بھی ... [illegible]

م: ... تحفۃ المادۃ ... فالنظر فی اقسامہ ... المادۃ ... الاجزاء [illegible]

م: ... علی القاضی البیضاوی [illegible]

م: ... مطالع الانظار ... [illegible]

م: غفرلہ [illegible]

م: ... لین وذوبان ... اصلیہ ... [illegible]

م: سبب ... اللغات [illegible]

م: سبب ... النار [illegible]

دوران وان غلب اللطيف جدا فيصعد ويستصحب الكثيف لقلته كالنوشادر) فانه اذا اثرت فيه الحرارة صعد بالكلية (اولا) يغلب اللطيف بل الكثيف لكن لا يكون غالبا جدا (فتفيده) الحرارة تليينا كما فی الحديد وان غلب الكثيف جدا لم يتأثر بالحرارة فلا يذوب ولا يلين (كالطلق) فانه يحتاج فی تليينه الى حيل يتولاها اصحاب الاكسير من الاستعانة بما يزيده اشتعالا كالكبريت والزرنيخ ولذلك قيل من حل الطلق استغنى عن الخلق شرح مقاصد مين ہے الخاصة الاولية للحرارة احداث الخفة والميل المصعد ثم يترتب على ذلك باختلاف القوابل اثار مختلفة من الجمع والتفريق والتبخير وغير ذلك وتحقيقه ان ما يتأثر عن الحرارة ان كان بسيطا استحال اولا فی الكيف ثم افضى به ذلك الى انقلاب الجوهر وان كان مركبا فان لم يشتد التحام بسائطه ولا خفاء فی ان الالطف اقبل للصعود لزم تفريق الاجزاء المختلفة وتبعه انضمام كل الى ما يشاكله بمقتضى الطبيعة وهو معنى جمع المتشاكلات وان اشتد فان كان اللطيف والكثيف قريبين من الاعتدال حدث من الحرارة القوية حركة دورية لانه كلما مال اللطيف الى التصعد جذبه الكثيف الى الانحدار والا فان كان الغالب هو اللطيف يصعد بالكلية كالنوشادر وان كان هو الكثيف فان لم يكن غالبا جدا حدث تسييل كما فی الرصاص او تليين كما فی الحديد وان كان غالبا جدا كما فی الطلق حدث مجرد سخونة واحتيج فی تليينه الى الاستعانة باعمال اخر بہان دو اختلاف باہم دونوں کتابوں مین ہوئے اُنھوں نے قسم دوم یعنی شدید الاستحکام کی چار نوعیں کین (۱) معتدل جسمین اجزائے لطیفہ وکثیفہ تقریباً برابر ہوں (۲) لطیف بالغلبہ جسمین اجزائے لطیفہ بہت غالب ہوں (۳) کثیف متقارب جسمین اجزائے کثیفہ غالب ہوں مگر نہ بشدت (۴) کثیف متفاحش جسمین کثیفہ بشدت غالب ہوں یہانتک متفق ہیں مگر مواقف نے معتدل کا حکم سیلان رکھا اور دوران کو اُسکا تابع کیا اور کثیف متقارب کا حکم صرف لین رکھا اور شرح مقاصد نے معتدل کا حکم فقط دوران لیا اور کثیف متقارب مین کہین سیلان کہین لین لیا

اقول صحیح یہ ہے کہ دوران نہین مگر ایک حالت سیلان جیسا کہ مواقف نے کیا اور سیلان نوع اول سے ہرگز خاص نہین سوم مین بھی یقیناً ہی جیسا شرح مقاصد نے کہا۔ اور لین اگر بمعنے صلاحیت نرمی لیا جائے تو دونوں کو عام اور اگر بایں معنے ہو کہ صرف نار بلا حیلہ اس سے زیادہ عمل نہ کرے تو بیشک صرف نوع سوم سے خاص جیسا دونوں نے کیا بلکہ اُسکے بھی بعض افراد سے جیسا شرح مقاصد نے کہا اور ہاں اختلاف بیان فقیر کو ان بیانات اکابر سے ہوئے (۱) فقیر نے قسم اول یعنی ضعیف الترکیب مین تین حکم رکھے نفاذ تکلس ترمّد اُنھوں نے صرف ایک حکم لیا تفرق یہ کوئی

https://www.facebook.com/darahlesunnat

اختلاف نہیں کہ تینوں حکم اُسی تفریق کی شکلیں ہیں (۲) فقیر [ف ۲۶۸۵] نے نفاد قسم اول میں رکھا اور وہ بیشک اُس میں ہے [ف]
جسے کبریت شاہد اور کبریت کا ضعیف الترکیب ہونا خود انھیں کتب سے ظاہر شرح مواقف میں مباحث مشرقیہ امام
رازی سے ہے الاجسام المعدنیۃ اما قویۃ الترکیب ح امّا ان یکون منطرقا وھو الاجساد السبعۃ او غیر
منطرق اما الغایۃ رطوبتہ کالزیبق اولغایۃ یبوستہ کالیاقوت ونظائرہ واما ضعیفۃ الترکیب فاما ان
تنحل بالرطوبۃ وھو الذی یکون ملحی الجوھر کالزاج والنوشادر والشب اولا تنحل وھو الذی یکون
دھنی الترکیب کالکبریت والزرنیخ شرح مقاصد میں ہے الذائب المشتعل ھو الجسم الذی فیہ رطوبۃ
دھنیۃ مع یبوسۃ غیر مستحکم المزاج ولذٰلک تقوی النار علی تفریق رطبہ عن یابسہ وھو الاشتعال
وذٰلک کالکبریت والزرنیخ اُنھوں نے قسم دوم میں صعود بالکلیہ رکھا اور وہ فی نفسہ حق تھا وہ وہی ہے کہ بیان
فقیر میں عدم قرار علی النار سے تعبیر اور سیماب سے ممثل ہوا مگر ان اکابر [ف] نے نوشادر سے ممثل کیا جس سے ظاہر کہ صورت
نفاد بھی اسی میں لیتے ہیں کہ نوشادر میں یہی واقع ہے **اقول** [ف] **اولاً** استحکام ترکیب کے منافی کہ جب گرہ نہ کھلے گی جسم نفاذ
نہ پائیگا **ثانیاً** [ف] نوشادر ہرگز قوی الترکیب نہیں پھر اُسے اس قسم میں شمار فرمانا صریح سہو ہے اُسکا ضعیف الترکیب ہونا
ابھی شرح مواقف سے بحوالہ امام رازی گزرا۔ اہل فن تصریح کرتے ہیں کہ وہ چار [ف] معدنیات غیر کامل الصورۃ سے ہے کہ
زاجات واملاح ونوشادرات وشبوب ہیں تذکرہ داؤد میں زیر شب ہے قال اھل التحقیق المولدات التی لم تکمل
صورھا من المعدنیات اربعۃ اشیاء شبوب واملاح ونوشادرات وزاجات (۳) فقیر [ف ۲۶۸۶] نے اس
قسم دوم کی تین قسمیں کیں (۱) شدید الاستحکام متفاحش رطب یہ سیماب ہے اور اُنکی انواع اربعہ سے نوع دوم لطیف
بالغلبہ (۲) متفاحش یابس جیسے یاقوت وغیرہ یہ اُنکی انواع سے نوع چہارم ہے (۳) شدید الاستحکام متقارب یہ اُنکی
نوع اول وسوم میں اور [ف] یونہی چاہیے تھا کہ اقسام بحسب احکام ہیں مواقف نے سیلان معتدل سے خاص جانا
اور لین کثیف متقارب ہے اور شرح مقاصد نے دوران معتدل سے خاص جانا اور سیلان ولین کثیف متقارب ہے لہذا
انھیں دو جدا قسمیں کرنی ہوئیں اور [ف] حق یہ کہ یہ تخصیصات [ف ۲۶۸۷] نہیں لہذا فقیر نے انکو ایک ہی نوع کیا ہاں اگر ثابت ہو کہ
بعض چیزیں صرف نرم ہوتی ہیں بہتیں نہیں تو البتہ لین وذوبان کے لیے دو نوعیں کرنی ہونگی مگر وہ ثابت نہیں
(۴) فقیر [ف ۲۶۸۸] نے اول کا حکم عدم قرار علی النار رکھا اُنھوں نے صعود کل کہا دوم کا اُنکی طرح سخونت سوم میں لین [ف] ذوبان
ودوران جمع کیے یہ مقاصد کے یوں موافق ہوا کہ اُسکی وہ دونوں نوعیں اسی میں آگئیں اور یوں مخالف کہ دوران کو
سیلان ہی کی فرع ٹھہرایا نہ کہ حکم مستقل اور مواقف کے یوں موافق ہوا کہ دوران وسیلان جدا حکم نہ ٹھہرائے

اور یوں مخالف کہ انھوں نے اس میں صرف لین رکھا (۵) دونوں کتابوں نے اجزائے خفیفہ وثقیلہ کے تجاذب کو علت دوران رکھا اور فقیر غفرلہ نے اسی کو نفس سیلان کی علت رکھا تھا اور اُنکے مطالعہ کے بعد دوران بڑھایا اُسکی علت میں ایسیر تکافی تو تین کو اضافہ کیا متامل پر روشن کہ یہی اظہر و ازہر ہے اور باقی احکام میں صحت بحمد اللہ تعالی احکام فقیر کیطرف اوپر بیان ہو چکی وللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ ﴿ والصلوٰۃ والسلام علی المولی الکریم والہ وصحبہ وذوبہ ﴿ بحمدہ تعالی ہمارے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ انطباع بالنار اور وہ لین وذوبان کہ آثار نار میں شمار ہوتے ہیں خود ہی صرف منطرقات میں ہوتے ہیں نہ یہ کہ ہوتے اور میں بھی ہیں اور ہمنے منطرقات کی تخصیص کر لی

(نکتہ رابعہ) بحمدہ عزوجل ہمارے بیان سے روشن ہوا کہ ان اجسام میں باعتبار آثار نار جسم کی کچھ حالتیں ہیں تین ضعیف الترکیب میں نفاد تکلس ترمد تین قوی الترکیب میں امتناع لین وذوبان **اقول**[۲۹۳] ان میں امتناع تو ظاہر ہے کہ طبیعت ارضیہ کے کچھ منافی نہیں بلکہ اُسکا مشہور خاصہ ہے یونہی تکلس بھی کہ اُس جسم میں ہوتا ہے جس میں اجزائے ارضیہ بکثرت اور رطوبات بہت کم ہیں اور اعتبار غالب ہی کا ہے تو وہ جنس ارض ہی سے ہے خانیہ وظہیریہ وخزانۃ المفتین وحلیہ وجامع الرموز ومراقی الفلاح ودرمختار وہندیہ میں ہے التراب اذا خالطہ مالیس من اجزاء الارض یعتبر فیہ الغلبۃ اھ ونظم الدرر لو الغلبۃ لتراب جاز والا لا خانیۃ ومنہ علم حکم التساوی اسی طرح نفاد بھی منافی نہیں کہ یہاں نفاد یا اخفا بایں معنے نہیں کہ شی صفحہ ہستی سے معدوم ہو جائے بلکہ استحالہ جیسے پانی بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے فنا ہو گیا یعنی برتن خالی کر گیا اب اسمیں کچھ نہ رہا یا پانی پانی نہ رہا بخارات ہو گیا اور معلوم ہے کہ استحالہ چاروں عنصروں پر وارد ہوتا ہے خواہ بلاواسطہ جیسے مجاور کیطرف کہ اجزائے ارضیہ پانی ہو جائیں پانی ہوا ہوا آگ یا بالعکس یا ایک واسطہ سے جیسے ارضیہ ہوا ہوائیہ آگ اور بالعکس پہلے میں پانی کی وساطت دوسرے میں ہوا کی یا دو واسطہ سے جیسے ارضیہ آگ یا بالعکس بوساطت آب وہوا تو صورتیں بارہ ہیں کما فی شروح المقاصد والمواقف والتجرید للتفتازانی والسید والقوشجی ہر عنصر کے لیے تین جن میں ارض بھی داخل بلکہ اجزائے ارضیہ بلاواسطہ بھی آگ ہو جاتے ہیں وھو قضیۃ ما فی المواقف وغیرھا ینقلب کل الی الاٰخر بعضھا بلاواسطۃ وھو کل عنصر یشارک اٰخر فی کیفیۃ ویخالفہ فی کیفیۃ اھ فان الارض مع النار کذلک ابن سینا نے اشارات میں یبوست نار پر دلیل قائم کی کہ انھا اذا احمت وفارقھا سخونتھا تکون منھا اجسام صلبۃ ارضیۃ یقذف فیھا السحاب الصاعق اور یہ مشاہدہ ہے چند سال ہوئے ضلع علیگڈھ میں ایک صاعقہ گرنا مسموع ہوا والعیاذ باللہ تعالی جس میں سخت کڑک تھی سرد ہونے پر دیکھا تو لوہا تھا جب آگ بلاواسطہ خاک ہو جاتی ہے خاک بلاواسطہ آگ کیوں نہ ہوگی لاجرم حسین میبذی نے کہا صرحوا ان النار القویۃ تحیل

https://www.facebook.com/darahlesunnat

الاجزاء الارضية نار ایوں بلا واسطہ آٹھ استحالے ہوئے زمین برودت جاکر آگ یبوست جاکر پانی پانی رطوبت جاکر زمین برودت جاکر ہوا ہوا حرارت جاکر پانی رطوبت جاکر آگ آگ یبوست جاکر ہوا ہوا حرارت جاکر زمین۔ فلاسفہ بیچ کے چھ مانتے ہیں اول وآخر کے دو نہ ماننا تحکم ہے تو یہ ارض کے لیے چوتھی صورت ہوئی کہ ابتداءً آگ ہو جائے ہاں نہ رطوبات کثیرہ جز ارض ہوتی ہیں جن پر تردّد موقوف نہ دہنیت ماسکہ جسپر لین وذوبان تو چھ میں یہی تین منافی ارضیت ہوئے **وبعبارة اخری** ان میں آثار نار پانچ ہیں کہ یا کل جسم صاعد ہو جائیگا جو ہر دو قسم کی پہلی صورت کو شامل یا بعض قلیل یا بعض کثیر یا اصلا نہیں اور متحجر رہیگا کہ ضرب مطرقہ سے بکھر جائے یا منطبع کہ اسکی ضرب سے متفرق نہ ہو اور بڑھے پھیلے اول منافی ارضیت نہیں کہ اجزاء ارضیہ آگ ہو کر سب صاعد ہو جائیں گے نہ دوم کہ بعض قلیل کا اشتمال ارضیت سے خارج نہیں کرتا نہ چہارم کہ یہ خود شانِ ارض ہے ہاں سوم وپنجم کہ تردّد وانطباع ہیں منافی ارض ہیں ولہذا علمائے کرام نے یہی اوصاف لیے جنکے ثبوت سے جنس ارض کا انتفا ہوا اور انتفا سے ثبوت ہو فللّٰہ درّہم ما ادق نظرہم اور یہیں سے ظاہر ہوا کہ تردّد جو منافی ارضیت ہے یہی بمعنے اوسط ہے نہ بمعنے اول شامل تکلیس کہ جنس ارض میں بھی حاصل یونہیں احتراق کہ منافی ارضیت ہے یہی بمعنے تردّد ہے ورنہ بمعنی سوخت وتکلس نفاد خود ارض میں موجود کذالک ینبغی التحقیق ۞ وللّٰہ الحمد علی حسن التوفیق ۞ وافضل صلاۃ واکمل سلام علی النبی الرفیق ۞ واٰلہ وصحبہ اساطین الدین وارکان التصدیق ۞ **(حل اشکالات وتطبیق عبارات)** بحمدہ تعالٰی ہمارے ان بیانات سے الفاظ خمسہ کے معانی مقصودہ اور انکی نسبتیں ظاہر ہوگئیں کہ احتراق بعین تردّد ہے اور تردّد بمعنے اوسط اور لین وانطباع وذوبان سب کا حاصل انطراق صلاحیتِ لین وانطباع متلازم فی الوجود ہیں اور ان کے مشتق متساوی فی الصدق اور صلوح ذوبان بھی ظاہر ان دونوں کا لازم وملزوم اور انکا اُس سے مطلقاً عموم بھی ایک احتمال غیر معلوم۔ اب بارہ عبارات اعنی باستثنائے دو مشتبہین اول مورد ایراد اور دوم باطل ہے سب کا حاصل دو دو صفتوں کا اعتبار ہوا تردد وانطراق پانچوں وصف انھیں دو کی طرف راجع ہوگئے اور بفضلہ تعالٰی اتنے فائدے ظاہر ہوئے (۱) انطباع کی لین سے تفسیر کہ در رہنے کی صحیح اور تفسیر بالمساوی ہے (۲) تقطیع ولین سے اُسکی تفسیر کرنے نے کی اُسکے خلاف نہیں صرف اصل مفہوم انطباع یعنی قابلیت عمل کا اُس میں اظہار فرما دیا ہے ونعما فعل (۳) یلین وینطبع خواہ ینطبع و یلین ہر ایک میں ایضاح کے لیے جمع متساوین ہے اُن میں نہ اتحاد مصداق باطل نہ جمع میں ایہام غلط نہ کوئی لغویت نہ تفسیر بالاخفٰی (۴) اظہر تساوی انطباع وذوبان ہے تو بدستور یذوب وینطبع خواہ ینطبع ویذوب ایک ہی بات ہے اور اجتماع مثل جمع ولین وانطباع البتہ اگر عموم انطباع ثابت ہو تو عبارات نہم ودہم ویازدہم نیز عبارات شمس الائمہ

اشکالوں کا ازالہ اور عبارتوں میں تطبیق کر دکھانا

وظہیریہ وخانیہ وخزانۃ المفتین میں جمع ذوبان وانطباع یا ذوبان ولین ضرور موہم غلط ہوگا کہ اب جنسیت ارض وجود ذوبان پر موقوف رہیگی حالانکہ مجرد انطباع سے حاصل لاجرم واو بمعنی اَو لینا ہوگا اور ذکر ذوبان ضائع۔ آن اکابر سے اسکا صدور ہمارے اُس استظہار کی صحت پر دلیل ہے کہ ذوبان بھی ملازم انطباع ہے (۵)[۲۷۰۲] عبارت ششم میں ایک طرف اضافۂ انطباع دوسری طرف ترک کا حاصل ایک ہی ایضاحاً بڑھایا اور ایجازاً کم کیا (۶)[۲۷۰۳] یوہیں عبارت سیزدہم میں ترک ذکر لین (۷)[۲۷۰۴] ینطبع ویلین میں نفع ایضاح مراد ہے کہ لفظ انطباع قلیل السماع اور یلین وینطبع میں ازاحت وہم ہے کہ توہم لین بمعنے عام کا اندفاع (۸)[۲۷۰۵] یوہیں ذوبان وانطباع کی تقدیم وتاخیر میں (۹)[۲۷۰۶] عبارت یازدہم میں خوبی یہ رہیگی کہ قسم دوم میں نامے کے دونوں اثر اصلی لے لیے اگرچہ ذکر لین کافی تھا (۱۰)[۲۷۰۷] سوم وچہارم وچاردہم میں نفع ایجاز ہے کہ لزومات ثلثۂ انطراق سے صرف ایک لیا کہ دلالت علی المقصود میں بس تھا باقیوں کا مسلک ایضاح کے لیے اطناب (۱۱)[۲۷۰۸] عبارت عنایہ میں برخلاف کُل اَو مسامحت ہے یا الف زیادت ناسخ یا اَو تخییر فی التعبیر کے لیے یعنی ینطبع کہو یا یلین حاصل ایک ہی ہے (۱۲)[۲۷۰۹] غرر میں بعد وھو لفظ ما بڑھنا چاہیے اور دُرر میں پہلا اَو گھٹنا کہ وہ جنس کی تفسیر ہوجائے اور یہ غیر جنس کا بیان واللہ تعالٰی اعلم (**نقوض جمع کا دفع**) (۱۳)[۲۷۱۰] کبریت وزرنیخ منطرق نہیں تو منطبع کہاں (۱۴)[۲۷۱۱] یہاں ترمد بمعنی اوسط ہے اور رماد حجر بمعنی اول لاجرم قول درمختار الارماد حجر پر ملا طحطاوی نے فرمایا کالجص[ط] علامہ شامی نے فرمایا الجص والکلس یوہیں حجر ترکستان ونورہ مرداسنگ معدنی (۱۵)[۲۷۱۲] یہاں مراد لین انطراق ہے اور وہ نہ جص وکلس میں نہ کبریت وزرنیخ میں (۱۶)[۲۷۱۳] یوہیں کبریت وزرنیخ میں ذوبان انحلال ہے نہ ذوبان تعقد وانطراق کہ یہاں مراد (۱۷)[۲۷۱۴] ان میں اور جص وحجر فتیلہ وسنگ بحیرہ وحجر خزامی اور ریل کے کوئلے اعراض محترقہ میں احتراق ہو تو ترمد نہیں جو یہاں مراد (**نقوض منع کا دفع**) **اقول**[۲۷۱۵] بحمد اللہ تعالٰی وہ بہت سہل ہے ہر تعریف میں جنس ملحوظ ہوتی ہے علمائے کرام نے بوجہ وضوح ونیز تصریحات باب یہاں اُسکا ذکر مطوی فرمایا جیسا کہ اکثر انکی عادات کریمہ سے معہود ہے لہذا انظارِ ظاہر میں نقوض نظر آتے ہیں اور حقیقۃً کچھ نہیں وہ جنس جسم ثقیل یابس الاصل بے مائیت یا قلیل المائیۃ ہے اس سے (۱) پانی عرق عطر مار الجبن شیر بہتا گھی تیل گاز اور انکے امثال کا خروج ظاہر (۲) یوہیں شکر کا قوام جما ہوا گھی وہ کیچڑ جسمیں پانی غالب ہے اولا پا الاکل کا برف (۳) یوہیں پارے کا مغلوب المائیۃ ہونا ظاہر گویا وہ پانی ہے کہ پورا جما بھی نہیں (۴) سانبھر پانی سے بنتی ہے (۵) یوہیں ہر قسم زاج آنولہ الاسرار میں ابن سینا سے ہے الزاجات جواھر تقبل الحل وقد کانت سیالۃ فانعقدت (۶) اگر زاج بمعنی شب یعنی پھٹکری لو تو وہ بھی مائیت منعقدہ سے ہے (۷) رال اندر کا فور دونوں گوند ہیں اور گوند درخت کی رطوبت کہ جم جاتی ہے (۸) رماد بمعنی دوم وسوم ہر اُس جسم کے

[۲۷۱۶] اقول فی بیان ان الجص مع ... الجص نفسہ ... وسماہ وذکرہ ایضا الکلس ... علیہ جمع الشامی بینہما والجواب ... فما یطلق الجص

علی الکلس یحرزنا ہی کالحلیۃ عن النصاب الحجارۃ حتی صار جصا جاز وعلیہ الفتوی فالکلس ... تفسیر ۱۲ منہ غفرلہ

https://www.facebook.com/darahlesunnat

جلے ہوئے اجسام ہیں جو اجزائے کثیرہ رطبہ پر مشتمل تھا تو بحمدہ تعالٰی سب جنس سے خارج لہذا جنسِ ارض سے خارج تو جنس ارض کی تعریف میں اصح وانفع وجامع ومانع **عبارت پانزدہم عبارت رضویہ** ہے وہ ثقیل یابس الاصل کثیر المائیۃ ہو نہ آگ سے منطرق۔ عدم ترمد خود جنس میں آگیا کما علمت تو اصح تعریفات تعریف جلابی تھی اگر کل جزء منہ کی جگہ یہ جنس ہوتی ھکذا ینبغی التحقیق واللّٰہ سبحٰنہ ولی التوفیق ٭ وصلی اللّٰہ تعالٰی علی السید الکریم الرحیم الرفیق ٭ واٰلہ وصحبہ ھداۃ الطریق ٭ اٰمین **تنبیہ نبیہ** یہ ہے وہ کہ بتوفیق لطیف عبدِ ضعیف پر ظاہر ہوا جس نے کلمات ملتئم کردیے اور احکام منتظم اور نقوض منعدم مگر یہاں ایک **شبہہ قویہ** ہے متعدد اکابر نے منطبع کی مثال میں زجاج لکھا بدائع پھر ہندیہ اور تحفہ پھر ایضاح میں ہے مایحترق کالحطب اوینطبع ویلین کالحدید والزجاجۃ اسی کے مانند شرح مسکین میں ہے کافی میں ہے لا بما ینطبع ویلین اویحترق کالنقدین والرصاص والزجاج ونحو الحنطۃ والملح والرماد ملیہ میں ہے مالا یحترق کالحطب ولایلین ولاینطبع کالزجاج درمختار میں ہے لامنطبع کفضۃ وزجاج اور ظاہر ہے کہ زجاج منطرق نہیں اسکا انطباع یوہیں ہے کہ آگ سے پگھلتا اور سانچے میں ڈھلتا اور ٹھنڈا ہوکر صورت پر قائم رہتا ہے تو ثابت ہوا کہ اُنکے نزدیک یہی لین وذوبان بالنار کہ قبول صورت کے لیے مہیا کریں انطباع بالنار میں خواہ قیامِ صورت خود اُس شے کے اپنے ذاتی وصف سے ہو جیسے سونے چاندی میں بصورتِ لین مجرد یا بردو زوال اثر نار سے جیسے اُن میں بصورت ذوبان۔ اور عبارتیں اب بھی ملتئم ہو جائیں گی اگرچہ بتکلف لین سے خاص وہ مراد ہے کہ انطباع کے قابل کرے خواہ بذاتِ خود یا ذوبان تک بڑھکر یوہیں ذوبان سے اور ظاہر جو آگ سے ایسا نرم ہوسکیگا ایسا ذائب بھی ہوسکے گا تو صلاحیت لین مزید وذوبان مذکور متلازم ہوئیں اور یہی صلاحیت انطباع بالنار سے مقصود تو لین یا ذوبان یا انطباع جو کچھ کہا جائے مِل ایک ہے اور تخالفِ عبارات صرف تخالف تعبیر۔ ہاں فقط عبارت حلیہ اب بھی محلِ نظر رہے گی اور کہہ سکتے ہیں کہ اُس میں لین سے لین مجرد موجب انطباع مراد اور عطف عطف خاص علی العام اور فقہائے کرام اُس میں حرف **اَو** جائز رکھتے ہیں ردالمحتار صدر نکاح میں زیرِ قول شارح فاسقین اومحدودین ہے ذکر الاخص بعد الاعم واقع فی افصح الکلام علی انھم صرحوا انہ اذا قوبل الخاص بالعام یراد بہ ماعدا الخاص لکن فی المغنی ان عطف الخاص علی العام مما تفردت بہ الواو وحتی لکن الفقھاء یتسامحون فی عطفہ باو وقلت وصرح بعضھم بجوازہ بثم وباو کما فی حدیث من کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا اوامرأۃ ینکحھا **اقول اَوّلاً** ان تکلفات سے عبارات تو ملتئم ہوگئیں ورنہ صریح رد موجود تھا کہ ساتوں عبارات پیشین میں لین کہکر زجاج سے مثال دی ہے اور انطباع زجاج لین سے نہیں بلکہ ذوبان سے ہے

ایک قوی شبہہ اور اسکا ازالہ

۱؎ یعنی ثقیل سے نار علیحدہ ہوگئی کہ طالب مستقر ہو اور نہ پانی اور صاف صاف تو یعنی اصل پانی تھا خارج ہوا اور دونوں سے بھاگ کر طالب مرکز ۱۲

فائدہ: عطف الخاص علی العام بالواو وحتی بل وباو وثم یجوز

مگر احکام غلط ہو گئے کبریت و زرنیخ یقیناً ذائب بالنار اور بایں معنے منطبع بالنار ہیں تو اس طور پر لازم کہ جنسِ ارض سے نہ ہوں اور اُن سے تیمم ناجائز حالانکہ کبریت کے جنسِ ارض و صالح تیمم ہونے کی تصریح کتب معتمدہ مثل تبیین الحقائق و فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق و مراقی الفلاح و فتاوٰے عالمگیریہ و فتح اللہ المعین و طحطاوی علی الدر المختار وغیرہا میں ہے اور اصلاً کسی نے اُس میں اشارۂ خلاف بھی نہ کیا اور زرنیخ کا تواتر تو اُس عظمت شان سے ہے کہ اُسکے لئے مثال کسی میں نہیں خود محرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کتاب الاصل میں کہ کتب ظاہر الروایۃ سے ہے خود امام مذہب امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اُسپر نص فرمایا پھر قدوری و ہدایہ و ملتقی و کافی و صدر الشریعۃ و تبیین و فتح القدیر و حلیہ و غنیہ و درر و مسکین و برجندی و بحر و نہر و مراقی الفلاح و طحطاوی علی الدر و جلابی و نوازل امام فقیہ ابو اللیث و محیط و خانیہ و خلاصہ و خزانۃ المفتین و منیہ و سراجیہ و ہندیہ وغیرہا متون و شروح و فتاوٰی نے بلا اشعار نام خلاف اُسکا جواز بتایا کیا ایسے صریح نصوص جلیلہ علیہ متظافرہ متواترہ اس قابل ہو سکتے ہیں کہ کسی مثال کے مفہوم سے اُنکو رد کر دیا جائے حاشا یہ سب نصوص اسوقت میرے پیش نظر ہیں بیان تبرکاً صرف نص امام محرر المذہب اور کبریت میں فتح و تبیین و تبیین فتح قناعت کروں خلاصہ میں ہے فی الاصل قال ابو حنیفۃ و محمد رضی اللہ تعالٰی عنہما یجوز التیمم بجمیع ما کان من جنس الارض و من اجزائہا نحو التراب و الرمل و النورۃ و الزرنیخ و الجص و الحجر و المدر و الاثمد و الکحل و الطین الاحمر و الاصفر و المغرۃ و الحائط و المرداسنج و نحوہ امام فخر زیلعی نے فرمایا یتیمم بطاہر من جنس الارض کالتراب و الحجر و الکحل و الزرنیخ و النورۃ و الجص و الرمل و المغرۃ و الکبریت و الیاقوت و الزبرجد و الزمرذ و البلخش و الفیروزج و المرجان امام محقق علی الاطلاق نے فرمایا دخل الحجر و الجص و النورۃ و الکحل و الزرنیخ و المغرۃ و الکبریت الخ ثانیاً سب سے طرفہ یہ کہ مفاد مثال زجاج خود مثال زجاج سے منقوض یہ نقض ہمنے نقوض انطباع میں ذکر نہ کیا کہ اسی مقام کے لیے اُسکا ذخیرہ رکھنا مناسب تھا تحفہ و بدائع سے درمختار و ہندیہ تک آٹھوں کتابوں نے زجاج مطلق رکھا ہے کہ معدنی و مصنوع دونوں کو شامل اور اُسکا معدنی ضرور حجر ہے جامع عبد اللہ بن احمد اندلسی مالقی ابن بیطار میں ہے (زجاج) قال ارسطاطالیس منہ متحجر و منہ رمل و الزجاج الوان کثیرۃ فمنہ الابیض الشدید البیاض الذی لا ینکر من البلور و ھو خیر اجناس الزجاج و منہ الاحمر و الاصفر و الاخضر و الاسمانجونی و غیر ذلک و ھو حجر من الاحجار کالمائق الاحمق من الناس لانہ یمیل الی کل صبغ یصبغ بہ و الی کل لون یلون بہ انوار اسرار الآیات البینات کتاب المعدن میں ہے اما حجر الزجاج فانواع کثیرۃ فی معادن کثیرۃ فمنہ متحجر و منہ متزمل اسی میں ہے حجر الزجاج اذا لا صابتہ النار

https://www.facebook.com/darahlesunnat

ثم خرج الی الھواء من غیران یتدخن تکسرو لم ینتفع بہ تحفۂ تنکابنی میں ہے ارسطو بلور را از جنس معدنی ام

دانستہ و آئینۂ سنگ از جملہ معدنی و غیر بلور ست مخزن میں ہے (زجاج) دو نوع ست معدنی و مصنوع و معدن

آن اکثر جاست انچہ در تبریز از نواحی شیراز و غیر آنست سنگے ست تیرہ رنگ ریزہ الخ اور جو بتصریح متواتر عامہ کتب میں

علی الاطلاق بلا تخصیص جنس ارض سے ہے چھبیس کتابیں کہ زرنیخ میں مذکور ہوئیں وہ سب اور اُنکے علاوہ فتح

و اصلاح و نور الایضاح متون و در مختار و شلبیہ و مجتبٰی شروح و بزازیہ فتاوے وغیرہا زائد ہیں تو زجاج سے تیمم

جائز ہوا اور وہ جنس ارض سے ہے حالانکہ اس معنے پر قید انطباع اُسے خارج کر رہی ہے کہ وہ خود انکے اقرار سے

منطبع ہے تو جمع منقوض ہے اگر یہ کہیے زجاج میں ان علما کا اطلاق مقید یعنی زجاج مصنوع پر محمول ہے جو ریتے

اور کسی اور چیز غیر جنس ارض سے ملاکر بنایا جاتا ہے محققین شراح کا بیان اسپر شاہد تبیین میں محیط سے ہے اذا خالطہ

شیئ اٰخر لیس من جنس الارض لایجوز کالزجاج المتخذ من الرمل وشیئ اٰخر لیس من جنس الارض

فتح القدیر میں ہے خرجت الاشجار والزجاج المتخذ من الرمل وغیرہ بحر الرائق میں ہے لایجوز بالاشجار

والزجاج المتخذ من الرمل وغیرہ مجمع الانہر میں ہے لایجوز بالزجاج المتخذ من الرمل وشیئ اٰخر اسیطرح

ابو السعود ازہری میں ہے۔ عبارت در مختار کفضۃ وزجاج پر رد المحتار میں لکھا ای المتخذ من رمل وغیرہ

تھا تو جسے منطبع کہا وہ جنس ارض سے نہیں اور جو جنس ارض سے ہے اُسے منطبع نہ کہا **اقول** یہ اُسوقت بنے کہ

خود سنگ شیشۂ معدنی اس معنی پر منطبع نہ ہو حالانکہ وہ بھی یقیناً مثل مصنوع آگ سے گلتا پگھلتا ہوا سے ٹھنڈا ہوتا

سانچے میں ڈھلتا ہے پھر سفر کہ مصر جامع میں ارسطو سے متصل عبارت مذکورہ ہے وھو سریع التحلل مع حرالنار سریع

الرجوع مع الھواء البارد الی تحجرہ انوار الاسرار میں بعد عبارت سابقہ ہے وھو من الین الاحجار علی النار و

سریع الجفاف بعد التذویب اُسی میں ہے یستحیل مع حرالنار ویجمد سریعا مع برودۃ الھواء اب یہ

مثال غایت اشکال میں ہوگئی کہ خود اپنے نفس کی مبطل ہے تو اُس سے تقریر فقیر پر شبہہ کیا معنے خود اُسی پر شبہہ

شدیدہ کیا جائے وہ اگر خود متناقض نہ ہوتی تو اُن احکام مصرحۂ عامۂ متون و شروح و فتاوی منصوصۂ خود محرر المذہب

و امام اعظم مذہب کے مقابل مضمحل ہونی واجب تھی نہ کہ جب آپ ہی اپنا نقض ہے ہاں مسلک اُسکی تاویل ہے اگر

ممکن ہو اگرچہ بعید کہ تاویل بعید بھی تخطئۂ محض سے خیر و بہتر ہے **فاقول** وباللّٰہ التوفیق جملہ معدنیات کا تکون گندھک

اور پارے کے ازدواج سے ہے کبریت نر ہے کہ گرم ہے اور پارہ مادہ۔ انھیں کے اختلاف مقادیر و اصناف و اوصاف

و احوال سے مختلف معدنی چیزیں پیدا ہوتی ہیں جن میں سے بعض کو ہمارے ائمۂ کرام جنس ارض سے رکھتے ہیں

جیسے یاقوت زمرد زبرجد وغیرہا جواہر اور بعض کو نہیں جیسے ذہب فضہ وحدید وغیرہا معادن حالانکہ مادہ تکون سب کا ایک ہے تذکرۃ انطاکی میں ہے (معدن) مادتہ الزئبق والکبریت جید ین متساویین کالاکسیر اوزاد الکبریت مع القوۃ الصابغۃ کما فی الذہب اوضدہ مع عدمہا کما فی الفضۃ (الی ان قال) فان حفظت المادۃ بحیث یذوب فالمنطرقات والا فالغلزات علی وزان الاول کالیاقوت والثانی کبعض الزمرد الی اخرہ اولم تحفظ صورا ولم تثبت معاصیۃ للتحلیل فالشبوب الاملاح اُسی میں ہے (یاقوت) ہو اشرف انواع الجمادات وکلہا تطلبہ فی التکوین کالذہب فی المنطرقات فیمنع لعارض واصل الزئبق ویسمی الماء والکبریت ویسمی الشعاع مذہب مشہور ومنصور ومعتمد جمہور یہ ہے انکی معیار وہی ضابطہ تردد وانطباع ہے وبس۔ اور بعض اکابر نے اُسے یوں لیا کہ جو کچھ اجزائے ارض سے ہے جبتک زمین میں ہے اُس سے مطلقاً تیمم روا ہے حتی کہ سونا چاندی جبتک اپنی کان میں ہے کہ اُسوقت تک یہ جنس ارض سے ہے جب زمین سے نکالکر گلایا پگھلایا اجزائے ارضیہ سے صاف کیا اب غیر شیئ ہوئی اور اُس سے تیمم ناروا تبیین الحقائق میں ہے وفی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان یجوز بالکیزان والحباب ویجوز بالذہب والفضۃ والحدید والنحاس وما اشبہہا مادامت علی الارض ولم یصنع منہا شیئ وبعد السبک لایجوز شرح وقایہ میں ہے اما الذہب والفضۃ فلا یجوز بہما اذا کانا مسبوکین وان کانا غیر مسبوکین مختلطین بالتراب یجوز شرح الکنز علامہ عینی پھر شرح سید ازہری پھر طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے قبل السبک یصح التیمم ما داما فی المعدن وکذا الحدید والنحاس لانہما من جنس الارض علامہ ط نے فرمایا ذکرہ السید واطلاق المصنف کغیرہ یفید المنع مطلقا لوجود الضابط فتاوٰی ظہیریہ پھر خزانۃ المفتین میں ہے مالیس من جوہر الارض او کان من جوہر الارض الا انہ خلص عن جوہرہ بالاذابۃ والاحراق فانہ لایجوز بہ التیمم فالذہب والفضۃ والنحاس والحدید وما اشبہ ذلک یجوز بہ التیمم مادام فی الارض ولم یصنع منہ شیئ فاذا صنع منہ شیئ لم یجز بہ التیمم اذا لم یکن علیہ غبار تو حاصل یہ ہوا کہ آگ سے لین واحتراق دو ہیں ایک متقدم کہ معنی معدن سے نکالتے وقت اجزائے ارضیہ سے اپنی جدائی میں اُنکا محتاج ہو انکے نزدیک یہ مطلقاً اُسے جنس ارض سے خارج کردیتے ہیں اگرچہ یہ لین مورث انطباع وانطراق ہو نہ احتراق تا حد ترمّد دوسرا متأخر کہ اجزائے ارضیہ سے جدا وصاف ہونیکے بعد اُس شے کی حالت دیکھی جائے یہاں اگر احتراق بحد ترمّد یا لین موجب انطراق کا صالح ہے تو جنس ارض سے نہیں ورنہ ہے۔ جو چیز بہ ہیئت قطعے کان سے نکلے کہ صاف کرنے میں جلانے گلانے کی محتاج نہ ہو اُس میں وہ قاعدہ معیار جاری ہوگا یاقوت وبلور سے تیمم جائز ہوگا

https://www.facebook.com/darahlesunnat

اور لوہے سے نہیں اور جو ریزہ ریزہ نکلے کہ گلا جلا کر صاف کی جائے اُس سے بعد صفا وہ مطلقاً نا جائز نہیں گے
زجاج اسی قبیل سے ہے کہ وہ ریزہ ریزہ ہی معدن میں ملتا اور آگ پر گلا کر صاف کیا جاتا ہے ارسطو نے جو اُسکی ایک قسم کو
منجمد کہا اس بنا پر تھا کہ وہ بلور کو بھی نوع زجاج مانتا ہے اُسکے کلام میں عبارات مذکورہ کے بعد ہے والبلور جنس من
الزجاج غیر انہ یصاب فی معدنہ مجتمع الجسم ویصاب الزجاج مفترق الجسم فیجمع کما ذکرنا
بحجر المغنیسا اھ یشیر الی قولہ منہ ما ہو رمل فاذا اوقد علیہ النار والقی معہ حجر المغنیسا جمع جسمہ
اسیطرح انوار الاسرار میں ہے مخزن سے گزرا سنگِ ست ریزہ ولہٰذا ان علما نے لین وانطباع دو لفظ کہے لین متقدم
کے لیے اور اُسکی مثال میں زجاج ہے اور انطباع متاخر کے لیے اُسکے مثال میں حدید وغیرہ ہیں آخر نہ دیکھا کہ امام جلیل نسفی
نے احتراق کی مثالوں میں رماد بھی ذکر فرمائی او وہ ہرگز قابل احتراق نہیں لا جرم اُسکے لیے احتراق متقدم
مراد ہے کہ جلنے سے حاصل ہوئی یونہیں زجاج کے لیے لین اور اُسپر شاہد عدل امام طاہر کا خلاصہ میں کلام ہے کہ زجاج کو
اسی لین متقدم میں گنا فرماتے ہیں لو تیمّم علی الذھب والفضۃ او الشبہ او النحاس او الرصاص او الدقیق
او الزجاج او الحنطۃ او الشعیر مما لیس من جوھر الارض او من جوھرھا الا انہ خلص من جوھرھا بالاذابۃ
والاحراق لا یجوز التیمّم بالاتفاق اھ فقولہ لیس من جوھر الارض للدقیق والحنطۃ والشعیر وقولہ
او من جوھرھا الخ للبواقی یوں اُن عبارات کی توجیہ ہو جائیگی او معنے انطباع پر کہ ہمنے تحقیق کیے غبار نہ آئیگا نہ زیخ
وکبریت کے احکام منصوصہ پر نقض وارد ہوگا او اب عبارت عنایہ بھی بن جائیگی کہ تردید باعتبار تقدم وتاخر ہے تو یہ سب
عبارات متحد ہو گئیں باقی کثیر و وافر عبارات جن میں مثال زجاج نہیں اُس نفیس وجیہ توجیہ سے موجّہ ہیں جو سابق گزری
جس سے وہ مذہب جمہور مشہور و منصور پر ماشی ہیں مگر عبارت عنایہ کہ اُسکا آفواسی توجیہ لاحق پر بنے گا ان دو توجیہوں
سے تمام عبارات موجّہ ہو گئیں الا قول الدر منطبع کزجاج فلم اجد لہ طبا ونسبتہ وحمل الی السھو اسھل
من نسبۃ سائر الکبراء الیہ ھذا ما عندی فان کان عند غیری احسن منہ فلیبدہ بامعان + فان
المقصود اتباع الحق حیث کان + واللّٰہ المستعان + وعلیہ التکلان + والصلٰوۃ والسلام الاتمان الاکملان +
علی سید الانس والجان + وآلہ وصحبہ کل حین وآن + والحمد للّٰہ رب العٰلمین + **مقام دوم**
اُن بعض اشیا کا شمار جنسے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے مذہب میں تیمم جائز ہے انہیں دو قسم کریں منصوصات
جنکی تصریح کتابوں میں اسوقت پیشِ نظر ہے مزیدات کہ فقیر نے اضافہ کیں وکان حقا علی افرازھا کیلا یساق المعقول
مساق المنقول **منصوصات** نقلِ عبارات میں طول وتکرار ہے لہٰذا صرف شمار اسمائے بعض کتب پر قناعت کریں

مقام دوم ان اشیا کا شمار جن سے تیمم جائز ہے

خصہ بالذکر لان محمداً خلافاً فرقاً ما لا یلتزق بالید ولا بی یوسف فی الجمیع عنہ

التراب منہ

غفرلہ

فصل ۱۳۵ تنبیہ

https://www.facebook.com/darahlesunnat

مگر خلافیات یا خفیات کہ اُن میں تکثیر اسما مناسب خاک[1] کہ اصل الاصول ہے اصل لحر المذہب متون عامہ پھر اگر منبت یعنی قابل نبات ہو تو اُس سے جواز تیمم پر اجماع اُمت اقول[٢٤٢٧] تو مستحب یہ ہے کہ اُسکے ملتے اور کسی چیز سے تیمم نہ کرے فان الخروج عن الخلاف مستحب بالاجماع ہمارے نزدیک خاکِ شور بھی جسمیں کوئی چیز اُگنے کی صلاحیت نہ ہو خلاصہ خزانہ بزازیہ مراقی الفلاح ریتا[2] اصل متون عامہ خلافا لابی یوسف فی قولہ الاخر[3] تمر عن ٣٣ کتابا گرچھان دُھلا بے غبار ہو خانیہ خلاصہ مراقی در کثیر باریک[4] پسا ہو یا سالم نوازل خانیہ خلاصہ بزازیہ خزانۃ المفتین[5] ہندیہ وغیرہا وقبلہ الشلبیۃ عن المجتبی بالمد فوق اقول[٢٤٢٨] مشی علی قول محمد من لزوم ان یلتزق بالید شیئ ومذہب الامام الاطلاق غبار[6] متون وعامہ اقول[٢٤٢٩] جبکہ ناپاک خاک سے اُٹھا ہو اگرچہ نجاست کا اثر زائل ہو جانے سے زمانے کے لیے پاک ہو گئی ہو نہ کسی تر چیز ناپاک پر گرا ہو نہ ناپاک خشک چیز پر گر کر اُسے تری پہنچی ہو اگرچہ پھر وہ تری خشک بھی ہو جائے وقد تقدم بعضہ ناپاک خشک چیز پر گرا ہوا غبار جبکہ اُسے تری نہ پہنچے تقدم فی الدرس السالفۃ عن الحلیۃ والنہایۃ والہندیۃ ومثلہ فی الفتح ترزمین[8] پر جسپر چھڑکاؤ ہوا کما یأتی مقبرے[9] کی زمین جبکہ اُسکی نجاست مظنون نہ ہو لو تیمم بتراب المقبرۃ ان غلب علی ظنہ نجاستہ لایجوز والا یجوز کما فی السراج ط علی المراقی گرد باد[10] بگولا اس سے تیمم کے دو طریقے اوپر گزرے خلاصہ بزازیہ جلی[11] ہوئی زمین قدمر ویاتی نمکزار[12] زمین جسمیں سے نمک نکلتا ہو اگرچہ خفیف تر بھی ہو جبکہ وہ نمک مٹی سے بنا ہو ویاتی پیلی[13] مٹی اصل نوازل خلاصہ خزانہ ہندیہ سرخ[14] مٹی ہی والبدائع والخانیہ گیرو[15] ھی الا البدائع تبیین فتح بحر نہر اقول[٢٤٣٠] وہ سرخ مٹی کا غیر ہے فقد عدہما مغرزین قال فی الخانیۃ یجوز التیمم بالمغرۃ والکحل والطین الاحمر اھ وفی الخلاصۃ یجوز بالطین الاحمر والاصفر والمغرۃ اھ ومثلہ فی غیرہما اما قول القاموس المغرۃ طین احمر فاقول[٢٤٣١] لم یقل الطین الاحمر وہم اذا عرفوا انکروا واذا انکروا عرفوا کالی[16] مٹی سپید[17] مٹی بدائع ہندیہ سبز[18] مٹی لوا اول خزانہ تتارخانیہ ہندیہ طفل[19] مصری طحطاویہ جس سے مصر میں کپڑے رنگتے ہیں تاج العروس ڈھیلا[20] اصل نوازل خلاصہ خزانہ منیہ گل ارمنی[21] گل مختوم[22] غنیہ گوندے[23] کی دیوار اصل خلاصہ جوہرۃ نوازل خزانہ ڈھیلوں[24] کی دیوار محیط خانیہ منیہ کچی اینٹ[25] کی دیوار غنیہ مٹی[26] سے لسی ہوئی در مختار کچی اینٹ[27] فتح حلیہ بحر شلبیہ زاہدی گارا[28] کیچڑ[29] جس میں مٹی غالب ہو اور پانی مغلوب اسکی تفصیل مقام چہارم میں آئیگی ان شاء اللہ تعالی جلی[30] ہوئی خاک مختارات النوازل نصاب حلیہ مٹی[31] کے آبخورے مٹکے محیط خانیہ منیہ خزانہ کونڈے رکابیاں وغیرہا ہر ظرف گلی جسپر روغن نہ ہو فتح شلبیہ ازہری در مختار نہر جنس کی رنگت

اقول[٢٤٣٢] والعجب ان الانطاکی فی التذکرۃ نسب عم خلط الدم الی جالینوس والتنکابنی فی التحفۃ الیہ ذکرہ ابن البیطار

اصل اللغۃ اذا عرفوا انکروا واذا انکروا عرفوا

https://www.facebook.com/darahlesunnat

خزانۃ المفتاوی حلیہ بحر ط وہ ظروف گلی رنگین جن پر جنس ارض ہی مثلاً گیرو یا ملتانی وغیرہ کی رنگت ہو یجوز باوان من طین غیر مدھونۃ دراومدھونۃ بصبغ من جنس الارض کالطفل والمغرۃ ط سبز چکنی چکنی صاف مٹی کے پیالے تشتریاں یجوز بالغضارۃ منیہ ... بین اللازب الحر الاخضر حلیہ غنیہ عن القاموس والمراد مایعمل منہ کالسکارج غنیہ وفی المغرب الغضارۃ القصعۃ الکبیرۃ حلیہ جبکہ اُپر رنگ کی قلعی نہ ہو غنیہ نہ کسی اور غیر جنس ارض کی قلعی یا رنگ حلیہ وقد ذکرہ قبل ھذا استظہارا **اقول** وھو محل الجزم قلعی دار ظرف گلی کا وہ رُخ جس طرف قلعی نہیں خانیہ خلاصہ غنیہ **اقول** وکانت عبارۃ المنیۃ لایجوز بغضارۃ مطلی بالآنک بطن الغضارۃ وظہرہا سواء اھ قد توھم المنع مطلقا اذا طلی بہ وجہہا فاولہا فی الغنیۃ بما فی الخانیۃ ای سواء فی المنع بالمطلی والجواز بغیرہ اما عبارۃ البزازیۃ اذا طلی وجہہا بالصبغ لایجوز بہ التیمم وان لم یطل جاز اھ فالکنایۃ لوجہہا عالمگیری ھو الصحیح مختارات النوازل حلیہ **اقول** سالم ہو یا پسی ہوئی وقیدہ فی الخزانۃ عن النوازل وفی الجوھرۃ عن الخجندی بالمدقوق **اقول** ومثلہ مثل ما مر من الحجر المدقوق ولفظ النوازل ثم الخزانۃ یجوز بالآجر المدقوق والخزف المدقوق والسبخۃ والحجر الذی علیہ غبار اولم یکن بان کان مغسولا او املس مدقوقا او غیر مدقوق اھ **اقول** ھذا مشی فی سطر واحد علی قولین مختلفین وای فرق بین الخزف والآجر فیقید الجواز بہما بالدق وبین الحجر فلا فان قلت بل المعنی ولو مدقوقا **اقول** انما یترقی الی ما فیہ خفاء او خلاف فان حق الوصلیۃ ان یکون الحکم فیما قبلہا اظہر منہ فیما بعدہا ولا اقول ان یکون ما قبلہا احق بالحکم مما بعدہا کما قالوا وانہ غیر مطرد فلو ارید ھذا لقیل ولو غیر مدقوق لان خلاف محمد فیہ پکی اینٹ ویاتی **اقول** وتقییدہ بالمدقوق کما مر عن الخزانۃ عن النوازل ومثلہ فی الجوھرۃ عن الخجندی مر ما فیہ وقد قال فی الکافی ولو غیر مدقوق روڑا کتل کنکر ٹھیکری بجری یجوز بدقاق الآجر مختارات النوازل حلیہ سرخی باریک کُٹی ہوئی پکی اینٹ وھو ما مر آنفا عن النوازل وغیرہا کنکری پتھر کے ریزے کہ زمین پر ہوتے ہیں عربی حصا نوازل محیط خانیہ خزانہ خجندی جوھرہ اگرچہ باریک ریزے ریگ میں ملے ہوئے لم یخرج ای من الصعید ما یصعد علی وجہہا من دقاق الحصی حلیہ درزی کی بٹیا جس سے وہ کپڑے کو کوٹ کر سلائی دباتا ہے لو تیمم بفہر الخیاط عندہما یجوز وعن ابی یوسف روایتان خلاصہ **اقول** یوم ازل الاخلف

عن محمد مع ان الجواز ھی الروایة النادرة عنه والمشھورة کما فی الحلیة وغیرھا شرط التصاق جزء منه بالید وقال
فی وجیز الکردری نھر الخیاط وھو حجر یداس به الثیاب ان لم یصبغ یجوز عندھما بناء علی عدم اشتراط الالتصاق
اھ **اقول** [1247] والضمیر فی عندھما للشیخین رضی اللہ تعالٰی عنھما کما یفھم من سباقه ویشھد له البناء المذکور
فقد مشی علی روایة الجواز عن ابی یوسف ونسب المشھورة عن محمد الیه خلافا لما فی الخلاصة۔ گچ [47]۔ چونے کا
پتھر جسے پھونک کر چونا بناتے ہیں۔ کما سیأتی اصل قدوری ھدایه ملتقی وکثیر۔ گچ [48] کی ہوئی دیوار در مختار کلس [49]
چونا رد المحتار جاز وعلیه الفتوی نصاب حلیه **اقول** یعنی وہ کہ سنگ گچ یا سنگ مرمر کوئی پتھر پھونک کر بنا
پتھر کی راکھ [50] **اقول** یعنی چونا کہ گزر گیا یا کھنگر [51] کہ اسکا غیر اور اُس سے سخت تر ہے یا کوئی پتھر پھونک کر پیس لیا جائے یا نرم
پتھر پیس کر پھونکا جائے یہ سب صورتیں پتھر کی راکھ ہیں اور سب سے تیمم جائز والمسألة مرت عن الحلیة وخزانة الفتاوی و
جامع الرموز والدر روش وط علی الدر والمراقی نورہ [52] بال اُڑانے کا نسخہ ہرتال چونا ملا ہوا اصل
قدوری ھدایه ملتقی کافی تبیین فتح بحر نھر مسکین مراقی نوازل خانیه خلاصه
خزانه سراجیه منیه ھندیه ط والنورة طلاء مرکب من اخلاط یزال به
الشعر نتائج شلبیه **اقول** [1248] وربما تطلق علی نفس الکلس کما فی التذکرة
وغیرھا وھذا اولی لجدة الافادة وقد مر عن البرجندی فھمه عن زاد الفقھاء ان
التیمم بالنورة لا یجوز لانه مما یترمد **اقول** [1249] ھی من رماد حجر لا انھا
تترمد وقد علمت الجواب یاقوت [53] زمرد [54] زبرجد [55] فیروزہ [56] تبیین فتح حلیه بحر نھر ھندیه ازھری ط وزعم
بعض الناس ان الزمرد والزبرجد واحد **اقول** [1250] ویردہ عدھم کلا علی حدة وقد قال فی التذکرة
عند ذکر انواع الزمرد قیل ان منه نوعا یسمی الصابونی یضرب الی البیاض وفولس یقول انه من
الزبرجد اھ نعم فی الجامع عن ارسطو الزمرد والزبرجد حجران یقع علیھما اسمان وھما فی الجنس واحد اھ
واتحاد الجنس لا یمنع اختلاف النوع او الصنف کاللعل والیاقوت الرمانی والنیلم والبسراق بلخش [57]
یتیمم بالبلخش قاله الثمانیة المذکورون **اقول** [1251] کتب لغت حتی کہ قاموس محیط میں اس لفظ کا پتا نہیں
نہ تاج العروس نے اُس سے استدراک کیا نہ جامع ابن بیطار و تذکرہ انطاکی و تحفہ و مخزن میں اسکا ذکر عجب یہ کہ کتاب
مغرب میں بھی اُس سے غفلت کی حالانکہ وہ فقہ حنفی کا لغت ہے اور یہ لفظ کتب فقہ حنفیہ میں موجود پھر میں نے تاج العروس میں
زیر لفظ بدخشان دیکھا کہ اُسکی کان بدخشان میں بتائی اذ قال فی المستدرك بعد باذشر بدخشان ویقال بذخش

ولا یبدل ... اقول ... واحد ... عن ارسطو ... والزمرد ... انه والزمرد ... بلفظ ... کما قال ... فقال ... انما ... التاویل ... وبان اما اقول ... القاموس من الزمرد ... الزبرجد ... فقد قال ... التاج وقال التیفاشی ... وفی کتاب الاحجار ... قال الفارابی ان ... الزبرجد نوع ... الزمرد ولیس ... کذلك بل الزبرجد ... نوع آخر من الجواھر ... وقال ابن ساعد ... او نصار ... معدن ... الزمرد وقال شیخنا ... وھذا نص فی المغایرة

حسن لنعم

قال وقد ... الزمرد ... اشد خضرة من ... الزبرجد اھ واللہ ... تعالٰی اعلم بخلقه ... یخلق ما یشاء ... ویختار ... غفرله

[1] معرب ... علی العلامة البرجندی ... [2] ... علی ... البعض ... علی ... المطرزی

بلدۃ فی اعلی طخارستان والعامۃ یسمونہا بلخشان فی جبالہا معادن البلخش واللازورد وحجر الفتیلۃ
اس سے مظنون ہوتا ہے کہ لعل کو کہتے ہوں کہ نسبت بدخشان سے لعل ہی مشہور ہے مگر انوار الاسرار میں اسکا تذکرہ نظر آیا
اُس میں لکھا البلخش حجر بناحیۃ المشرق فی معادن الذھب لونہ لون الیاقوت الاحمر وھو اشف من الیاقوت
اس میں اتنی بات کہ سرخ رنگ ہے اور یاقوت سے زیادہ شفاف لعل پر صادق ہے مگر سونے کی کان میں پیدا ہونا ظاہرا اسکے
خلاف ہے واللہ تعالٰی اعلم عقیق الثمانیۃ الا التبیین خانیۃ خلاصہ خزانہ غنیہ مراقی مرجان یعنی مونگا علی ما فی عامۃ
الکتب ویأتی شرحہ اصل قد وری ھدایہ ملتقی والعامۃ اقول[٢٧٥٣] مگر پسے ہوئے سے بے ضرورت منع ہے
اگر چہرے پر دھبا دے لانہ من المثلۃ کما یأتی فی الطین اثمد یعنی اصفہانی سرمہ سیاہ و سرخ ہوتا ہے حدیث میں اسکی
تعریف فرمائی اصل نوازل خانیہ خلاصہ خزانہ کبریت گندھک مر عن ثمانیۃ کتب زرنیخ ہرتال مر عن ستۃ
وعشرین کتابا زرد و نوکثیر الوجود ہے نیز سرخ حلیہ غنیہ سپید حلیہ سیاہ غنیہ مردار سنگ معدنی ویأتی توتیا
نوازل خزانہ اقول[٢٧٥٤] یعنی معدنی پتھر اگر ملے نہ جست کہ سونے چاندی تانبے کیطرح اجساد سبعہ میں کا ایک ہے
کما یأتی اگرچہ تحفہ و مخزن میں ناواقفانہ اُسے معدنی توتیا کہا معدنی شیشہ لاہوری نمک جسے سیندھا اور سنگ اندرانی
کہتے ہیں ویأتیان انشاء اللہ تعالٰی وہ نمک کہ مٹی سے بنا ہو اقول[٢٧٥٥] دلت علیہ مسألتا السبخۃ وجواز
التیمم بہا اذا کان ملحہا من تراب کما سیأتی اذ لولم یجز بہ وھو علی وجہہ لہ یجز بہا المطلی بانک ومصبوغ
بغیر الجنس خاک جس میں اس سے کم راکھ ملی ہو جوھرہ فتح بحر و تقدم عن ثمانیۃ اخر فی النکات یونہی اگر آٹا
مل گیا اور خاک زائد ہے جوھرہ سونا کپڑا آدمی جانور جس چیز پر مٹی یا ایسا غبار ہو کہ ہاتھ پھیرے سے انگلیوں کا نشان
بن جائے فتح بحر در کثیر وفی التبیین یجوز بالنقع سواء کان الغبار علی ثوبہ او علی ظہر حیوان مزید آیا
خاک شفا مسجد کی دیوار مسجد کا کچا خواہ پکا فرش زمین جسپر شبنم پڑی ہے سخت زمین جسپر مینھ برس کر پانی نکل گیا
وھما فی معنی ما یأتی من ارض رش علیہا الماء و بقی نداہ گھڑا جسکے اندر پانی بھرا اوپر سے بھیگا ہوا کھریا مٹی ملتانی
مٹی اور وہ پیلی مٹی کی غیر ہے جسکے بوسے پیسے بیسے بکتے ہیں اُن میں وہی فرق ہے جو گیرو اور سرخ مٹی میں گل سرشوی
سر دھونے کی مٹی سفید مائل بزردی خوشبو ہوتی ہے گل شیرازی وطین فارسی کہلاتی ہے گل خوردنی خالص سوندھی
مٹی خوشبو خوش ذائقہ جسے طین خراسانی کہتے ہیں بعض حاملہ عورتیں اور پست طبیعت لوگ اُسے کھاتے ہیں طبا
مضر اور شرعا حرام ہے مگر تیمم جائز جبکہ اور دوائیں ملا کر اُسے مغلوب نہ کر دیا ہو خالص سے ہماری یہی مراد ہے
ہندول پھوڑی مٹی کہ چکنی کے مقابل ہے لس نہیں رکھتی جلد بکھر جاتی ہے کاٹھیاواڑ میں ستنکر کی مٹی کہ سونے کی

https://www.facebook.com/darahlesunnat

مثل ہوتی ہے چونٹے کی بھٹ تنور کا پیٹ دیلہ کی لونی ندی کنارے کا گیلا ریتا بالو۔ بھاٹھکا ریتا سراب کہ دُور سے پانی نظر آتا ہے سیک رواں کہ پانی کی طرح بہتا ہو دیکھیں کا ملا جسپر لک لیوا جھا ہو اگرچہ آنچ کھاچکا درختوں کا تہ جسپر اُپلے نے مٹی چڑھادی خشک ہونے پر تیمم کیا جائے سانپ کی بانبی کھنگر مٹی ہے کہ متحجر ہوجاتی ہو معدنی چیزوں کی طرح زمین کے اندر سے نکلتا ہو ٹھکرا بچا کی مٹی جبکہ سے بنے ہوں آنپر لید گوبر پیشاب وغیرہ نجاست نہ پڑی یا پڑی اور مینہ برسا کر پاک کر گیا یا دھو کر پاک کر لیے گئے بیر کہ ایک قسم کی نکین خاک ہو چینی کے برتن جبکہ اُن پر غیر جنس کا روغن نہ ہو۔ گندھک سے برتن پیالے وغیرہ مٹی کے کھلونے جن پر غیر جنس کی رنگت نہ ہو قلیل کے غلے اگرچہ اُن میں روئی وغیرہ کا خلط ہو جبکہ مٹی غالب ہو پتھر کی بجری کہ قدرتی پتھر دال کے برابر ہو سمنٹ ایک پتھر ہی پھنکا ہوا ہرو بھی دیواروں پر سرخ رنگت میں کام آتی ہو کھریا کھڑی اس سے دیوار پر سفید چمکدار چکنی قلعی ہوتی ہے اگرچہ تھوڑا دودھ بھی ملاتے ہیں مگر وہ قلیل ہے اور اعتبار غالب کا کما تقدم گٹی کہ عمارت کے کام کا چونا ہے کالا چونا یہ بھی کار عمارت میں آتا ہے اُسکو لا مغلوب کسا لکی اینٹ توڑ کر کالا چونا اور گٹی ملاتے ہیں صندلہ گٹی اور سرخی ملا کر قلعی کا سفیدہ جس سے دیوار پر سفیدی ہوتی ہے معدنی پتھر ہے عربی اسفیداج الجصاصین کہگل کی دیوار لان التبن قلیل مستہلک یو ہیں جس در و دیوار یا چھت پر صندلہ یا سمنٹ پھرا ہو جس در و دیوار پہ بالو تر ہو جنپر بادامی لاکھی سرخ سبز زرد دھانی آسمانی کشمی زنگاری خاکی فاختی پیازی فیروزی رنگتیں ہوں کہ اگرچہ سرخ میں شنجرف سبز میں مصنوع توتیا آم کی چھال بکائن کے پتے زرد میں کبھی ملتانی کے سوا ٹیسو کے پھول دھانی میں کبھی سبز گل کے سوا ہی توتیا چھال آسمانی میں کولا مصنوع لاجورد کشمی میں ببول کی چھال زنگاری میں سبز توتیا خاکی میں کولا فاختی میں لاجورد پیازی میں پیوڑی فیروزی میں توتیا وغیرہ وغیرہ اشیائے غیر کی آمیزش ہو مگر بہر صورت اصل گٹی ہو اُسکا حصہ کثیر و غالب اور انکا خلط اُس میں رنگت لانیکے لیے ہوتا ہو گچ قبر کہ وہاں طین نجاست نہیں سنگ مرمر سنگ موسی سنگ سپید سنگ سرخ چوکا گھرا سبز سنگ ستارہ سرخی مائل بہت چمکدار زرے نقطے نمایاں گئوڈنتی سپید سلیگوں جھلکدار اسکے نگینے بھی بنتے ہیں حجر الیہود مغناطیس سنگ سماق جسکے کھرل مشہور ہیں سلی کرند کسوٹی چقماق ریگ کاکو لاکہ پتھر ہے سنگبیر ترکستان کا وہ پتھر کہ لکڑی سا جلتا ہو شام شریف کا وہ پتھر کہ آگ میں ڈالے سے لپٹ دیتا ہے منقلبہ کا وہ پتھر کہ گرم پانی سے مشتعل ہوتا اور تیل سے بجھتا ہو حجر الفتیلہ جسکی بتی بنا کر جلاتے ہیں ان چاروں پتھروں کا بیان اوپر گزرا بلور معدنی پتھر ہے ولا ینافیہ ما مر من ظراز سطوانہ من انواع الزجاج المعدنی سنگ لاجورد زہر مہرہ و مہرہ مارکہ معدنی ہوں دریائی توتیا کہ پتھر ہے امین الدولہ نوشتہ کہ توتیا بھری نیز باشد و آن سنگے سفید مستے بہ شیر سنگریزہ است مخزن الماس یعنی ہیرا لعل نیلم پکھراج یشب گئو میدک چمکدار جواہر سے ہو زرد و سرخی مائل

https://www.facebook.com/darahlesunnat

نورتن میں داخل ۱۶۴ سنگ شجری درخت کی سی جھلک نظر آتی ہے زیور میں جڑا جاتا ہے ۱۶۵ سنگ سنہرا مشابہ پکھراج مگر اُس سے ہلکا
یہ بھی جڑائی میں کام آتا ہے ۱۶۶ بُسّد کہ مستقل پتھر ہے یا بیخ مرجان بہرحال قابل تیمم ہے ۱۶۷ دہنج یعنی دہنہ فرنگی جسے لوگ
دہن فرنگ بولتے ہیں ۱۶۸ عین الہر یعنی اسفنیا ۱۶۹ جزع یعنی مہرہ یمانی ۱۷۰ دانہ سلیمانی ۱۷۱ سنہر خاکی ۱۷۲ سنہری ہرتال۔ زرنیخ سات قسم
ہوتی ہے چار قسمیں علیحدہ سے گزریں تکمیل کے لیے ہم نے انہیں اضافہ کیا ورنہ اس طرح اقسام گنی جائیں تو شمار بہت
مثلاً کبریت بھی زرد سرخ ۱۷۳ سیاہ سفید زرد مائل بسبزی مائل بکبودی پھر رنگی متعدد اقسام کی ہوتی ہے اور جب علمانے
درزی کی شیا شمار فرمائی تو سِل ۱۷۴ بٹا ۱۷۵ مٹی کے بات ۱۷۶ تولنے کے باٹ کہ پتھر کے ہوں ۱۷۷ کھرل کیوں نہ معدود ہوں **اقول** مگر
یہاں ایک دقیقہ ہے جسکا ذکر کتب میں نظر سے نہ گزرا بعض پتھر پیدائشی یا اُن میں علامت پیدا کرنے سے ایک سمت میں ایسے
کھدرے ناہموار ہوتے ہیں کہ اُن پر کفِ دست کی ضرب سے ہتھیلی کی پوری سطح پتھر سے مس نہ کریگی اس صورت میں اگر اکثر کف کو
مس نہ ہوا تیمم صحیح نہ ہوگا لہٰذا اقبال وادبار جسکا ذکر حواشی میں گزرا یعنی ہاتھ جنس ارض پر ملنا آگے لیجانا پیچھے لانا کہ سنت تھا
یہاں فرض ہوگا کہ تمام کف یا کم از کم اکثر کو پتھر سے مس ہو جائے یہی حکم کنکریلی ناہموار زمین وغیرہ میں ملحوظ رہنا لازم ثم **اقول**
وہ حکم کہ ان شاء اللہ الکریم آگے آتا ہے کہ چہرہ و ہر دو دست کو اکثر کف سے مسح کرنا ضرور ہے یہاں اگر جنس ارض پر خود اکثر کف
ہی کا مسح ہوا تو لازم ہوگا کہ یہ اکثر تمام و کمال یا اسکا اتنا حصہ جس پر اکثر کف صادق آئے چہرہ و ہر دو دست سے مس کیے
ورنہ اگر اکثر کف سے مسح کیا اور وہ اُس حصے سے ملکر اکثر کف ہے جسنے جنس ارض سے مس کیا تھا تو تیمم نہ ہوگا ثم **اقول** وہ جو گزرا کہ کف دست
کیلیے جنس ارض پر ضرب ہی بس ہے انہیں دوبارہ مسح نہ کرے اُس حالت میں ہے کہ پورے کف دست کا جنس ارض سے مس ہوگیا ہو ورنہ اگر اکثر کا مس ہوا
اور اسی اکثر سے چہرہ و ہر دو دست کو مسح کیا تو یہ مسح اُنکے لیے کافی سہی خود کف دست کے جو بعض حصے باقی رہ گئے استیعاب ہوا تیمم نہ ہوا لہٰذا اس صورت
میں لازم ہے کہ ہتھیلیوں پر بھی ہاتھ پھیرے وھذا کلہ واضح ان شاء اللہ تعالٰی فاحفظ وتحفظ واللہ تعالٰی اعلم ابرک ۱۷۸ سنگ ابری بھی
حسب تجربہ اہل فن پتھر ہے تو ضرور کہ اُس سے بھی تیمم جائز ہو انوار الاسرار میں ہے حجر الطلق حجر براق مؤلف من ورقات الخ جامع ابن بیطار میں
محمد بن عبدون سے ہے (طلق) حجر براق یتحلل اذا دق الی طاقات صغار دقاق اُسمیں دیسقوریدس سے ہے الطلق حجر یکون بقبرس شبیہ
بالشب الیمانی یتشظی وتتفسخ شظایاہ فیما ویلقی ذلک علی الغشی فی النار یلتھب ویخرج وھو منعقد الا انہ لایحترق تذکرہ انطاکی
میں ہے ھو زیبق خالط اجزاء ارضیۃ تغلب علیھا الیبس فتلبد طبقا انعقد بالبرد مخزن میں ہے ماہیت آن جسمے معدنی ست متکون از
زیبق خالص کبریت قلیلے غالب بران ارضیت بیس گفتہ اند دو صنف میباشد یکی صفائحی و رق ورق میگردد دوم مانند سنگ جص بلکہ سنگ
گچ اسکی ایک قسم ہے جامع میں زکریا رازی کی کتاب علل المعادن سے ہے الطلق جنسان جنس یکون متصفحا یتکون من حجارۃ الجص ویکون فی
جزیرۃ قبرس اُسمیں غافقی سے ہے ھذا الجنس ھو الجبسین والطلق الاندلسی اسمیں اسحٰق بن عمران سے ہے الجبسین ھو الجص الجص ھو

الجبسین ھو حجر خوار ابیض واحمر ممتزج بینھما وھو من الابدان المجرحۃ الارضیۃ قالبھا کی نے کہا گچ حقیقۃً مٹی ہی برکسیں ذکر کہ یہ (جبسین) ھو الجص وفی ھو الحقیقۃ طلول بنضج وقیل انہ زیبق غلبتہ الاجزاء الترابیۃ فتحجر اور گچ سے جواز تیمم عامۂ کتب متون وشروح وفتاوے میں منصوص اور خود محرر مذہب نے اسپر نص فرمایا تو ابرک سے بھی جواز لازم واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم **مقامِ سوم** وہ بعض اشیاء جنسے ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے نزدیک تیمم صحیح نہیں۔ ظاہر ہے کہ اشیائے معدودہ کہ جنس ارض نہیں اُنکے سوا دنیا کی تمام چیزیں ہمارے ائمہ کے اجماع سے ناقابل تیمم ہیں تو اُنکا شمار نامقدور مگر ہم یہاں بدستور اُنکا ذکر کریں جنپر کتب میں نص اسوقت پیشِ نظر، عام ازیں کہ اُن میں کوئی محلِ خفا ہو یا نہ ہو جیسے علما نے نص فرمایا ہے کہ گھاس لکڑی مہندی برف سے تیمم باطل ہے اسپر بعض عوام کہیں گے علما نے ایسی چیزیں کیوں گنائیں ان سے تیمم نہ ہو سکنا ہر شخص جانتا ہے یہ اُنکی غلط فہمی ہے ہر شخص اگر جانتا بھی ہے تو یونہیں کہ علمائے کرام افادہ فرما گئے ورنہ کیا اپنے گھر سے جان لیتا **اقول** بلکہ یہ باب ہمارے لیے ظاہر ہیں ورنہ ان میں وہ خفا ہے کہ بعض ائمہ مجتہدین پر اُنکا ناقابل ہونا ظاہر نہ ہوا مقدمہ عشماویہ اور اُسکی شرح لاحمد بن ترکی المالکی میں ہے (فرائضہ اربعۃ) رابعھا (الصعید الطاھر وھو کل ما صعد علی وجہ الارض ای من جنسھا من ثلج او خضخاض او معدن غیر نقد وجوھر الا ان لایجد غیرھما) حاشیہ یوسف سفطی مالکی میں ہے قولہ من ثلج ومثلہ الماء الجامد والجلید وکذا یتیمم علی الملح ولو کان مصنوعا من حلفاء او من اراک وفی المعتمد انہ یجوز التیمم علی الخشب وعلی الزرع وعلی الحشیش بشروط ثلثۃ اذا لم یجد غیر ذلک وفی ضاق الوقت ولم یمکن قلعہ فمن کان علی شجرۃ او مرکب لم یجد ماء ولا ترابا فیتیمم علی الخشب ھذا ھو المعتمد پھر مزیدات لکھیں اور ان میں غالبًا محلِ خفا وشبہہ دافادہ تازہ کا لحاظ رکھیں وباللہ التوفیق **منصوصات** جما ہوا پانی جیسے کل کا برف اگرچہ سل کی سل ہو تبیین فتح بحر مجمع الانہر ھندیہ کپڑا تمد اخانیہ درخت تحفہ بدائع ایضاح ھندیہ فتح حلیہ بحر گھاس اربعتا اول والحلیۃ لکڑی بدائع حلیہ ھندیہ کھورا سراجیہ نباتات میوے غنیہ مہندی ظہیریہ خزانہ خزانۃ الفتاوی حلیہ وشمہ الاولان گیہوں محیط جواہر اخلاطی منیہ کافی خلاصہ ظہیریہ خزانہ جَو الاولان والخلاصہ ہر قسم کا غلہ الثلثۃ الاول آٹا الثلثۃ الاخیرۃ خزانۃ الفتاوی حلیہ جوہرہ بحر ستو خزانۃ الفتاوی حلیہ ظہیریہ خزانہ بجملہ اقسام طعام منیہ سونا چاندی ویاقیان لوہا خانیہ ظہیریہ خزانہ کافی منیہ تحفہ بدائع زاد الفقہا جلابی برجندی خزانۃ الفتاوی جامع الرموز حلیہ ایضاح ھندیہ رانگ سیسا الخمسۃ الاول خلاصہ سراجیہ اخلاطی مسکین تانبا بدائع خانیہ ظہیریہ خلاصہ خزانہ غنیہ ھندیہ حلیہ صفر کہ معدنی زرد تانبا پیتل کے مشابہ ہے آنچ سے سیاہ نہیں پڑتا السبعۃ الاول تحفہ ایضاح معادن

فتح بحر تنویر اس سے یہی سات جسم منطبع بالنار مراد ہیں جنکو اجساد سبعہ یا منطرقات۔ ہفت فلزات۔ سات دھات کہتے ہیں ان میں چھ یہی کہ گزرے صُفر تانبے ہی میں داخل ہوا اور ساتواں شَبَہ معدنی جسے خارصینی اور رُوح توتیا یا روئے توتیا کہتے ہیں یعنی جست۔ موتی خانیہ خلاصہ ظہیریہ خزانہ فتح خزانۃ الفتاوی جامع الرموز اگرچہ غبار سے پسے ہوئے ہوں محیط سرخسی بدائع مجمع الانہر درمختار ہندیہ **اقول** وما فی الشلبیۃ عن الدرایۃ لایجوز باللؤلؤ المدقوق فلیس بتقیید بل تنصیص بالاخفی لان ما کان من اجزاء الارض یجیزہ محمد ان کان مدقوقا والا فلا فاداں ھذا لایفیدہ الدق لما قال بعدہ لانہ یتولد من الحیوان ولیس من اجزاء الارض مرجان فتح منح در مختار ہندیہ یعنی چھوٹے موتی کہ انکو بھی مرجان کہتے ہیں مقدسی ش شا نہر نمک کہ پانی سے بنا ہو ویاگی مشک عنبر کافور ظہیریہ خزانہ ہندیہ خزانۃ الفتاوی حلیہ زعفران شک کہ ایک قسم خوشبو ہے الاولان تاج کسیس پھٹکری کے سوا اور جنس ہے کسیس کہ زرد ہے اور ہیرا کسیس سبز اور سیاہ کسیس اسی کے اقسام ہیں مرداسنگ مصنوع الاخیران جامع الرموز پارا درایہ شلبیہ مصنوع شیشہ کہ ریتے میں دوسری چیز ملاکر بناتے ہیں جیسے یہی محیط تبیین فتح بحر مجمع الانہر ش تقدم کلھا راکھ یعنی لکڑی وغیرہ غیر جنس ارض کی جسکی تحقیق گزری نمک زار زمین جسکا نمک پانی سے بنا ہو۔ وستأتی الثلثۃ ان شاء عزوجل نمک زار جسکا نمک مٹی سے ہو مگر اُسکے پانی میں ڈوبی ہوئی ہو ذکرہ الاسبیجابی فی شرح یجوز التیمم بالسبخۃ منیۃ بناء علی الغالب وھو عدم الغرق بالنز غنیۃ ظروف گلی کا وہ رُخ جسپر رانگ وغیرہ غیر جنس کی قلعی ہو جسپر غیر جنس کی رنگت ہو روغنی ظروف وقد تقدمت وہ ٹھیکری جسمیں دوائیں ڈالکر پکائی ہوں۔ وسیأتی ان شاء اللہ تعالی مفصلا مٹی جسمیں راکھ اور جسمیں آٹا برابر یا زائد ملے ہوں جوھرہ نیرہ کیچڑ جسپر پانی غالب ہو ناپاک زمین اگرچہ خشک ہونے سے اثر نجاست زائل ہوکر نماز کے لیے پاک مانی گئی ہو غبار کہ ناپاک زمین سے اُٹھا غبار کہ تر چیز ناپاک پر گرا اگرچہ پھر خشک ہوگیا غبار کہ خشک چیز ناپاک پر گرا اور اُسکو تری پہنچی درزی کی بٹیا نگین قبرستان کی مٹی جہاں نجاست کا ظن ہو وقد تقدم کلھا فی المقابلات **مزیدات** زمین یا پہاڑ جسپر دوب اُگی ہے جسپر برف جما ہوا ہے جسکا برف پگھل کر بہ رہا ہے جسپر مینھ برس رہا ہے جسپر مینھ برس کر کھل گیا مگر پانی جاری ہے پکا فرش یا دیوار جسپر کائی جمی ہے اور چھلنے کی دیوار جسپر دھرتا چڑھا ہے وہ زمین جسپر کسم کی لمبی پھیری ہے مٹی کا چراغ جسپر کا منھ چڑھی ہے گل حکمت کہ مرکب نسخہ ہے اور غیر جنس ارض کا حصہ زیادہ ہے رامپوری چینی کہ مٹی پر مسالا ہے ہاں جس سمت چینی نہ چڑھی ہو اُسمیں روا ہے تام چینی کہ ٹین یا مسالا ہے وہ قیمتی چینی یا مٹی کہ کھلونے جسپر غیر جنس کا روغن ہے وہ نورہ اور گل خوردنی اور ملیں کے ٹکلے جن میں غیر جنس مقدار میں کم نہیں پارے کا کشتہ راسے کا کشتہ سونے چاندی رانگ کسی دھات کا کشتہ شبہ مصنوع یعنی

https://www.facebook.com/darahlesunnat

بیتل۔ یہ معدنی نہیں تانبا اور جست ملا کر بناتے ہیں اسے صُفر سمجھنا غلط ہے۔ کانسا۔ ہفت جوش ساتوں دھات کا مجموعہ بھرت کحل جرمن سلور لکھی وغیرہ کسی غیر جنسِ ارض کا کولا شورہ نوشادر سہاگا پھٹکری زاج اخضر ہندی یعنی نیلا تھوتھا بورے عارسی کہربا جسکی تسبیح ہوتی ہے یہ پتھر نہیں گوند ہے تذکرہ ابن سینا صمغ کالسندروس۔ الغافقی رطوبۃ تقطر من ورق الدوم نقلھما ابن البیطار۔ الظاہر انہ صمغ الجوز او صمغ شجرۃ غیرہ انوار الاسرار سفیدہ[91] کاشغری کہ قلعی کا سپیدہ ہے یعنی رانگ اور جست سے بنتا اور دکھتی آنکھ میں بھرا جاتا ہے کاجل[92] کہ پارا جاتا ہے طباشیر[93] بانس کی رطوبت ہے کہ جم جاتی ہے سیندور[94] رانگ اور سفیدہ سے بنتا ہے شنجرف[95] مصری شنجرف[96] شامی شنجرف[97] مہوسان سب مصنوع چیزیں ہیں پارے اور گندھک سے مختلف ترکیبوں پر بناتے ہیں ہر ترکیب میں پارا غالب ہے شنجرف[98] ہندی اس میں دونوں مساوی بنائے جاتے ہیں بہرحال جنسِ ارض سے نہیں شنجرف[99] رمانی یہ سیماب و مس سوختہ سے بنتی ہے اسکے دونوں جز غیر جنس ہیں اسکے نسخے انوار الاسرار و جامع ابن بیطار و تذکرہ و تحفہ و مخزن وغیرہا میں ہیں اور معدنی کبریت احمر کی طرح عنقا قالہ فی التذکرۃ رہی شنجرف[100] رومی جسمیں پارا بارہ جز گندھک آٹھ ہرتال پانچ ہے اس میں اگرچہ جنسِ ارض غالب ہے مگر باہم طبخ سے امتزاج شدید ہو کر سخت محلِ نظر ہے جسکا بیان مقام چہارم ذکرِ خلط میں آتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ لہذا اسکا بھی ممنوعات ہی میں شمار رکھا واللہ تعالیٰ اعلم باحکامہ لوبان[101]۔ اگر[102] مولی کا نمک[103]۔ سجی[104] کہ ایک گھاس کا کھار ہے لیموں[105] کا ست نباتات[106] کے اڑائے ہوئے جوہر جلا کر نکالے ہوئے نمک کانچ[107] سیپ[108] گھونگھا[109] سنکھ[110]۔ خرمہرہ[111] سیپ[112] کا چونا[113] اور اسکا کھانا بھی حرام وہ لاجورد[114] توتیا[115] مہرہ مار[116] کہ مصنوع ہوں اور اکثر مصنوع ہی ملتے ہیں سنکھیا[117] مشہور زہر یہ بھی پتھر نہیں عدہ فی التذکرۃ من المولدات التی لم تکمل صورھا بعض نے کہا چاندی کا دھواں ہے قالہ فی المخزن وغیرہ وہ پتھر[118] کہ پہاڑی بکری۔ بند[119] ساہی[120] کے سر و جوف میں بنتے ہیں سنگ[121] ماہی پتھر چٹے کے سر میں کہ ایک مچھلی ہے گئوروچن[122] گائے کے بدن میں مار مہرہ[123] سانپ کے سر میں جیسے مَن کہتے ہیں سنگ[124] قمر جبال مغرب میں چٹانوں پر اوس گر کر جم جاتی ہے تیرہ رنگ جب چودھویں کا چاند چمکتا ہے خوب سفید براق ہو جاتی ہے اُسپر بھی تیمم جائز نہیں اور جس[125] چٹان پر وہ جمی ہوئی ہو اُسپر بھی نہیں سنگ[126] گردہ سنگِ[127] مثانہ یہ دونوں آدمی کے بدن میں بنتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ سنگ[128] بصری پتھر نہیں بلکہ سیسے کا دھواں ہے سنگِ[129] راسخ جلا ہوا تانبا سنگِ[130] سبوحہ یہ ایک قسم کے زیج میں سختی کے سبب سنگ کہلاتے ہیں۔ یہ تین[311] سو گیارہ چیزوں کا بیان ہے ۱۸۱ سے تیمم جائز جنمیں ۷۴ منصوص اور ۱۰۷ زیاداتِ فقیر اور ۱۳۰ سے ناجائز جن میں ۵۸ منصوص اور ۷۲ زیادات فقیر ایسا جامع بیان اس تحریر کے غیر میں نہ ملیگا بلکہ زیادات درکنار اتنے منصوصات کا استخراج بھی سہل نہ ہو سکے گا وللہ الحمد اولا واخرا۔ وبہ التوفیق باطنا وظاہرا۔ وصلی اللہ تعالٰی وسلم علی حبیبہ والہ وصحبہ متوافرا متکاثرا۔ آمین

https://www.facebook.com/darahlesunnat

مقام چہارم ذکر بعض خلافیات مع ترجیحات و توفیقات تتمیماً للافادات ارض ندیہ یعنی تر زمین۔ بدائع و خانیہ و خلاصہ و بزازیہ و خزانۃ المفتین و تواجیہ و درایہ و شلبیہ و جوہرہ و غنیہ و ہندیہ میں اُس سے جواز کی تصریح ہے وذکرہ ابن الشلبی عن الوکی عن الولوالجی عن الامام رضی اللہ تعالٰی عنہ ۲۹۴۵ **اقول** وانما خصہ بالذکر لتصویرہ بما اذا لم یتعلق بیدہ شیئ فیأتی فیہ خلاف الامام الثالث ایضا کالثانی رضی اللہ تعالٰی عنہم جمیعا ووقع فی شرح النقایۃ للبرجندی یجوز بالارض الندیۃ من غیر طین وھذا عند ابیحنیفۃ وعندھما لایجوز اھ ۲۹۴۶ **اقول** اولاً بنی علی الضعیف من عدم الجواز بالطین ویأتی ۲۹۴۷ **و ثانیاً** لاوجہ لخلاف محمد مطلقا فقد قال ملک العلماء فی البدائع لو تیمم بہ اجزاہ عند ابیحنیفۃ ومحمد لان الطین من اجزاء الارض ومافیہ من الماء مستھلک وھو یلتزق بالید فان خاف ذھاب الوقت تیمم وصلی عندھما وعلی قیاس قول ابی یوسف یصلی بغیر تیمم بالایماء ثم یعید اذا قدر علی الماء او التراب کالمحبوس فی المخرج اذا لم یجد ماء ولا ترابا نظیفا اھ نعم عنہ روایۃ اخری قال فی الحلیۃ بعد نقل مافی البدائع ماذکرہ عن محمد من جواز التیمم بالطین احدی الروایتین عنہ کما ھو ظاھر الخلاصۃ وقد صرح فی النہایۃ بان فی احدی الروایتین عن محمد لایجوز التیمم بالطین اھ ۲۹۴۸ **اقول** عبارۃ الخلاصۃ عن نص الامام محمد نفسہ فی المبسوط ھکذا وفی الاصل قال ابوحنیفۃ ومحمد یجوز التیمم بجمیع ماکان من جنس الارض ومن اجزائھا نحو التراب والرمل والنورۃ (وعد اشیاء الی ان قال) وقال ابو یوسف لایجوز الا بالتراب ثم عندنا لافرق فی الحجر علیہ غبار اولم یکن مغسولا او غیر مغسول مدقوقا او غیر مدقوق وقال محمد ان کان الحجر مدقوقا اوعلیہ غبار جاز التیمم والا فلا۔ وان تیمم بارض قد رش علیھا الماء وبقی علیھا ندوۃ جاز ولو کان فی طین طاھر لایتیمم بل یلطخ بعض ثیابہ اوجسدہ ویترکہ حتی یجف ثم یتیمم بہ ومع ھذا لو تیمم بالطین فھو علی الخلاف وقال الکرخی یجوز التیمم بالطین ولو تیمم بالحجر الاملس او المغسول یجوز عند ابی حنیفۃ وعند ابی یوسف لایجوز وعن محمد روایتان فی روایۃ یجوز ان کان علیہ غبار وفی روایۃ یجوز مطلقا وفی بالاجر یجوز عند ابیحنیفۃ وعن محمد روایتان وقول ابی یوسف متردد والخزف الجدید علی الاختلاف الا اذا استعمل فیہ شیئ من الادویۃ فحینئذ لایجوز ولو تیمم بارض نزت علی الاختلاف الذی ذکرنا فی الخزف وعلی ھذا الخلاف التیمم بالطین اھ فقد ذکر نص محمد فی ظاھر الروایۃ جواز التیمم بکل ماکان من جنس الارض واجزائھا وانہ مع الامام فیہ وان الخلاف لابی یوسف ثم اشار بمسألۃ الحجر المدقوق

مقام چہارم بعض اختلافی جزئیوں کی بحث

ان محمدا يشترط الالتزاق باليد ثم احال التيمم بالطين على الخلاف المذكور فنص على الجواز عند الطرفين لانه من جنس الارض واجزائها قطعا ولاشك انه يلتزق باليد فكان كلامه ككلام ملك العلماء سواء بسواء ثم افاد بمسألتي الحجر المغسول والآجر ان محمدا في رواية عنه يوافق الامام في عدم اشتراط التزاق شيئ باليد ثم احال مسألة الخزف على الاختلاف والظاهر ان المراد به الاختلاف المذكور في الآجر لذكره عقيبه و لاشتراك العلة فيهما انه لاينفصل منهما شيئ يلتزق باليد فافاد ان عن محمد في الخزف روايتين في رواية يجوز مطلقا وفاقا للامام الاعظم وفي اخرى لا الا اذا كان مدقوقا وعليه غبار كما ذكر في الحجر وهي الرواية المشهورة عنه ثم انه احال مسألتي الارض الندية والطين على الاختلاف المذكور في الخزف فقد يؤخذ منه ان عنه فيهما ايضا روايتين هذا معنى قول الحلية كما هو ظاهر الخلاصة ۲۹۴۹ اقول لكن الروايتين انما هما الجواز مطلقا والجواز بشرط الالتزاق اما[۱] عدم الجواز بالطين مطلقا في رواية عن محمد كما ذكر عن النهاية فليس ظاهر الخلاصة ولا متوهما[۲] منها ثم لاشك ان الطين يلتزق منه شيئ باليد كما افاده ملك العلماء فتتفق الروايتان على الجواز ولا يبقى محل لاستدراكه على البدائع بالخلاصة لعدم دلالتها على رواية اخرى ولا[۳] بالنهاية اذ لا ملتفت الى النوادر مع الظواهر وانما كان قصاراه ان يقول ماذكره عن محمد هو مذهبه ويروى عنه خلافه على ما في النهاية اذا عرفت هذا وقد استقر عرش التحقيق على ان الروايات الظاهرة عن محمد متفقة على جواز التيمم بالطين فقول[۴] البرجندي عندهما لا يجوز ليس كما ينبغي. هذا ثم قال في الحلية تيمم بارض قد رش عليها الماء وبقي لها نداوة جاز كذا في الفتاوى الخانية وغيرها وفي خزانة الفتاوى لو تيمم بالثرى ان كان الى الجفاف اقرب جاز وان كان الى البلل اقرب لايجوز اه ۲۹۵۱ اقول نفس البلل لايمنع التيمم كما علمت من تظافر المعتمدات عليه فكيف مايقرب منه فيجب حمل الجواز فيه على معنى الحل اي ان كان اقرب الى البلل بحيث يلطخ الوجه لايحل لما فيه من المثلة كما سيأتي (طين يعني كيچڑ[۱] بدائع و[۲] خلاصه و[۳] بزازيه و[۴] ايضاح كرماني و[۵] معراج الدرايه و[۶] شلبيه و[۷] سراجيه و[۸] ولوالجيه و[۹] ملتقى و[۱۰] بحر و[۱۱] نهر و[۱۲] هنديه ميں اس سے جواز تيمم كى تصريح ہے) وقد تقدم عبارات البدائع والخلاصة ومثل الخلاصة في البزازية وعن البدائع نقل في الهندية ولفظ ابن الشلبي عن الكاكي عن الكرماني ماذكر في الاصل انه يلطخ الثوب بالطين وييبسه بعد الجفاف اذا كان فيه طين ردغة هو قوله اما عند ابي حنيفة يجوز التيمم بالطين الرطب اذا لم يعلق منه شيئ اه ۲۹۵۲ اقول اي وان لم يعلق منه شيئ كما سيأتي في عبارة الامام الاجل الكرخي فيكون تصريحا بالخلاف لاجل خلاف محمد ليدل على الظاهر بالاولى او الجواز بمعنى الحل

تطفل ۱ علی الحلیة

تطفل ۲ علیها

حسن التقسيم

تطفل ۳ علیها

معروضة ۴ علی البرجندی

فیتعلق بما اذا لم یعلق ھذا عن المثلۃ وفی السراجیۃ لو تیمم بالطین یجوز ام وزعم البرجندی ان فی الخلاصۃ لا یجوز التیمم بالطین بل یلطخ بعض ثیابہ الخ **اقول** ۲۹۵۳ قدمنا نص الخلاصۃ ولیس فیہ لا یجوز بل لا یتیمم وقد قال متصلابہ ومع ھذا لو تیمم بالطین فھو علی الخلاف ای یجوز عند الطرفین خلافا لابی یوسف وقال فی اواخر الکلام وعلی ھذا الخلاف التیمم بالطین فمن العجب نسبۃ عدم الجواز الیہ یونہیں خانیہ وخلاصہ میں امام کرخی اور خانیہ میں امام شمس الائمہ حلوانی سے اُسکا جواز نقل کیا مگر امام خجندی عدم جواز کے قائل ہیں جوہرہ نیرہ میں ہی لولم یجد الا الطین یلطخ بہ طرف ثوبہ او غیرہ حتی یجف ثم یتیمم بہ وان لم یمکنہ قال فی الخجندی لا یصلی مالم یجد الماء او التراب الیابس وفی الکرخی یجوز بالطین الرطب وان لم یعلق بیدیہ والصحیح جواز التیمم بالطین عند ابی حنیفۃ وزفر بلکہ محیط سے منقول ہوا کہ بالاتفاق ناجائز ہے رحمانیہ میں ہے فی المحیط لا یجوز التیمم بالطین عند الکل لان التراب لا یصیر طینا مالم یصر مغلوبا بالماء اور تحقیق وتوفیق وہ ہے جو محیط سرخسی ومحیط رضوی وحلیہ وبحر الرائق ودرمختار وعالمگیریہ وفتح اللہ المعین وغیرہا میں افادہ فرمائی کہ جس کیچڑ میں پانی غالب ہے اُس سے تیمم جائز نہیں اور مٹی غالب ہے تو جائز حلیہ میں ہے قال رضی الدین فی محیطہ الصحیح ان الطین جنس الارض الا اذا صار مغلوبا بالماء فلا یجوز ہندیہ میں ہے وان صار الطین مغلوبا بالماء فلا یجوز بہ التیمم کذا فی محیط السرخسی ملائی وازہری میں ہے وطین غیر مغلوب بماء بحر میں ہے عند ابی حنیفۃ یتیمم بالطین وھو الصحیح الا اذا صار مغلوبا بالماء فلا یجوز التیمم بہ کذا فی المحیط البتہ بلاضرورت اُس سے تیمم ناجائز یعنی مکروہ وممنوع وگناہ ہے کہ مونھ کیچڑ سے سانا صورت بگاڑنا ہے اور صورت بگاڑنا مُثلہ اور مثلہ حرام ہے یہانتک کہ جہاد میں حربی کافروں کو بھی مُثلہ کرنا صحیح حدیث میں منع فرمایا جنکے قتل کا حکم فرمایا اُنکے بھی مثلہ کی اجازت نہ دی افسوس اُن مسلمانوں پر کہ باہم کھیل میں ایک دوسرے کے مونھ پر کیچڑ تھوپتے ہیں یا ہنسی سے کسی کے سوتے میں اُسکے مونھ پر سیاہی لگاتے ہیں یہ سب حرام ہے اور اس سے پرہیز فرض خلاصہ وخانیہ وبدائع وغیرہا میں کیچڑ سے تیمم کی ممانعت فرمائی اور اُسکی یہ ترکیب بتائی کہ اپنے بدن یا کپڑے کے حصے خواہ کسی اور چیز پر کیچڑ کا لیس کرلے جب وہ خشک ہوجائے اُس سے تیمم کرے اور یہ نفیس ترکیب خود محرر المذہب سیدنا امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی نے کتاب الاصل میں ارشاد فرمائی اُسکا منشا یہی تقبیح صورت سے بچانا ہے نہ یہ کہ کیچڑ سے تیمم درست ہی نہیں **اقول** ۲۹۵۴ وبہ ظھر مافی ظاھر کلام الایضاح حیث جعل الارشاد الی ھذا الصنیع قول محمد خاصۃ وقابلہ بقولہ اما عند ابی حنیفۃ فیجوز الخ والحق انہ صنیع سنیۃ مطلوب عند الامام ایضا قطعا

ولیس ارشاد محمد الیہ لابطالہ التیمم بالطین واقرب تاویل لہ ما [2955] **اقول** یرید ازایجاب ھذا الصنیع مطلقا سواء علق بیدہ شیئ اولا قول محمد خاصۃ لانہ ان علق لطخ وان لم یعلق لم یصح التیمم عندہ اما الامام فلا یوجبہ اذا لم یعلق بیدہ شیئ ولہذا تصریح فرماتے ہیں کہ یہ ترکیب اُس وقت ہے کہ ابھی نماز کے وقت میں وسعت ہو اور اگر دیکھے کہ ایسا کریگا تو اُسکے خشک ہونے تک نماز کا وقت جاتا رہیگا تو لازم ہے کہ یونہیں کیچڑ سے تیمم کرکے نماز پڑھ لے وقت نہ جانے دے **اقول** مگر اب لازم ہوگا کہ دونوں ہتھیلیاں باہم خوب مل کر رگڑے کہ جہاں تک ممکن ہو کیچڑ چھوٹ جائے اور جو حصہ رہے خشکی پر آجائے کہ جب غبار و زمین خشک پر ہاتھ مار کر جھاڑنا اور اثرِ خاک سے صاف کردینا سنت ہوا تو یہاں وجوب چاہیے نیز تصریح فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے ایسا نہ کیا اور کیچڑ ہی سے تیمم کرلیا برا کیا مگر تیمم ہوگیا خلاصہ سے گزرا مع ھذا لو تیمم بالطین فھو علی الخلاف اھ ای صح عند الامام والثالث خلافا للثانی رضی اللہ تعالٰی عنھم وجیز کردری میں ہے لا بالطین بل یلطخ جسدہ بہ فاذا جف تیمم ومع ھذا لو تیمم بہ فعلی ھذا الخلاف ولوالجیہ پھر رملی علی البحر پھر منحۃ الخالق میں ہے عند ابی حنیفۃ ان خاف ذھاب الوقت تیمم بالطین لان التیمم بالطین عندہ جائز لانہ من اجزاء الارض الا انہ لا یتیمم قبل خوف ذھاب الوقت کیلا یتلطخ بوجھہ فیصیر بمعنی المثلۃ بدائع وھندیہ میں ہے لو کان فی طین و ردغۃ لایجد ماء ولا صعیدا ولیس فی ثوبہ وسرجہ غبار یلطخ ثوبہ او بعض جسدہ بالطین فاذا جف یتیمم بہ ولا ینبغی ان یتیمم مالم یخف ذھاب الوقت لان فیہ تلطخ الوجہ من غیر ضرورۃ فیصیر بمعنی المثلۃ وان تیمم بہ اجزأہ عند ابی حنیفۃ ومحمد رضی اللہ تعالٰی عنھما الی اٰخر ما قدمنا فتاوٰی امام قاضیخان میں ہے ذکر شمس الائمۃ الحلوانی رحمہ اللہ تعالٰی انہ لاینبغی ان یتیمم بالطین لان فیہ تلطخ الوجہ ولو فعل جاز [2956] **اقول** ان عبارات سے ظاہر ہوا کہ بحال گنجائش وقت اس ترکیب پر عمل صرف مستحب نہیں بلکہ واجب ہے کہ جب وہ معنی مثلہ میں ہے اور مثلہ حرام قطعی تو جو اُسکے معنے میں ہے لااقل مکروہ تحریمی وبہ ظھر ضعف ما وقع فی الحلیۃ حیث قال وعلی ھذا لایلزم المسافر ما ذکر بل یستحب لہ ذلک ولفظ البدائع (فذکر ما نقلنا عنھا) وکانہ یستشھد بقولھا لاینبغی ان یتیمم ومثلہ قول شمس الائمۃ [2957] **اقول** ان کان لھذا میل الی عدم الوجوب فقول الخانیۃ والخلاصۃ والبزازیۃ والولوالجیۃ والبتغی بل وشمس الائمۃ ایضا علی روایۃ المنیۃ لایتیمم بالطین ظاھر فی الوجوب فان استویا وجب الرجوع الی الدلیل وھو قاض بالوجوب کما علمت لاجرم ان صرح فی المنیۃ وغیرھا بلفظۃ لایجوز کما ستسمع وقال العلامۃ الخیر الرملی کما فی المنحۃ لما کان فی معنی المثلۃ وجب تاخیر فعلہ الی ذلک الوقت لئلا یباشر

https://www.facebook.com/darahlesunnat

ماهو فی معنی المثلة لغیر ضرورة اھ اقول[2959] لکن یعکر علیه ان لو وجب لاوجب عدم التیمم به الا بعد الجفاف وان خرج الوقت کما ھو قول الامام ابی یوسف فان المنع الشرعی ایضا مثبت للعجز عن استعمال الماء کما قدمنا فی مسألة الحباب ومسألة الھبة ومسألة المشترك بین ناس علیك فاسد فکذا ینبغی ان یثبت العجز عن استعمال ھذا التراب واقول[2960] فی الجواب بتوفیق الوھاب حفظ الوقت فریضة واتمام الفریضة اھم من ترك المکروہ تحریما فلا یجعل عجزا عن التراب اذ لا بدل له بخلاف الماء فان له خلفا وھو التراب واللّٰہ تعالی اعلم بالصواب بالجملہ مسئلہ بحمداللّٰہ تعالی واضح ہوا اور کیچڑ سے منع کا یہی منشا کہ ہمنے تقریر کیا اور اسی سے عبارات میں توفیق وباللّٰہ التوفیق اقول[2961] لکنھا مزلة زلت فیھا اقلام اعلام من قبل حمل الجواز علی معنی الصحة دون الحل فاغربھا ما قدمت عن البرجندی حیث عزا الی الخلاصة ما عزا ولم یبال بما صرح به فی نفس السطر وبعدہ بعدة اسطر ومنھا ما قدمنا عن الایضاح ان لم یؤول بما فتح علی الفتاح ومنھا قال فی المنیة لایجوز التیمم بالطین قال شمس الائمة الحلوانی رحمه اللّٰہ تعالی لایتیمم بالطین وان فعل یجوز اھ ھذا ما فی نسختنا المتن وعلیھا شرح فی الغنیة ووقع فی نسخة شرحھا فی الحلیة قال شمس الائمة لایجوز التیمم بالطین وان فعل یجوز اھ قال فی الحلیة الجواز به قال الکرخی وعلیه مشی شمس الائمة الحلوانی الا انه قال لاینبغی ان یتیمم به لان فیه تلطیخ الوجه ولو فعل جاز ذکر عنه بھذا اللفظ قاضیخان فی فتاواہ لا باللفظ الذی حکاہ المصنف عنه فان ظاھرہ التناقض اھ اقول[2962] من ولی من سمع ھذا لایتبادر ذھنه الا الی ان لایجوز بمعنی لایحل ویجوز بمعنی یصح والظاھر ھو المتبادر غیر ان الشارح العلامة لایسلم عدم الحل ایضا کما تقدم ثم لم یستقم له ھذا المعنی الواضح ومنھا قال فی البحر قید الجواز بالطین الولوالجی فی فتاواہ وصاحب المبتغی بان یخاف خروج الوقت اما قبله فلا کیلا یتلطخ وجھه فیصیر بمعنی المثلة من غیر ضرورة وھو قید حسن ینبغی حفظه اھ اقول[2963] فانظر الی التعلیل ھل یرشد الی عدم الجواز بمعنی الحل ام بمعنی الصحة فاندفع وللّٰہ الحمد ما ردبه علیه اخوہ المدقق فی النھر والعلامة الرملی فی حاشیة البحر وتبعھما ش فی المنحة فاھمین انه یقول قید به الولوالجی صحة التیمم بالطین فلو تیمم به قبل ذھاب الوقت لم یصح ولعل ھذا شیئ لم یخطر ببال المحقق البحر ولا ارادہ ولا فی عبارته ما عینه اوافادہ نعم[2964] فی عبارته ما یوھم ظاھرہ انه حمل حکم تلطیخ الثوب علی عدم الجواز به قبل الجفاف حیث قابله بقول الامام بالجواز اذ قال اذا لم یجد الا الطین یلطخه بثوبه فاذا جف تیمم به وقیل عند ابی حنیفة

تطفل ١ علی الحلیة

تطفل ٢ علیھا

تطفل ٣ علی النھر والرملی والمنحة

تطفل ٤ علی البحر

يتيمم بالطين وهو الصحيح لان الواجب عنده وضع اليد على الارض لا استعمال جزء منه والطين من جنس الارض الا اذا صار مغلوبا بالماء فلا يجوز التيمم به كذا فى المحيط اھ وهو ليس اول من ذهب الى هذا ثم ۲۹۶۵ ماذكر فى تعليل قول الامام يوهم ان الطين لايعلق منه شئ باليد او ان هذا هو الغالب فيه وهو عكس ما سلكه فى البدائع والصواب مع ملك العلماء والله تعالٰى اعلم (۲۹ زمین و خاک سوختہ)

ان میں عبارات دو طور پر آئیں اول بلاقید جائز ہے مختارات النوازل حلیہ ظہیریہ اصح ہے فتح ظہیریہ ہندیہ مبتغی حلیہ اسی پر فتوٰی ہے جواہر الاخلاطی غیاثیہ نصاب حلیہ دوم اگر راکھ پر خاک غالب ہو جائز ہے ورنہ نہیں خانیہ بحر در خادمی مراقی بل جمع بینھما فقال یجوز بالارض المحترقۃ والطین المحرق الذی لیس به سرقین قبله والارض المحترقة ان لم یغلب علیها الرماد ا ۲۹۶۶ **اقول** تحقیق یہ ہے کہ مسئلہ فی نفسہا مطلق بلاقید ہے کہ زمین وخاک جلکر راکھ نہیں ہوسکتیں ہاں زمین پر کھیتی یا گھاس وغیرہ اور اشیا تھیں اور وہ جلائی گئیں اور انکی راکھ خاک سے ملی تو یہاں وہ قید غلبہ ملحوظ ہوگی طحطاوی وشامی میں ہے ای احترق ما علیها من النبات واختلط الرماد بترابها فحینئذ یعتبر الغالب طحطاوی علی المراقی میں قول مکرر مراقی پر ہے الاولی الاکتفاء بهذا عن قوله سابقا وبالارض المحترقة الا ان یحمل ما سبق علی ان الارض احترق ترابها من غیر مخالط بحر الرائق میں ہے فی قاضیخان اذا احترقت الارض بالنار ان اختلطت بالرماد یعتبر فیه الغالب ان کانت الغلبة للتراب جاز به التیمم والا فلا وفی فتح القدیر یجوز فی الاصح لم یفصل والظاهر التفصیل اھ ۲۹۶۷ **اقول** انما صحح الجواز بارض محترقة ولا تفصیل فیها کما علمت انما یجیئ التفصیل من قبل المخالط ولا ذکر له هنا فاذا جاء علی ذکره صرح باعتبار الغلبة نقلا عن الخانیة هذا وما ذکر الشرنبلالی فی الطین المحرق ۲۹۶۸ **فاقول** یتراءی لی ان یستثنی منه ما اذا کان السرجین قلیلا واحرق طویلا حتی ذهب السرقین وطهر الطین فان الاحراق ایضا من المطهرات بالیقین ولیست النار کالشمس والریح فیما مر بل لا تبقی ولا تذر نسئل الله تعالٰی ان یعیذنا منها ومن کل شر (۳۰ رماد یعنی خاکستر) عامۂ کتب مثل خانیہ ظہیریہ وسراجیہ وخزانۃ المفتین ومحیط وکافی وصدر الشریعۃ وتنویر ودرایہ وشلبیہ جوہرہ وبحر وہندیہ وغیرہا میں اُس سے عدم جواز کی تصریح ہے حلیہ میں شرح جامع صغیر امام قاضیخان سے ہے یہی صحیح ہے بدائع وخلاصہ میں ہے اسی پر اجماع ہے لیکن فی البرجندی عن النصاب قال ابو القاسم یجوز وابو نصر لا وبه نأخذ اھ ۲۹۶۹ **اقول** النصاب والخلاصة لامام واحد ولفظه فیها بالآجر یجوز عند ابی حنیفة وعن محمد روایتان وقول ابی یوسف متردد والجص لانه لو تیمم بالرماد

لایجوز ام فالکنایۃ للائمۃ الثلثۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم فلا ینفی خلاف بعض المشائخ وما استنبط الاجرندی
عن زاد الفقہاء قد منا ما فیہ اور اس سے مراد لکڑی یا اُسکے مثل اور اشیاء غیر جنس ارض کی راکھ ہے پتھر کی راکھ سے جواز
اور یہ کہ اُس سے چونا مراد او پر گزرا بدائع میں ہے بالاجماع لانہ من اجزاء الخشبیۃ فتاوی امام قاضیخان میں ہے
لانہ من اجزاء الشجر لامن اجزاء الارض ام **اقول**[296] واحسن منھما ما فی شرح الجامع الصغیر لایجوز
بالرماد فی الصحیح من الجواب لانہ لیس من اجزاء الارض ام لشمولہ رماد کل ما لیس من جنس الارض **فان**
قلت[297] ما الترمد الا ذھاب الاجزاء الرطبۃ وبقاء الیابسۃ ومعلوم ان النار یۃ لا تبقی فما ھی الا اجزاء
ارضیۃ فلم لایجوز التیمم بھا **اقول**[298] کانہ الی ھذا نظر الامام الصفار والصنوان البسائط لا تبقی
علی حقائقھا فی امثال المرکبات فکما ان مائیۃ تقطر من الشجر لیست من اجزاء الماء حتی لم یجز التوضی بھا
فکذلک الرماد لیست من اجزاء الارض بل اجزاء ذلک الشیئ بعد انقلاب الاعیان فلم یجز التیمم بہ و
الیہ یشیر ما مر انفا عن الامامین ملک العلماء وفقیہ النفس رحمھما اللہ تعالٰی (**آجر یعنی پکی اینٹ**)
عامہ کتب مثل خانیہ وخلاصہ خزانۃ المفتین غنیہ وسراجیہ وکافی ونہر وغیرہا میں اُس سے مطلقاً جواز کی تصریح ہے تبیین الحقائق
میں ہے یہی ظاہر الروایۃ ہے مختارات النوازل وحلیہ وفتح وبحر وہندیہ میں ہے یہی صحیح ہے فتح اللہ المعین میں ہے یہی اصح ہے
تنبیہ یہاں تک تو کوئی اختلاف قابلِ لحاظ نہیں کہ جب یہی ظاہر الروایۃ اور یہی صحیح ہے تو خلاف کی گنجائش
نہ رہی مگر ایک صورت خلط کی ہے کہ اُس میں غیر جنس ارض سے کوئی شے ملی ہو عامہ مشائخ نے اسے خزف یعنی ٹھیکری میں کر
فرمایا اور فتح القدیر نے خشت پختہ میں **اقول**[299] ہے یہ کہ اینٹ میں کوئی اور چیز ملا کر پکانے کا دستور نہیں اگر خلط
ہوگا تو خس وخاشاک کا اور اب مسئلہ غلبہ مخالط اُس سے متعلق نہ ہوگا کہ اینٹ کی مٹی میں کوڑا اتنا نہیں ہوتا بخلاف
خزف جیسے گل خوردنی کے طباق کہ اور خوردنی چیزیں ملا کر پکائے جاتے ہیں بہرحال مسئلہ میں خصوصیت نہ خزف
کی ہے نہ آجر کی بلکہ جس شے میں غیر کا خلط ہوگا وہی احکام پیدا ہونگے لہٰذا ہم مسئلہ خلط کو مستقل لکھیں گے انشاء اللہ تعالٰی
(سبخہ یعنی زمین نمک زار) اس میں عبارات چار طور پر ہیں (۱) اطلاق جواز خانیہ نوازل خزانہ فتح شرح مختصر
الطحاوی منیہ شرح (۲) اگر آب نمک میں غرق ہو جائز نہیں غنیہ وقد تقدم وقال ایضا تحت قول المنیۃ
السبخۃ بمنزلۃ الملح ما نصہ فان غلب علیھا الملح لایجوز التیمم بھا کالملح المائی وان غلب التراب جاز
کالملح الجبلی ام **اقول**[300] اراد التشبیہ فی نفس الجواز وعدمہ والا فالملح الجبلی نفسہ من
جنس الارض لا ان التراب غالب فیہ والملح المائی من اجزاء الماء لا من ماء غالب وتراب **ثم**

https://www.facebook.com/darahlesunnat

۲۹۴۶ **اقول** یہ ضرور مطلقاً ملحوظ ہے اور اطلاق کتب بنائے غالب احوال کما اشار الیہ فی الغنیۃ (۳) وہ نمک اگر مٹی سے ہو جائز اور اگر پانی سے بنا ہو ناجائز خلاصہ بحر ہندیہ محیط رضوی خزانۃ المفتین القتاوی حلیہ (۴) تصریح تمیم اگرچہ نمک پانی سے ہو جب بھی جائز جبکہ پانی غالب ہو یہ حلیہ کی بحث ہے حیث قال علی قول الاسبیجابی یجوز التیمم بالسبخۃ ھذا باطلاقہ یفید الجواز بھا سواء کانت مائیۃ او منعقدۃ من الارض ھو بقول ابی حنیفۃ ومحمد اشبہ لان غایۃ المائیۃ انھا ارض ذات نزوانھا طین وقد صرح فی الخلاصۃ انہ من الخلاف وکذا صرح غیرہ فی الطین اللھم اذا کان الماء غالبا کما سنذکرہ ویحمل علیہ الجواب بالمائیۃ علی ھذا اھ ۲۹۴۷ **اقول** بلکہ نمک آبی وترابی میں فرق ظاہر ہے اور قول ۲۹۴۸ فیصل یہ ہے کہ روئے زمین پر اگر خشک یا خفیف نم کا نمک پھیلا ہو تو اگر نمک ترابی ہے جائز اور آبی ہو تو ناجائز فان علی وجہ الارض غیر جنسہا کانیتہ ھوا و مصبغ بغیر جنس الارض یہی قول سوم کا منشا اور اسکی صورت اولی پر قول اول محمول ۲۹۴۹ **اقول** اور اُسکا اطلاق اسلئے کہ غالبا زمین شور میں نمک ترابی ہی ہوتا ہے اور اگر نمک کا پانی پھیلا ہے مطلقاً ناجائز لغلبۃ المائیۃ اور یہی قول دوم ہے واللہ تعالٰی اعلم (**نمک**) اگر آبی ہو ناجائز فتح[1] منیہ[2] خلاصہ[3] جوہرہ[4] محیط[5] درر[6] بزازیہ[7] سراجیہ[8] ظہیریہ[9] خزانہ[10] اسپر اتفاق ہے تبیین[11] بحر[12] عبدالحلیم[13] شرنبلالی[14] خادمی[15] اور اگر جبلی ہو ۲۹۵۰ **اقول** یعنی اجزائے ارض ہی سے بنا ہو خواہ پہاڑ سے نکلے یا زمین شور سے تو دو روایتیں ہیں تبیین اور دونوں طرف تصحیحیں ہیں امام شمس الائمہ حلوانی نے فرمایا اصح یہ کہ ناجائز ہے ذکرہ فی المستغنی خلاصہ اسی طرح امام فقیہ النفس نے شرح جامع صغیر میں فرمایا من الناس من قال یجوز بالملح الجبلی والاصح انہ لایجوز اھ حلیہ امام شمس الائمہ سرخسی کی طرف بھی منسوب ہوا کہ میرے نزدیک صحیح عدم جواز ہے ففی المنیۃ طبع الھند ان کان جبلیا یجوز وقال شمس الائمۃ السرخسی الصحیح عندی انہ لایجوز کذا ذکرہ فی المحیط اھ وفی الغنیۃ طبع قسطنطینیۃ جعل لفظ السرخسی من الشرح وفی الحلیۃ (م) قال شمس الائمۃ (ش) وفی بعض النسخ بزیادۃ السرخسی ونقل ھذا فی الخلاصۃ عن الحلوانی فلعلہ عنھما اھ

۲۹۵۱ **اقول** قال فی السراجیۃ قال الشیخ الامام السرخسی وحسام الدین اذا کان جبلیا یجوز وان مائیا لا اھ فالظاھر ان السرخسی وقع فی تلک النسخۃ سھوا مکان الحلوانی او عن السرخسی روایتان واللہ تعالٰی اعلم اس قول کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ وہ پگھلتا ہے تبیین ونقلہ فی الشلبیۃ عن الدرایۃ عن قاضیخان ای فی شرحہ للجامع الصغیر او کتاب اٰخر لا فی فتاواہ کما قد یتوھم من قولہ وفی قاضیخان الخ وفصلہ فی الغنیۃ بقولہ کان وجھہ انہ لما استحال التحق بالمائی لتبدل طبعہ الی طبعہ حتی انہ یذوب فی الماء ویمیل بالبرد ویشتد بالحر کالمائی فخرج من کونہ من اجزاء الارض اھ ۲۹۵۲ **اقول** لکن ھذا خلاف ما اجمع علیہ کلماتھم فی تحدید جنس الارض ظاہر کافی اسی قول کا اختیار ہے اذ اطلق فقال لا بنحو الحنطۃ والملح

فائدہ ۱ تطفل علی الحلیۃ

فائدہ ۲ تطفل علی الغنیۃ

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز ہے خلاصہ خجندی وفتاویٰ میں اسی پر مشی کی جوہرہ یونہی محیط میں رحمانیہ اسیطرح منیہ کما مر عامہ مشائخ اسی پر ہیں بزازیہ یہی اصح ہے خلاصہ وجیز کردری اسی کو امام صدر الدین شہید نے واقعات میں اختیار فرمایا غیاثیہ یہی امام شمس الائمہ سرخسی کا قول ہے کما مر عن السراجیۃ یہی مختار ہے شلبیہ عن زاد الفقہاء المحقق علی الاطلاق یہی صحیح ہے خانیہ خزانہ مراقی تو امام قاضیخان کی تصحیح مختلف ہوئی یونہی امام سرخسی سے نقل مختلف اور قاطع نزاع یہ ہے کہ فتوے جواز پر ہے تجنیس الامام صاحب الہدایہ بحر نہر ہندیہ ازہری ط توجب یہی قول امام ہے اور یہی قول جمہور اور اسی پر فتوے تو خلاف کی اصلا گنجائش نہ رہی (زجاج یعنی **شیشہ**) عامہ کتب مثل تحفہ امام سمرقندی وبدائع امام کاشانی وظہیریہ وخلاصہ وخزانہ وسراجیہ وکافی وحلیہ وایضاح ودرمختار ومسکین وہندیہ میں اُس سے مطلقاً عدم جواز لکھا مگر محیط وتبیین الحقائق وفتح القدیر وبحر الرائق ومجمع الانہر وازہری وشامی میں عدم جواز کو مصنوع سے مقید فرمایا جو ریتے میں دوسری کوئی چیز غیر جنس ارض مثلاً سجی وغیرہ ملا کر بنایا جاتا ہے **اقول** یہی تحقیق ہے کہ زجاج ضرور معدنی بھی ہوتا ہے اور معدنی ضرور قسم حجر وجنس ارض سے ہے کما قدمنا بیانہ اکثروں کا اطلاق بربنائے غالب ہے کہ عام طور پر یہی مصنوع شیشہ ملتا ہے اور معدنی کمیاب واغرب العلامۃ ط فقال فی حواشیہ علی الدر والزجاج المتخذ من الرمل وقال تحت قول الدر وزجاج ولو اتخذ من رمل واوضحہ فی حواشیہ علی مراقی الفلاح فقال یعتبر کونہا من جنسہا وقت التیمم فلا یجوز علی الزجاج وان کان اصلہ من رمل اھ وکانہ ظن الواو فی قول الفتح والبحر الزجاج المتخذ من الرمل وغیرہ بمعنی او ولیس کذلک بل ھی للجمع ولفظ التبیین عن المحیط ان خالطہ شیئ اٰخر لیس من جنس الارض کالزجاج المتخذ من الرمل وشیئ اٰخر لیس من جنس الارض اھ ونحوہ فی المجمع والازھری (**مرداسنگ**) نوازل ومحیط وخانیہ وخلاصہ وخزانہ ومنیہ وسراجیہ بلکہ خود محرر المذہب نے کتاب الاصل میں اس سے جواز تیمم کی تصریح فرمائی اور خزانۃ الفتاوے سے حلیہ وجامع الرموز میں ممانعت منقول اور تحقیق یہ ہے کہ معدنی سے جائز اور مصنوع سے ناجائز محیط سرخسی پھر ہندیہ میں ہے وبالمرداسنج المعدنی دون المتخذ من شیئ اٰخر حلیہ میں ہے مراد المجوز المعدنی والمانع ما لیس بمعدنی وقد افصح البدائع والتحفۃ بالجواز موصوفا بکونہ معدنیا زاد التحفۃ دون المتخذ من شیئ اٰخر (**مرجان**) تبیین الحقائق ومعراج الدرایہ وغایۃ البیان وتوشیح وعنایہ ومحیط وخزانۃ الفتاوی وبحر ونہر وہندیہ وغیرہا عامہ کتب میں اس سے جواز کی تصریح ہے مگر فتح میں ممانعت واقع ہوئی درمختار وخادمی نے اُن کا اتباع کیا شیخ الاسلام غزی نے بھی اسیطرف میل فرمایا اور اُنکے شیخ محقق نے بحر میں فرمایا وہ سہو ہے نہر نے فرمایا

[۱ شیشہ]

[۲ معدوضہ]

[۳ مرداسنگ]

[۴ مرجان]

https://www.facebook.com/darahlesunnat

سبق قلم ہے اور حق جواز ہے کما فی الازہری وش واغرب عبد الحلیم فقال اخذاً من المنح او لعلہما توارد ا علیہ فانہ یقول اقول انہ لیس بسہو بل الظاہر انہ قام عندہ انہ ینعقد من الماء کاللؤلؤ فحینئذ تکون النزاع لفظیا کما لایخفی ام **اقول** ۲۹۵۵ بل حقیقیا کما لایخفی وکون المبنی مما لو اتفقوا علیہ لاتفقوا علی الحکم لا یرفع الاختلاف فی المعنی بل یوجبہ عند الاختلاف فی المبنی وعبارۃ المنح علی مافی ش اقول الظاہر انہ لیس بسہو لانہ انما منع جواز التیمّم بہ لما قام عندہ من انہ ینعقد من الماء کاللؤلؤ فان کان الامر کذلک فلا خلاف فی منع الجواز والقائل بالجواز انما قال بہ لما قام عندہ من انہ من جملۃ اجزاء الارض فان کان کذلک فلا کلام فی الجواز والذی دل علیہ کلام اھل الخبرۃ بالجواھر ان لہ شبہین شبہا بالنبات وشبہا بالمعادن وبہ افصح ابن الجوزی فقال انہ متوسط بین عالمی النبات والجماد فیشبہ الجماد بتحجرہ ویشبہ النبات بکونہ اشجارا نابتۃ فی قعر البحر ذوات عروق واغصان خضر متشعبۃ قائمۃ ام قال ش اقول وحاصلہ المیل الی ما قالہ فی الفتح لعدم تحقق کونہ من اجزاء الارض ومال محشیہ الرملی الی ما فی عامۃ الکتب من الجواز وکان وجہہ ان کونہ اشجارا فی قعر البحر لاینافی کونہ من اجزاء الارض لان الاشجار التی لایجوز التیمّم علیہا ھی التی تترمد بالنار وھذا الحجر کما فی الاحجار یخرج فی البحر علی صورۃ الاشجار فلہذا جزموا فی عامۃ الکتب بالجواز فیتعین المصیر الیہ **اقول** ۲۹۵۶ اصحاب احجار نے اسکے حجر ہونیکی تصریح کی اور اسے حجر شجری کہا نہ کہ شجر حجری جامع ابن بیطار میں ارسطو سے ہے البسذ والمرجان حجر واحد غیر ان المرجان اصل والبسذ فرع ینبت والمرجان متخلخل مثقب والبسذ ینبسط کما تنبسط اغصان الشجرۃ ویتفرع مثل الغصون مخزن میں ہے مرجان

جسمے حجری شبیہ بساق وشاخ درخت ست تحفہ میں ہے بسد اسم مرجان ست وآن سنگی ست باقوت نباتیہ کہ از قعر دریا می روید انوار الاسرار میں ہے حجر المرجان ینبت فی البحر اور نبات سے ۲۹۵۷ اسکی مشابہت اور اسکے سبب علامہ ابن الجوزی کا اسے عالم جماد وعالم نبات میں متوسط فرمانا اور اسی کو مؤدی ہے وہ قول کہ انوار الاسرار میں نقل کیا قیل ھو اول المتولدات النباتیۃ واٰخر المتولدات الحجریۃ اُسے حجر سے خارج اور شجر میں داخل نہیں کرتا جسطرح کھجور کو کہناکہ وہ عالم نبات وعالم حیوانات میں متوسط ہے نر و مادہ ہوتی ہے اور مادہ جانب نر میل کرتی ہوئی دیکھی جاتی ہے تلقیح سے بارور ہوتی ہے اُسے نبات سے خارج اور حیوانات میں داخل نہیں کرتا و لہٰذا تذکرہ انطاکی میں یہ لکھکر بسذ بالمعجمۃ ھو المرجان او اصلہ والمرجان فرع او العکس ھو جامع بین النباتیۃ والحجریۃ لانہ یتکون

بحر الروم مما يلی افريقية وافرنجة حيث يجزر ويمد فيجذب الشمس في الاول الزئبق والكبريت فيزوجا بالحرارة ويستحجر في الثانی للبرد فاذا عاد الاول ارتفع متفرعا التفرج بالرطوبة آخر میں یہی لکھا کہ وهو اصلب الاحجار على الاستعمال لاجرم اُس سے جوازِ تیمم میں شک نہیں اور قول فتح کی نفیس توجیہ وہ کہ علامہ علی مقدسی نے ارشاد فرمائی کہ اُنکی مراد مرجان سے چھوٹے موتی ہیں کہ اُنھیں بھی مرجان کہتے ہیں کما فی القاموس واللہ تعالٰی اعلم (**ذہب و فضہ**) یعنی معادن سبعہ کہ سات ہیں انکے بارے میں عبارتیں بھی سات طور پر آئیں (۱) مطلقاً ممانعت یہی عامہ کتب میں ہے تحفہ وبدائع وظہیریہ وخانیہ وخزانۃ الفتاوی وسراجیہ وخزانہ وکافی وایضاح وزاد الفقہا وجلابی وبرجندی ومنیہ ومسکین وہندیہ ومحیط وجواہر اخلاطی وغیرہا میں **ذہب** اور زاد الفقہا وتحفہ وایضاح کے سوا باقی ۱۴ میں **فضہ** اور سراجیہ ومسکین ومحیط وجواہر کے سوا باقی ۱۳ نیز حلیہ میں **حدید** اور خانیہ وخلاصہ وظہیریہ وسراجیہ وخزانہ وکافی ومنیہ ومسکین وجواہر اخلاطی میں **رصاص** اور تحفہ وبدائع وظہیریہ وخانیہ وخلاصہ وخزانہ وایضاح وغنیہ وہندیہ میں **صفر** اور ماورائے تحفہ وایضاح باقی سات اور حلیہ میں **نحاس** کی نسبت اسکی تصریح ہے (۲) بلا ذکر قید مطلقاً جواز جامع الرموز میں ہے لا بالحجر والحديد كما فی الخزانة وغيرها لكن فی الزاهدی وغيره تيمم بالثلثة والرصاص والنحاس عند ابی حنيفة ومحمد **اقول** یہ نقل بہت غریب اور بشدت بعید اور برتقدیر ثبوت ثالث پر محمول (۳) جبتک اپنی معدن میں ہیں اُن سے تیمم جائز ہے کہ اُسوقت وہ جنس ارض سے ہیں کما مر عن الطحطاوی عن الاز ہری عن العینی جب گلائے جائے پگھلائے جائیں اب جائز نہیں کما تقدم عن الظہیریۃ والخلاصۃ والخزانۃ وشرح قاضیخان والتبیین وصدر الشریعۃ طحطاوی علی الدر المختار میں تبیین کی عبارت مارہ نقل کرکے فرمایا هذا يفيد جواز التيمم عليها فی محالها ولو من غير غبار عليها ثم ذكر الفاصل بين جنس الارض وغيره وذكر ان ما ينطبع ويذوب ليس من جنسها وهو يفيد عدم الجواز اه **اقول** فهی فی محالها مختلطة بالتراب غير متميزة عنها فالغرض خلاف الواقع (۴) مٹی سے مخلوط ہوں تو جائز ورنہ نہیں درر میں ہے على طاهر من جنس الارض كذهب وفضة مختلطين بالتراب او حنطة وشعير عليها غبار (۵) گلانے کے بعد جائز نہیں اور اس سے پہلے اگر مٹی سے مخلوط ہوں اور مٹی غالب ہو تو جائز ورنہ نہیں محیط سرخسی وبحر وہندیہ میں ہے لو تيمم بالذهب والفضة ان مسبوكا لا يجوز وان لم يكن مسبوكا وكان مختلطا بالتراب والغلبة للتراب جاز اه قال البحر فعلم بهذا ان ما اطلقه فی فتح القدير محمول على هذا التفصيل اه ومثله عبد الحليم **اقول** لم يتواردا موضعا واحدا ولا حاجة الى الحمل كما ستعرف ان شاء الله تعالٰی

سونے چاندی

۱ معروضة على العلامة القهستانی

۲ معروضة على العلامة ش

۳ تطفل على البحر

(۶) گلائے ہوں یا بے گلائے اگر مٹی سے مخلوط ہوں اور مٹی غالب تو جائز ورنہ نہیں درمختار میں ہے لو اختلط تراب بغیرہ کذہب و فضۃ ولو مسبوکین فلو الغلبۃ لتراب جاز والا لاخانیہ ومنہ علم حکم التساوی اھ و مثلہ الخادمی واعترضہ ط وش بتصریحہم ان المسبوک لایجوز بہ التیمم قال ط سبکہما مع التراب غیر متأت اھ وقال ش ھذا انما یظہر اذا کان یمکن سبکہما بتراب اما الغالب علیہا والظاہر انہ غیر ممکن اھ [۱۴۹۱] اقول رحمکما اللہ ورحمنا بکما ارأیتما اذا اسبکا و برّدا واختلطت براد تہما بالتراب فہل لا تعتبر الغلبۃ (۷)

مجمع الانہر میں سوم و ششم کو جمع کیا کہ جبتک اپنے معدن میں ہوں یا مٹی سے مخلوط و مغلوب تو جائز ہے ورنہ نہیں حیث قال لایجوز بالمعادن الا ان یکون فی محلہا ومختلطا بالتراب والتراب غالب محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں قول سوم کی یہ توجیہ فرمائی کہ وہ جبتک معدن میں ہیں اُنپر مٹی ہوتی ہے اس مٹی سے تیمم جائز ہے نہ کہ اُنسے حیث قال خرجت المعادن الا ان تکون فی محالہا فیجوز للتراب الذی علیہا لا بنفسہا اھ [۱۴۹۲] اقول وبہ اندفع ماظن العلامۃ ط من التنافی بین قولی التبیین درمختار نے اس میں ایک اور قید بڑھائی کہ مٹی اتنی ہو کہ ہاتھ پھیرے سے نشان بنے حیث قال لا بمعادن فی محالہا فیجوز[۱] للتراب علیہا وقیدہ الاسبیجابی بان یستبین اثر التراب بمد یدہ علیہ وان لم یستبن لم یجز وکذا کل مالا یجوز التیمم علیہ کحنطۃ وجوخۃ فلیحفظ علیہ میں سوم و چہارم کو غلبۂ تراب سے مقید فرمایا حیث قال ثم ما وقع لبعضہم من ان ھذہ المعادن ان کانت مسبوکۃ لایجوز وان کانت غیر مسبوکۃ مختلطۃ بالتراب یجوز ولبعضہم من انہا ما دامت فی معادنہا فی الارض لم یصنع منہا شیئ جاز فاذا صنع منہا شیئ لایجوز اذا لم یکن علیہا غبار فالظاہر ان مرادہم کما فی المحیط للامام رضی الدین وان لم یکن مسبوکا وکان مختلطا بالتراب والغلبۃ للتراب جاز انتہی فان ھذا القید لابد منہ فیما یظہر کما صرحوا بہ فی غیرہ وسیذکرہ المصنف فی مسألۃ اختلاط الرماد بالتراب ثم لایخفی ان ھذا فی الحقیقۃ بالتراب لا باعیان ھذہ المعادن فیتفرع علی ھذا انہ یجوز عند الکل لکن فی فتاوی الولوالجی فلو کان مخلوطا بالتراب ان کانت الغلبۃ للتراب یجوز عند ابی حنیفۃ ومحمد وعند ابی یوسف لایجوز اھ ما فی الحلیۃ [۱۴۹۳] اقول ابو یوسف لایجیز الا بالتراب الخالص حتی لم یجز بالغبار لما ان الھواء ولا بالارض الندیۃ لممازجۃ قلیل من الماء فکیف یجیز بما خالطہ ذہب و فضۃ فالصواب مع الولوالجی رد المحتار میں قول درمختار فیجوز للتراب علیہا کو اسی غلبۂ تراب سے مقید کیا اور قول سوم کے اطلاق کو غالب پر محمول کہ جبتک وہ معادن میں ہیں غالبًا مٹی ہی غالب ہوتی ہے اور اب اُس قید ظہور اثر پر کہ درمختار نے

[۱] قال ط قولہ فیجوز لاوجہ للتفریع اھ [۱۴۹۴] اقول لیس تفریعا بل تعلیل للنفی

[۱۴۹۵] و مع معروضۃ علی العلامۃ ش

[۱۴۹۶] و مع معروضۃ علی العلامۃ ط

[۲] المستفاد من قولہ فی محالہا ای فی معادن التیمم بمعادن ولو کانت التیمم بہا فان التیمم انما یجوز کالتراب علیہا لا بہا ۱۲ منہ غفرلہ

زائد کی تھی اعتراض فرمایا کہ بحال غلبۂ تراب اُسکی کیا حاجت حیث قال قولہ فیجوز ای اذا کانت الغلبۃ للتراب کما فی الحلیۃ عن المحیط ولعل من اطلق بناہ علی انہا ما دامت فی محالہا تکون مغلوبۃ بالتراب بخلاف ما اذا اخذت للسبک لان العادۃ اخراج التراب منہا فقولہ وقیدہ الاسبیجابی کذا فی النہر وظاہرہ ان الضمیر راجع الی التیمم بالمعادن لکن اذا کانت مغلوبۃ بالتراب لا یحتاج الی ھذا القید **اقول** ظاہر اُنہوں علامہ شارح میں بہ تبعیت نہر یہ تھا کہ سونا چاندی اپنے معادن میں بڑے بڑے قطعے مٹی چڑھے ہوئے ملتے ہیں اور اسی طرف کلام فتح مشیر کہ فیجوز التراب علیہا اور مسموع یہ ہے کہ وہ اپنے معدن میں ریزہ ریزہ ہی ہوتے ہیں وہاں سے نکالکر مٹی سے صاف کرکے اُنکے پتر اینٹ وغیرہ بناتے ہیں کما ذکرہ ابن سینا وغیرہ قال ابن البیطار فی الزئبق ابن سینا منہ ما ینقی من معدنہ ومنہ ما ھو مستخرج من حجارۃ معدنہ بالنار کاستخراج الذھب والفضۃ وحجارۃ معدنہ کالزنجفر ویظن دیسقوریدس وجالینوس انہ مصنوع کالمرتک لانہ مستخرج بالنار فیجب ان یکون الذھب ایضا مصنوعا اس تقدیر پر بلاشبہہ غلبۂ تراب ضرور اور ظہور اثر کی قید مہجور اور قول علامہ شامی منصور وللحلیۃ فی محل الجزم ذکر الظہور **اقول** بلکہ اگر بڑے بڑے قطعے بھی ہوں اور اُنپر مٹی چڑھی ہو جب بھی اس قید کی حاجت نہیں نہ غلبہ کی ضرورت صرف اتنا چاہیے کہ ہاتھ تراب سے مس کرے نہ ان چیزوں سے ظہور اثر کی قید کہ امام اسبیجابی نے ذکر فرمائی صورت غبار میں ہے سخت مٹی کی تہ اگر کسی چیز پر چڑھی ہو کہ ہاتھ پھیرے سے نشان نہ بنے تو بلاشبہہ اُس پر تیمم جائز ہے جیسے پتھر پر بالجملہ یہ اختلافات ہیں جو اس مسئلہ میں آئے وانا **اقول** وباللہ التوفیق قول فیصل یہ ہے کہ ذہب و فضہ وغیرہما معادن سبعہ یقیناً جنس ارض سے نہیں اور ان پر تیمم نہیں ہو سکتا کما فی الفتح والحلیۃ والبحر والدر وغیرھا اور یہ ہی وہ کہ عامہ کتب میں ہے ولا حاجۃ الی التفصیل کما زعم البحر خلط تراب کا مسئلہ کچھ انکی خصوصیت نہیں رکھتا ہر اُس چیز کو عام ہے جس سے تیمم ناجائز ہوا اور اُسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر اُنکے ریزے مٹی میں مخلوط ہوں خواہ گلانے سے پہلے جیسے معدن میں یا گلانے کے بعد بُرادہ کرکے بہرحال غلبۂ تراب ضرور ہے اور اگر بڑے بڑے قطعے یا پتر یا اُنکے بنے ہوئے برتن یا زیور ہوں تو اگر اُنپر مٹی کا لیس چڑھا ہے تیمم جائز اور اگر غبار پڑا ہے تو اتنا ضرور ہے کہ ہاتھ پھیرے سے انگلیوں کا نشان بنے یہ ہی تحقیق حقیق بالقبول اور اسی پر عامۂ اقوال محمول وباللہ التوفیق

مسئلہ ١٢ خلط جنس ارض میں جب اُسکا غیر مل جائے تو اُس سے تیمم جائز ہے یا نہیں اس میں عبارات چار طور پر آئیں (١) کہ جادۂ واضحہ مالوفہ اور شرع مطہر کا قاعدۂ معروفہ ہے کہ غلبۂ ارض پر مدار ہے اگر جنس ارض غالب ہے جائز ورنہ نہیں فائدہ نجم میں خانیہ

وظہیریہ وخزانہ وحلیہ وجامع الرموز ومراقی الفلاح ودرمختار وہندیہ سے اسکی عبارات گزریں اسیطرح منیہ وغیرہا میں ہے یعنی اگر جنس ارض مغلوب یا دونوں مساوی ہوں دونوں حال میں ناجائز کما تقدم عن الدرر ونقل العلامۃ الازہری عن نوح افندی ان الغلبۃ للتراب یجوز وان للرماد لا قال ومنہ علم حکم المساوی اھ **اقول** ۱۹۹۶ اقتفی اثر الدرر ولم یفرق فان نظم الدرر لو الغلبۃ للتراب جاز والا لا ومنہ علم حکم التساوی اھ و وقع فی الدرر ایضا تبعا للبحر عن المحیط یجوز بطین غیر مغلوب بماء اھ فزعم العلامۃ ط ان الظاہر من کلامہ ان المساوی فی حکم غیر المغلوب بالماء والذی یأتی فی قولہ والحکم للغالب انہ لا یجوز بالمساوی اھ

اقول ۱۹۹۷ نصوا ان قولک لا افضل منہ ینفی المساواۃ ایضا لانہا فی غایۃ الندرۃ وانما المعہود التفاضل فاذا انتفی الافضل منہ ثبت انہ الافضل مما عداہ کذا ہنا ثم کان علیہ رحمہ اللہ تعالٰی ان یقول الظاہر من کلامہ ان المساوی کالغالب فان کونہ غیر مغلوب معلوم نعم رأیت فی الجوہرۃ اذا خالطہ ما لیس من جنس الارض وکان المخالط اکثر منہ لا یجوز بہ التیمم اھ **اقول** ۱۹۹۸ وہو ان اول بما ذکرت والا فمحجوج بالخانیۃ بالقاعدۃ المطردۃ اذا اجتمع الحاظر والمبیح فللحاظر الترجیح لو ظاہرا ہایاں لحاظ غلبہ باعتبار اجزاء ہے بخلاف آب کہ اُس میں اعتبار غلبہ باعتبار طبع باعتبار اسم بھی تھا جسکی تفصیل وتحقیق ہمارے رسالہ النور والنورق میں ہے۔ حلیہ میں ہے ثم لا شک ان الغلبۃ ہنا معتبرۃ بالاجزاء بلا خلاف بخلاف المخالطۃ للماء فان فیہ خلافا (۲) مطلقا ناجائز اگرچہ جنس ارض غالب ہو فتح اللہ المعین میں ہے ظاہر کلام الزیلعی یقتضی عدم جواز التیمم بما ہو من جنس الارض اذا خالطہ شیئ اخر لیس ہو من جنس الارض مطلقا سواء کانت الغلبۃ لما ہو من جنس الارض ام لا ونصہ قال فی المحیط اذا کان الخزف من طین خالص یجوز وان کان من طین خالطہ شیئ اخر لیس من جنس الارض لا یجوز کالزجاج المتخذ من الرمل وشیئ اخر لیس من جنس الارض انتہی **اقول** ۱۹۹۹ اللہ عزوجل سید ازہری پر رحمت فرمائے اور انکی برکت سے ہمپر تعمیم نہ امام زیلعی کی مراد نہ اُن کے کلام سے مستفاد نہ اُسکے لیے وجہ سداد ورنہ غبار سے بھی ناجائز ہو کہ ہوا مخلوط ہے ترزمین سے بھی ناجائز ہو کہ تری کا خلط ہے طین غالب سے بھی ناجائز ہو کہ پانی کا میل ہے اسیطرح بہت نقوض خود کلام امام زیلعی وجماہیر ائمہ حنفیہ سے اسپر وارد ہونگے بلکہ یہاں کلام خزف وزجاج مصنوع میں ہے کہ دونوں میں طبخ کے ساتھ خلط ہوتا ہے تو اگر ظاہر زیلعی سے مستفاد ہوگا تو قول چہارم کہ آتا ہے نہ یہ دوم کہ مذہب صاحب مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہ پر محض بے اصل ہے **فانقلت** لم لا یحمل کلام السید ایضا علی ہذا **اقول** ۲۰۰۰ کلا فانہ یستدرک

۱ معروضہ علی العلامۃ الازہری
۲ وافضل منہ ... بیطل انہ الافضل
۳ معروضہ علی العلامۃ ط
۴ معروضہ علی ...
۵ معروضہ علی الجوہرۃ
۶ معروضہ علی العلامۃ الازہری

به على مسألة الطين وهذا نصه يجوز بطين غير مغلوب بماء لكن ظاهر كلام الزيلعي الخ (۳) بحالت خامی جو خلط ہو اُس میں اُسی غلبہ کا اعتبار ہے جو قول اول میں گزرا اور ملا کر پکائیں جلائیں تو مطلقاً تیمم جائز ہے کہ غیر جنس کے اجزا جلکر خالی جنس ارض رہ جائیگی یہ بحث محقق علی الاطلاق کی ہے واستحسنه فی الحلیة واقره فی البحر فتح القدیر میں ہے من اجزاء الارض الأجر المشوی علی الصحیح الا ان خلط به ماليس من الارض كذا الطلق فيما رأيت مع ان المسطور فی فتاوی قاضیخان التراب اذا خالطه ماليس من اجزاء الارض تعتبر فيه الغلبة وهذا يقتضی ان يفصل فی المخالط للبن بخلاف المشوی لاحتراق ما فيه مما ليس من اجزاء الارض حلیہ میں ہے م لو تيمم بخزف ان كان متخذا من التراب الخالص ولم يجعل فيه شیئ من الادوية جاز ش سواء كان عليه غبار اولم يكن فان جعل فيه شیئ من الادوية فان كان عليه غبار جاز م وان لم يكن عليه غبار ش لا يجوز كذا فی الخانية وفی الخلاصة والخزف الجديد على الاختلاف يعنی عند ابی حنیفة يجوز وعن محمد روايتان وقول ابی یوسف متردد ثم قال الا اذا استعمل فيه شیئ من الادوية فحينئذ لا يجوز ام ويشكل اطلاق هذا بالحكم الأتی عن قريب فی اختلاط الرماد بالتراب اذا كان التراب غالبا وبما هو المسطور فی الفتاوی الخانية والظهيرية وغيرهما ان التراب اذا خالطه ماليس من اجزاء الارض غير الرماد انه ايضا تعتبر فيه الغلبة فان هذا يقتضی جريان هذا التفصيل فی المخالط للبن النئ بخلاف المشوی لاحتراق ما فيه من النار مما ليس من اجزاء الارض كما نبه عليه شيخنا المحقق رحمه الله تعالٰی فضلا عن اطلاق عدم الجواز اذا خالطه شیئ من ذلك من غير تفصيل **اقول** حق یہ ہے کہ مدار فنا و بقائے اجزائے غیر جنس پر ہے پکانے جلانے میں جس طرح یہ ضرور نہیں کہ اجزائے دیگر باقی رہیں یہ بھی ضرور نہیں کہ فنا ہو جائیں بلکہ نظر اُن خصوص اجزا اور مقدار احراق پر ہوگی اگر اجزائے غیر سب جل گئے تو بلا شبہہ جواز ہے جس میں مذہب امام پر خلاف کی گنجائش نہیں اور اگر اجزائے ارض پر غالب تھے اور بعد احراق بھی غالب رہے تو بالاجماع عدم جواز ہے اور اگر مغلوب تھے یا اب احراق سے ایک حصہ فنا ہو کر مغلوب ہو گئے تو قول اول گزشتہ اور قول چہارم آئندہ کا اختلاف ہے محقق علی الاطلاق کو خشت پختہ میں نفی تفصیل کی گنجائش اُس وجہ سے ہوئی جس کی طرف سابقاً ہم نے اشارہ کیا کہ اینٹ کی مٹی میں عادۃً خلط ہوتا ہے تو خس وخاشاک کا کہ وہ احراق سے فنا ہو جاتے ہیں تو خزف میں مطلقاً اُس کا اجرا جیسا کہ حلیہ میں واقع ہوا صحیح نہیں واللہ تعالٰی اعلم (۴) خام میں خلط اُسی تفصیل غلبہ پر ہے اور ملا کر پکانے میں مطلقاً ممانعت اجزائے ارضیہ غالب ہوں خواہ مغلوب یہی ظاہر کلام

مسئلہ ۱: جنس ارض میں اس کے غیر کا جزو ملا ہو تو پکانے جلانے کے بعد کیا حکم ہے

تطفل ۲ علی الحلیة

مذکورِ محیط[1] و زیلعی[2] و منیہ[3] ہے اور یہی اُس عبارت خلاصہ[4] سے مستفاد جو ابھی حلیہ سے گزری اور یہی مفاد تجنیس[5] و خانیہ[6] و بزازیہ[7] ہے وجیز کردری میں ہے الخزف علی الخلاف الا اذا جعل فیہ شیئ من الادویۃ بحر میں ہے وکذا بالخزف الخالص الا اذا کان مخلوطا بما لیس من جنس الارض او کان علیہ صبغ لیس من جنس الارض کذا اطلق فی التجنیس و المحیط وغیرھما مع ان المسطور فی قاضیخان الی اخر ما مر عن الفتح خود فتح میں فرمایا کہ ہمنے جتنی کتابیں ملاحظہ فرمائیں سب میں بحال خلط حکمِ منع یونہی مطلق ہے کما تقدم البتہ ایک جوہرہ نے اس مسئلہ خزف میں شرطِ غلبہ ذکر کی کما سبق فی صدر ھذہ المسألۃ **اقول** مگر انھوں نے کوئی سند ذکر نہ کی اور وہ بشہادت امام محقق علی الاطلاق اسمیں متفرد ہیں بلکہ غیاثیہ میں اسی پر اجماع نقل کیا حیث قال الخزف اذا استعمل فیہ شیئ من الادویۃ حینئذ لا یجوز التیمم بہ بالاجماع **اقول** فتح و حلیہ و بحر یہاں فتاوی امام قاضیخان سے استناد فرماتے ہیں کہ اعتبار غالب کا ہے مگر خود امام فقیہ النفس نے اسی مسئلہ خزف میں بحال خلط منع مطلق رکھا کما فرایا لو تیمم بالخزف ان کان علیہ غبار جاز وان لم یکن علیہ غبار فان کان متخذا من التراب الخالص ولم یجعل فیہ شیئ من الادویۃ جاز وان جعل فیہ شیئ من الادویۃ ولم یکن علیہ غبار لا یجوز وہاں اگر وہ اطلاق تھا کہ التراب اذا خالطہ ما لیس من اجزاء الارض یعتبر فیہ الغلبۃ تو یہاں یہ اطلاق ہے کہ وان جعل فیہ شیئ من الادویۃ لا یجوز یہ اگر حالت غلبہ پر محمول ہو سکتا ہے وہ حالت غیر طبخ پر و استشھد لہ فی الحلیۃ بما فی مختارات النوازل یجوز التیمم بالخزف ھو الصحیح وبما فی خزانۃ الفتاوی یجوز بالخزف الا اذا کان علیہ صبغ لیس من جنس الارض ام **اقول** اما الاول فابعد شیئ عن الشھادۃ لھا فانما ذکر حکم الخزف فی نفسہ وھو کذلک ولم یتعرض لشیئ من العوارض فکیف یدل علی الجواز بالخلط و اما الثانی فقریب منہ فان الخزف کثیرا ما یصبغ و الخلط نادر وذکر الغالب و ترک النادر غیر بعید وقد رأیتنی کتبت علی ھامش الحلیۃ ھھنا ما نصہ اطلاق الجواز بالخزف و تقییدہ بما اذا لم یکن صبغ مخالف لا ینافی اطلاق المنع اذا کان طبخہ مع شیئ مخالف فانہ نادر خارج لا یلاحظ الیہ فی افادۃ حکم نفس الخزف بخلاف الصبغ فانہ کثیرا ما کتبت علیہ ھذا **وقال** فی الغنیۃ موجھا اطلاق المنع بخلط الطبخ (ولو تیمم بالخزف ان کان متخذا من التراب الخالص ولم یجعل فیہ شیئ من الادویۃ) کالقصر والشعر وغیرھما مما یجعل فی الطین الذی تتخذ منہ البنادق (جاز) التیمم بہ (وان لم یکن علیہ غبار وان کان فیہ شیئ من الادویۃ فظاھر الا یجوز الا ان یکون علیہ غبار لما تقدم فی الخلط الا انہ وکان

ف۱: تطفل علی الحلیۃ

حسن تقسیم

ف۲: تطفل علیھا

ينبغي ان تعتبر الغلبة لكن لم يعتبروها لانه بخلط الدواء مع الطبخ خرج عن كونه من جنس الارض من كل وجه ام اقول ولا رأيتني كتبت عليه الذي تقدم في المطلي هو قوله لا يجوز التيمم بالغضارة المطلي بالآنك) لوقوعه على غير جنس الارض ام فهذا يقتضي ان معنى قولها انكان في شيء من الادوية ظاهراً اي مستعليا فوقه وليس كذلك فان ههنا مزجا والتاويل بان المراد ظهور الاثر والاحالة على ما تقدم من جهة انه لم يبق من جنس الارض على الاطلاق + شديد البعد عن المذاق كما لا يخفى على الحذاق + وثانيا الظهور سواء اريد به عينا او اثرا ليس شرط المنع الا ترى ان الزجاج المتخذ من الرمل والقلي وهو الموجود الآن غالبا في ايدي الناس لا يظهر فيه للقلي عين ولا اثر وعدم جواز التيمم به معلوم مقرر وثالثا اشتراط الظهور باي وجه كان تقييد للاطلاق فان ارتكب هذا فلم لا يقيد بشرط الغلبة المعلوم من قواعد الشرع والعقل فان قلت هو احتراز عن نزر يسير يختلط من غير قصد قلما يخلو الشيء عنه عادة ففي اعتباره حرج بخلاف دواء يختلط قصدا فانه يكون على مقدار صالح ولابد له من اثر ظاهر اقول فهذا يرجع الى اعتبار الغلبة اذ هو الفصل بين القليل والكثير والاوساط مالها من انضباط الا ترى الى قول الهداية في المياه لنا ان الخلط القليل لا معتبر به لعدم امكان الاحتراز عنه كما في اجزاء الارض فيعتبر الغالب والغلبة بالاجزاء ام ورابعا خروجه بالطبخ مع الدواء مطلقا عن جنس الارض اي دليل عليه فانما كان للطبخ اكثر اثر في الماء لحصول شدة الامتزاج به كما في الكافي والتبيين وغيرهما لان بالنار تتخلل الشيء فينفذ فيه الماء وتنحل منه اجزاء لطيفة تسري في الماء ولا كذلك الطين واذ ليس ههنا للطبخ زيادة اثر فلم يبق الا المزج وهو معتبر فيه الغلبة قطعا كما تقدم وبالله التوفيق و خامسا ما الفرق بين ما اذا قرض شعر ودق فحم ومزجا بطين غالب مزجا بالغا وصنعت منه بناد ق وجففت بالشمس وبين ما اذا صنعت واحرقت فاي شيء زادتها النار حتى جاز بها التيمم في الاولى دون الاخرى بل لم تزدها النار الا نقصا لاحتراق حصة من المخالط فهذا ما عندي والعلم بالحق عند ربي بالجملة مسئلہ خلط بالطبخ مثل مسئلہ جمع بین الاختین بملک الیمین ہے احلتہما آیۃ وحرمتہما اخری ادھر اطلاقات ائمہ کہ خلط میں غلبہ کا اعتبار ہے مخالط مغلوب میں حکم جواز بتاتے ہیں ادھر ویسے ہی اطلاقات ائمہ کہ جسمیں کچھ دوا پکائی جائے صلاح تیمم نہیں جانب منع جارہے ہیں دونوں اطلاقوں میں سے ایک ضرور مقید ہے

دوم کو صرف علامہ ابرہیم حلبی نے اطلاق پر رکھنا چاہا اور اُسکی جو وجہ فرمائی بوجوہ مخدوش ہے اگرچہ اُسکی تائید مسئلہ زجاج متخذ من الرمل وغیرہ سے ہوتی ہے کہ محیط و تبیین اور خود محقق علی الاطلاق اور اُنکے اتباع نے اُس میں مطلقاً حکم منع دیا اور ریتے کے غالب ہونیکی کوئی قید ذکر فرمائی **اقول** علمانے واقع پر حکم فرمایا اور واقع یہی ہے کہ جنس ارض اُس میں غالب نہیں تحفہ میں ہے مصنوع او از سنگریزہ سفید و قلی ست کہ بالمناصفہ گداز نند کذا في تذکرۃ انطاکی میں ہے والمصنوع منه من القلی جزء والرمل الابیض الخالص نصف جزء ویسبکان حتی الامتزاج اور اول کو امام محقق علی الاطلاق و صاحب جوہرہ و محقق حلبی صاحب حلیہ و محقق زین صاحب بحر نے اطلاق پر رکھا اور وہی جادہ واضحہ و قاعدہ عقلیہ و نقلیہ ہے لہذا وہی مرجح ہونا چاہیے اور احتیاط احسن غرض خلط میں خلاصہ حکم یہ نکلا کہ اگر بلا طبخ ہے تو جبتک جنس ارض غالب ہے تیمم جائز ہے اور اگر طبخ کے ساتھ خلط ہو تو اگر اجزائے مخالف غالب یا مساوی تھے اور بعد طبخ بھی ایسے ہی رہے تو تیمم مطلقاً ناجائز اور اگر جلنے سے کُل فنا ہوگئے مطلقاً جائز اور اگر بعض مغلوب باقی رہے تو اگر خلط قصدی نہ تھا بعض اجزائے قلیلہ خود مل رہ گئے تھے تیمم جائز اور اگر قصداً ملائے گئے تھے تو اظہر وارجح جواز اور اولی احتراز یہ ہے بحمد اللہ تعالی جنس ارض کی وہ تحقیق بالغ و تنقیح بازغ کہ اُسکا دسواں حصہ کہیں نہ ملیگا بفضلہ تعالی اُن مباحث جلیلہ پر مشتمل جنکی نعمت کو رحمت بے سبب نے اسی تحریر کے لیے ودیعت رکھا تھا وللہ الحمد اولا واخرا • وباطنا وظاہرا • وصلی اللہ تعالی وسلم وبارك کثیرا متواترا • وافرا متظافرا • علی عالم حکمہ • وقاسم نعمہ • وافضل خلقہ • وسراج افقہ • والہ وصحبہ • وابنہ وحزبہ ابد الابدین • عدد خلق اللہ فی کل ان وحین • والحمد للہ رب العلمین **پانزدہم** کامل الطہارۃ کے یہ معنے کہ اُس جنس ارض کو کبھی نجاست نہ پہنچی ہو یا پہنچی تو پاک ہوگئی ہو یعنی اصلاً اُسکا کوئی حصہ نہ رہا ہو جیسے پانی سے دھلکر یا آگ سے جلکر اجزائے نجاست سب نکل یا جل جائیں دھوپ یا ہوا سے خشک ہوکر جبکہ نجاست کا کوئی اثر رنگ و بو نہ رہے تو وہ شے نماز کے لیے پاک ہوجاتی ہے مگر اُس سے تیمم جائز نہیں ہوتا کہ دھوپ یا ہوا استیصال نجاست نہیں کرتی کچھ اجزائے خفیفہ باقی رہ جاتے ہیں جو نماز میں معاف ہیں اور تیمم میں معاف نہیں کما مر تحقیقہ فی صدر الکلام بتوفیق الملك العلام **اقول** اُس زمین یا جنس زمین کو کبھی نجاست نہ پہنچنے کے یہ معنی کہ اسکے علم میں نہ ہو نہ بعد کو علم آئے لانا انما کلفنا بما لا نعلم نجاستہ لا بما نعلم عدم نجاستہ اذ لا سبیل لنا الیہ فانما التکلیف بحسب الوسع ہاں اگر اسے اُس شے کی نجاست کا علم نہ تھا نہ وہ کسی مظنہ نجاست میں تھی کہ یہاں ظن بھی ملتحق بہ یقین ہے جیسے الخلا کی زمین سے تیمم جائز نہ ہوگا اگرچہ اسے اُس حصہ خاص کا جسپر تیمم کرنا چاہتا ہے نجس ہونا معلوم نہ ہو یوں جس چیز کی نجاست

https://www.facebook.com/darahlesunnat